شرح اربعین نووی

للامام یحیی بن شرف النووی

صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ ضیائی
ایل ایل بی، شریعہ اینڈ لاء
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی







ناشر
شعبہ تحقیق و تصنیف
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

طالبان راہ حق کے لئے گراں قدر تحفہ

ھدیۃ الأحباب

فی التصرف ما فوق الأسباب

معجزات و کرامات اور خوارق عادت اُمور کے اختیاری ہونے پر جامع اور مفصل تحقیق اُنیق المعروف بہ

نور ھدایت

تالیف:

مصلح اُمت استاذ الاساتذہ رئیس المتکلمین

نائب محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث قبلہ اُبوالخیر

پیر سید حسین الدین شاہ صاحب چشتی قادری

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

شرح اربعین نووی

تالیف:

صاحبزادہ

ایل ایل بی، شریعہ اینڈ لاء

سید حبیب الحق شاہ ضیائی

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر شعبہ تحقیق و تصنیف

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

راولپنڈی - پاکستان

اشاعتی ضابطہ



نام کتاب: شرح اربعین نووی

تالیف: صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ ضیائی
ایل ایل بی، شریعہ اینڈ لاء

پروف ریڈنگ: علامہ مفتی محمد نوید چشتی
مدرس: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

کمپوزنگ: حافظ محمد ذیشان رفیق چشتی
متعلم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر: شعبہ تحقیق و تصنیف جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی۔ پاکستان

ملنے کے پتے

احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

مرکزی جامع مسجد حنفیہ، درگاہ حضرت بری امام سرکار، اسلام آباد

نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر، اردو بازار لاہور

مکتبہ غوثیہ محلہ فرقان آباد سبزی منڈی کراچی

جامعہ مہریہ ضیاء العلوم، حسن ٹاؤن، کاکول روڈ ایبٹ آباد

مکتبہ قادریہ اسلامک کیسٹس ہاؤس، جامعہ سبحانیہ، درگئی ملاکنڈ ایجنسی

تعداد 5000

شمار	فھارس موضوعات	صفحہ نمبر
	عرض مؤلف	7
	پیش لفظ: ڈاکٹر عبد الناصر لطیف صاحب	9
	مقدمہ: خطیب السادات علامہ سید امتیاز حسین شاہ صاحب کاظمی	10
	تقریظ: مناظر اسلام علامہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب	14
	حالاتِ زندگی امام نووی رحمہ اللہ	15
	علم حدیث کی چند ضروری اصطلاحات	17
1	**الحدیث الأول**: ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا ہونی چاہئے۔	24
2	**الحدیث الثانی**: علم دین حاصل کرنے کا طریقہ اور علماء وطلباء کی فضیلت۔	30
3	**الحدیث الثالث**: ارکان دین کا بیان۔	47
4	**الحدیث الرابع**: غیب دان نبی ﷺ کی زبانی ولادت سے قبل اور وفات کے بعد احوال انسان کا بیان۔	51
5	**الحدیث الخامس**: ہر وہ نیا کام جو اصول اسلام کے خلاف ہو، مردود اور باطل ہے۔	58
6	**الحدیث السادس**: مشکوک اشیاء سے بچنے اور نیت صحیح رکھنے کی تاکید۔	63
7	**الحدیث السابع**: دین بھلائی اور خیر خواہی کا نام ہے۔	69
8	**الحدیث الثامن**: ارکان اسلام چھوڑنے والے کے ساتھ معاملہ کا بیان۔	72

9	**الحدیث التاسع**: نبی ﷺ کی مخالفت باعث ہلاکت ہے۔	75
10	**الحدیث العاشر**: رزق حلال کی فضیلت اور حرام کھانے والے کی حالت کا بیان۔	79
11	**الحدیث الحادی عشر**: شبہات چھوڑنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے کا بیان۔	85
12	**الحدیث الثانی عشر**: غیر ضروری چیزوں کو ترک کرنے کا بیان۔	88
13	**الحدیث الثالث عشر**: مؤمن بھائی کی بھلائی چاہنے کا بیان.	90
14	**الحدیث الرابع عشر**: تین بڑے گناہ جو حرمت خون مسلم کو زائل کرنے والے ہیں۔	92
15	**الحدیث الخامس عشر**: اچھی بات کہنے، پڑوسی کی خبرگیری اور مہمان نوازی کا بیان۔	94
16	**الحدیث السادس عشر**: بردباری اختیار کرنے کا بیان۔	97
17	**الحدیث السابع عشر**: ہر ذی روح پر نرمی کرنے کا بیان۔	99
18	**الحدیث الثامن عشر**: اچھائی برائی کو مٹا دیتی ہے۔	102
19	**الحدیث التاسع عشر**: اللہ عزوجل پر توکل اور قضاء وقدر پر رضا کا بیان۔	105
20	**الحدیث العشرون**: حیاء برائی سے روکتی ہے۔	111
21	**الحدیث الحادی والعشرون**: جمیع امور میں حق وصواب پر استقامت کا بیان۔	113

22	**الحديث الثانی والعشرون**: جنت میں لے جانے والے اعمال۔	116
23	**الحديث الثالث والعشرون**: ذکرالٰہی اوراعمال خیر کی فضیلت کا بیان۔	119
24	**الحديث الرابع والعشرون**: انسان پراللہ تعالی کی مہربانیوں کا بیان۔	123
25	**الحديث الخامس والعشرون**: اعمال صالحہ میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا بیان۔	134
26	**الحديث السادس والعشرون**: حسن نیت ہر کام کو باعث اُجر وصدقہ بنادیتی ہے۔	140
27	**الحديث السابع والعشرون**: حسن خلق نیکی ہے اور جس کام پر مؤمن کا دل مطمئن نہ ہو گناہ ہے۔	144
28	**الحديث الثامن والعشرون**: اطاعتِ امیر اور فتنوں میں سنت کی پیروی کا بیان۔	148
29	**الحديث التاسع والعشرون**: اعمال خیر جنت اور بے ہودہ گوئی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔	154
30	**الحديث الثلاثون**: غیرضروری سؤال سے اجتناب کا بیان۔	164
31	**الحديث الحادی والثلاثون**: دنیا کی محبت اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے۔	167

32	**الحدیث الثانی والثلاثون**: نقصان وضرر کو دور کرنے کا بیان۔	170
33	**الحدیث الثالث والثلاثون**: صرف دعوی قابل قبول نہیں۔	172
34	**الحدیث الرابع والثلاثون**: برائی کو بقدر استطاعت روکنے کا بیان۔	174
35	**الحدیث الخامس والثلاثون**: آداب معاشرت کا بیان۔	177
36	**الحدیث السادس والثلاثون**: اللہ تعالی کی رحمت حاصل کرنے کا بیان۔	182
37	**الحدیث السابع والثلاثون**: امت حبیب ﷺ پر اللہ تعالی کی رحمتوں کا بیان۔	188
38	**الحدیث الثامن والثلاثون**: نوافل کی فضیلت اور اولیاء کرام کی شان کا بیان۔	192
39	**الحدیث التاسع والثلاثون**: غلطی اور بھول چوک معاف۔	197
40	**الحدیث الأربعون**: آخرت کی تیاری کا بیان۔	199
41	**الحدیث الحادی والأربعون**: اپنی خواہش کو اسلام کے تابع کرنے کا بیان۔	201
42	**الحدیث الثانی والأربعون**: اللہ عزوجل اور بندہ کے تعلق کا بیان۔	203

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین، وبعد:

شیخ الاسلام حافظ العصر امام نووی رحمہ اللہ کی عظیم تصنیف ''أربعین' محتاج تعارف نہیں۔ آج تک جتنی بھی ''أربعینات'' جمع کی گئی ان میں امام نووی کی ''أربعین'' سب سے زیادہ مفید و جامع تصنیف ہے اسی وجہ سے یہ کتاب درس نظامی کے نصاب کا ایک لازمی جزء ہے۔

انٹرنیشنل اسلامی یونی ورسٹی سے شریعہ اینڈ لاء کی تکمیل کے بعد اہلسنت کے عظیم معیاری درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں تدریسی خدمت انجام دینا شروع کی تو دوران تدریس اس بات پر زیادہ توجہ رہی کہ طلباء عربی عبارت کی صحیح ادائیگی کر سکیں جس کے لئے پہلے سے حدیث مبارکہ کی مختصر ترکیب و تحلیل نوٹس کی صورت میں تیار کرتا رہا۔ اس کو دیکھتے ہوئے فاضل جلیل علامہ ڈاکٹر عبد الناصر لطیف صاحب نے مشورہ دیا کہ اس کو مزید بہتر کرتے ہوئے شائع کرایا جائے تا کہ تمام ابتدائی طلباء مستفید ہوں۔

گزشتہ تعلیمی سال ''اربعین نووی'' کی تدریس کے دوران ترکیب و تحلیل اور فوائد حدیث ضبط تحریر کئے۔ ارادہ یہ تھا کہ امسال شعبان المعظم میں کتاب کو چھپوا دیا جائے مگر خواتین اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ آمنہ ضیاء البنات میں انتظامی مصروفیات، ضیاء العلوم کفالہ کی نظامت اور سیلاب زدگان کی خدمت میں مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے تاخیر ہوگئی۔ مگر یہ تاخیر بھی مفید ثابت ہوئی کہ جامعہ رضویہ کے فاضل اساتذہ حضرت العلامہ مولانا نور زمان صاحب، جناب حضرت العلامہ مولانا مفتی ملک اظہر صاحب نے نظر ثانی فرمائی جبکہ حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد نوید چشتی صاحب نے بالاستیعاب تصحیح

فرمائی۔ میں ان تمام فاضل اساتذہ کا مشکور ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ میں ان تمام احباب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح اس کتاب میں معاونت فرمائی ہے۔

ترکیب جیسے مشکل فن میں مجھ جیسے مبتدی شخص سے اغلاط کا وقوع بعید نہیں اس وجہ سے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ کوتاہی کی نشاندہی فرمائیں اوراپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں۔ ''سلم العلوم'' اور ''مناظرہ رشیدیہ'' پر شیخ الحدیث رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ حضرت العلامہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی صاحب (صدر المدرسین جامعہ رضویہ ضیاء العلوم) کی تقریرات وافادات بھی دوران درس کسی حد تک جمع کرتا رہا ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مرتب کرنے کی قوت عطا فرمائے۔

حبیب الحق شاہ ضیائی
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی

پیش لفظ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جگر گوشۂ شیخ الحدیث پیر سید حبیب الحق شاہ ضیائی صاحب کی تالیف شرح اربعین نووی بظاہر اربعین نووی کی شروح میں ایک اضافہ ہے مگر کئی وجوہ سے یہ تالیف دیگر شروح سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

☆: عنوان حدیث میں صاحبزادہ والا شان نے اجتہاد و استنباط سے کام لیتے ہوئے احادیث کے لیے جدید عنوانات منتخب فرمائے ہیں جس سے آنے والی حدیث کا مفہوم چند الفاظ میں سمجھ آجاتا ہے گویا عنوان حدیث میں ہی مفہوم حدیث کو سمودیا گیا ہے۔

☆: مشکل الفاظ کی توضیح۔

☆: عام فہم ترجمہ۔

☆: فوائد حدیث۔ اکثر شارحین شرح میں ترجمہ کا ہی تکرار کرتے ہیں جبکہ قبلہ صاحبزادہ صاحب نے مختصر الفاظ میں فوائد حدیث کا استخراج واستنباط کیا ہے جو کہ ان کی وسعت فکر اور عمق نظر پر شاہد بین ہے۔

☆: عربی عبارات کی تحلیل وترکیب جو کہ انتہائی مشکل اور دقت طلب امر ہے۔ مدارس عربیہ کے طلباء قوانین تو پڑھ لیتے ہیں مگر عملا اجراء سے اکثر دور ہوتے ہیں۔ اگر ابتدائی طلباء کو ایک مرتبہ اربعین نووی مع ترکیب کے پڑھادی جائے تو کافی حد تک یہ دوری دور ہوسکتی ہے۔ اللہ عز جل قبلہ صاحبزادہ صاحب کی اس کاوش کو مقبولیت عامہ عطا فرمائے۔

عبدالناصر لطیف (پی ایچ ڈی)

استاد الحدیث: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

مقدمہ:

طبیعت میں سادگی، مزاج میں انکساری، عادات و اطوار میں تواضع، معاشرتی معاملات میں میانہ روی، خوردونوش، لباس و پوشاک، رہن سہن میں سنت خیرالأنامﷺ کا پاس ولحاظ، گفتگو میں متانت، نشست و برخاست میں سلیقہ مندی، کسی کامل انسان کے لیے ازبس ضروری ہے اسکے اخلاق کریمانہ وانداز مشفقانہ سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ انسانی بلندیوں کے کس اوج ثریا پر جلوہ افروز ہے، اہل معرفت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ خودنمائی و ذاتی نمودونمائش سے کوسوں دور رہتے ہیں یہ لوگ جب کنز، قدوری، کافیہ، شرح مائۃ، تلخیص، مطول، مرقات وسلم، قاضی حمداللہ پڑھانے بیٹھتے ہیں تو علوم وفنون کا ایک بحر بے کراں محسوس ہوتے ہیں مگر جب اپنی باطنی دنیا میں صحرانوردی کرتے دکھائی دیتے ہیں تو بقول اعلی حضرت مجدد دین وملت تاجدار گولڑہ سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز ان کا نعرہ مستانہ یہ ہوتا ہے۔

در کنز وہدایہ نتواں یافت خدارا — در مصحف دل بیں کہ کتاب بہ ازیں نیست

یہی وہ چنیدہ و برگزیدہ انفاس ہیں جن کو یہ مژدہ جانفزا سنایا گیا ہے ”من تواضع للہ فقد رفعہ اللہ“ یعنی جو رب تعالی کی بارگاہ میں جتنا جھک جاتا ہے خلاق عالم اسے مخلوق میں اتنا ہی اٹھا دیتا ہے۔

مذکورہ بالا قاعدے کے مصداق محسن اہل سنت، مصلح امت، سید السادات، رونق بزم علم وعرفان سیدی ومرشدی حضرت علامہ شیخ الحدیث ابوالخیر قبلہ عالم پیر **سید حسین الدین شاہ** صاحب چشتی قادری کاظمی سلطانپوری (مد اللہ ظلہ العالی علینا بالعفو والعافیة والعزة والصحة والوقار) کی ذات گرامی

مرتبت میں مندرجہ بالا تمام اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ کی شخصیت مبارکہ کو جس زاویہ نظر سے دیکھا جائے بے مثال دکھائی دیتی ہے۔ کہیں آپ اپنے آبائے کرام کی میراث ''دولت'' علم کے امین نظر آتے ہیں تو کہیں میدان عمل میں اپنے جد کریم شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کی فکر کے پاسبان و علمبردار دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض درس و تدریس ہو یا ابلاغ و اشاعت دین، تحریر و تقریر ہو یا تحریک و تنظیم، اعلائے کلمۃ الحق ہو یا مذمت اعدائے اسلام، تحفظ ناموس رسالت ہو یا پھر سرکوبی شاتمین رسول، دکھی انسانیت کے دردوں کا درماں ہو یا فلاح و اصلاح امت کا جذبہ۔ الغرض یہ نازش آل رسول فرد فرید ہر میدان میں سالار قافلہ کے روپ میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ان مقبولان بارگاہ رسالت میں سے ہیں جن کو اہل دل دعوات صالحہ میں بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ

دین وایماں کی حسیں دولت عطا کر دے ہمیں
شاہ حسین الدین، ابن مرتضٰی کے واسطے

کچھ مئولف کے بارے میں: مئولف کتاب ھذا نور چشم دودمان نبوت، جگر پارہ مصلح امت، معتمد علیہ نوجوان مذہبی سکالر حضرت علامہ صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ صاحب ضیائی زید مجدہ وشرفہ، اپنی تمام تر خوبیوں اور کمالات کے ساتھ ساتھ اپنے عظیم تر پدر مکرم کی علمی، عملی، روحانی، عرفانی، تحریکی، تنظیمی وفلاحی روایات کے کما حقہ امین ہیں۔

الولد سر لأبیہ کے باوصف آپکے اندر حضور قبلہ عالم مصلح امت دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تر صفات موجود ہیں۔ بحمد اللہ آپ کی ذات کے آئینے میں جلوہ

شیخ الحدیث کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ کے زیور سے بھی آراستہ و پیراستہ ہیں۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے **ایل ایل بی شریعہ اینڈ لاء** کا کورس امتیازی نمبروں سے پاس کر رکھا ہے۔ آپ انگریزی میں مہارت تامہ کی غرض سے کچھ عرصہ جنوبی افریقہ بھی قیام پذیر رہے اور بوٹسوانہ میں بھی اس شعبے میں ترقی کی راہوں کے راہی بن چکے ہیں۔ آپ کو عربی، اردو، انگریزی تینوں زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ انتہائی حاضر دماغ اور برجستہ گوئی کے مالک ہیں، نکتہ آفرینی، ظرافت طبعی، ۔۔۔۔۔، کائنات تحقیق کی صحرا نوردی، حقیقت پسندی، اور حق گوئی آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ سے تعلق رکھنے والے جانتے ہیں انتظامی صلاحیتوں میں آپ ملک المدرسین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث علامہ پیر سید غلام محی الدین شاہ سلطان پوری کے فیض کے امیں اور خطابت و جرات بیانی میں خطیب العصر حضرت علامہ سید عبد الرحمٰن شاہ سلطان پوری نور اللہ مرقدھما کا مظہر ہیں۔ ویسے تو آپ کا خاندان رفعت نشان گذشتہ تین صدیوں سے ترویج و اشاعت دین مصطفیٰ کریم ﷺ کا فریضہ حق ادا کر رہا ہے تاہم موجودہ دور کے چیلنجز کو سامنے رکھ کر یہ فرض منصبی ادا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ اس خاندان کا کوئی بالغ مرد آج تک علم دین سے بے بہرہ نہیں گزرا۔ تدریس و تقریر اور تصنیف کے میدان میں یہ شہسوار نظر آتے ہیں۔

موصوف محتشم کا لہجہ دھیمہ، انداز تخاطب باوقار اور طبع میں تواضع و منکسر المزاجی کے باوصف عزم بلند، حوصلہ ارفع، افکار روشن، اطوار خوش کن، جذبہ ہمہ دم جوان ہے۔ یہ بات نہایت ہی خوش آئند ہے کہ آپ نے میدان تالیف

وتصنیف میں قدم رکھا ہے اور ابتدا ہی اپنے کریم نانا جان ﷺ کے پیارے پیارے شہد سے زیادہ میٹھے فرامین عالیشان کو سہل انداز میں تراجم و مفاہیم اور تشریح مطالب کیساتھ امت تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ
طلباء حدیث کی تسہیل کے لئے انہوں نے عبارات احادیث کی نہایت مفید وعمدہ ترکیب بھی ذکر فرمادی ہے۔ انشاء اللہ جو فہم حدیث میں ممد ومعاون ثابت ہوگی۔ آپ تین ایکڑ پر مشتمل انٹرنیشنل وومین اسلامک یونیورسٹی **جامعہ آمنہ ضیاء البنات** ھمک اسلام آباد کے انتظامی امور کی بھی نگرانی فرماتے ہیں اور فلاح انسانیت ورفاع عامہ کے لئے قائم کردہ **ضیاء العلوم کفالہ** (ویلفیئر) کی نظامت کا بار گراں بھی آپ ہی کے نازک کندھوں پر ہے۔ ان گونا گوں مصروفیات اور تدریسی مشاغل سے تصنیف وتالیف کے لئے وقت نکالنا کسی کرامت سے کم نہیں ہے۔

انشاء اللہ العزیز اربعین نووی کی یہ شرح دیگر تمام شروحات کی بہ نسبت طلباء حدیث کے لئے زیادہ نفع بخش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول عام فرمائے اور مئولف زید مجدہ کو مزید زور قلم سے نوازے۔ آمین

یکے از وابستگان دامان مصلح امت
خادم ابوالخیر
سید امتیاز حسین شاہ کاظمی ضیائی
مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
وخطیب درگاہ عالیہ بری امام سرکار اسلام آباد

تقریظ

مناظر اسلام علامہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب

جگر گوشہ اَبو الخیر حضرت علامہ مولانا سید حبیب الحق شاہ صاحب زید مجدہ فاضل نوجوان مایہ ناز خطیب اور دینی وعصری علوم پر یکساں مہارت رکھتے ہیں۔ تنظیم المدارس کے تمام امتحانات میں ہمیشہ آپ کی اول پوزیشن رہی اور امسال عالیہ کے امتحان میں آپ پورے پاکستان میں اول پوزیشن حاصل کی۔

میرے نہایت ہی دیرینہ دوست اور ہمدرد ہیں۔ ان کے مزاج میں تحقیق، جستجو، اختراع اور جدت پسندی پائی جاتی ہے۔ خود مروجہ دینی اور عصری علوم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء کی بھی جدید خطوط پر ذھن سازی کرتے ہیں۔ نہایت ہی انتھک محنتی اور قابل مدرس ہیں۔ حالات حاضرہ ہوں یا جدید مسائل، سیاسیات ہوں یا تاریخ آپ کا ہر میدان میں وسیع مطالعہ ہے۔
اس کے ساتھ سیدی ومرشدی آقائی ومولائی شیخ الحدیث مصلح اُمت اَبوالخیر قبلہ پیر **سید حسین الدین شاہ** صاحب (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کی اعلیٰ تربیت اور فیضان نظر کا یہ کمال ہے کہ میدان تحقیق وتدریس کے ساتھ ساتھ انتظامی معاملات میں ید طولی رکھتے ہیں چوبیس کنال پر محیط خواتین کی فقید المثال عالمی اسلامی یونی ورسٹی (جامعہ آمنہ ضیاء البنات ماڈل ٹاون ہمک اسلام آباد) کا انتظام وانصرام بھی آپ کے ذمہ ہے۔
تحریری میدان میں آپکی قابلیت، تحقیق اور جدت پسندی پر زیر نظر کتاب ''شرح اَربعین نووی'' منہ بولتا ثبوت ہے۔ اربعین نووی کی پہلے بھی اردو تراجم اور شروحات لکھی گئی ہیں لیکن قبلہ شاہ صاحب کے جدید اور اختراع پر مبنی انداز نے اسے تمام تراجم اور شروحات سے منفرد اور ممتاز مقام بخشا ہے۔ آپ نے اس کتاب میں موجود رموز واسرار اور دقیق نکات سے پردہ کشائی کی ہے جس کی بدولت اس کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ کتاب کی اس شرح میں زیر بحث حدیث سے اخذ ہونے والے بہت سے ادبی، بلاغی اور فقہی مسائل کو بھی مختصر مگر جامع انداز میں ذکر کیا ہے جس نے کتاب کی قیمت کو مزید بڑھا دیا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل جناب قبلہ شاہ صاحب کو اپنے اکابر واسلاف کا بہترین نمونہ بنائے اور اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد حنیف قریشی

مختصر حالاتِ زندگی امام نووی رحمہ اللہ

نام و نسب: یحییٰ بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی۔

کنیت: اَبوزکریا۔ چونکہ آپ کا نام یحییٰ تھا اس وجہ سے آپ نے یحییٰ علیہ السلام کے والد گرامی حضرت زکریا علیہ السلام کی نسبت سے کنیت ''اَبوزکریا'' اختیار کی، عرب میں جس کا نام یوسف ہو وہ ''ابویعقوب'' اور جس کا نام ابراہیم ہو وہ ''ابواسحاق'' کنیت رکھتے ہیں۔

لقب: ''محی الدین'' تھا مگر آپ تواضع وانکساری کی وجہ سے یہ لقب ناپسند کرتے تھے۔

ولادت ووفات: آپ کی ولادت دمشق کے گاؤں ''نوی'' میں محرم ۶۸۱ ہجری کو ہوئی۔ اور 676ھ 24 رجب آپ کی تاریخ وفات ہے۔

سیرت: امام ذھبی تاریخ اسلام میں آپ کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں۔ آپ گندمی رنگ، گھنی داڑھی، بارعب اور درمیانہ قد والے تھے۔ آپ کو کبھی ہنستے یا کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ امام نووی پر شروع سے ہی رب کریم کی عنایات تھی۔ بچپن سے ہی آپ کو کھیل کود سے نفرت اور علم سے محبت تھی۔ جب والد نے آپ کو تعلیم قرآن کیلئے معلم کے پاس بیٹھا دیا تو آپ جو سبق لیتے یاد کرتے اور ہر وقت دھراتے رہتے۔

آپ کے شیخ طریقت: یاسین بن یوسف الزرکشی فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین کو میں نے دیکھا کہ محلے کے بچے آپ کو کھیل کی دعوت دے رہے تھے آپ نے انکار کیا، جب انہوں نے مجبور کیا تو آپ بھاگ گئے اور اس حال میں بھی تلاوت کو نہیں چھوڑا۔ فرماتے ہیں کہ والد نے آپ کو دکان پر بٹھا دیا تھا جب آپ کے پاس گاہک آتے تب بھی آپ تلاوت میں ہی مصروف رہتے۔

شیخ زرکشی فرماتے ہیں کہ یہ واقعات دیکھ کر میں نے آپ کے استاذ سے کہا کہ اس بچے کا خصوصی خیال رکھو یہ بڑا ہو کر زمانے کا سب سے بڑا عالم بننے والا ہے استاذ نے کہا کہ کیا آپ نجومی ہیں؟ میں نے کہا کہ نجومی نہیں البتہ اللہ عزوجل نے یہ بات میرے دل میں ڈال دی ہے۔

کرامت: جب آپ کی عمر سات سال تھی رمضان کی ستائیسویں شب کو والد کے ساتھ سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ سارا گھر بقعہ نور بنا ہوا ہے آپ نے والد کو اٹھایا کہ دیکھیں گھر میں کہیں روشنی ہو رہی ہے سارے گھر والے آپ کے جگانے سے اٹھے لیکن کسی اور کو وہ روشنی نظر نہ آئی۔ آپ کے والد سمجھ گئے کہ آج لیلۃ القدر ہے اور اللہ عزوجل نے میرے بیٹے پر یہ راز منکشف فرما دیا ہے۔ جس کے بعد آپ کے والد نے آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔

امام شعرانی الطبقات الوسطیٰ میں فرماتے ہیں کہ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ کے والد نے مدرسہ رواحیہ میں آپ کو داخل کرا دیا۔ جہاں آپ نے شافعی مذہب کی کتاب التنبیہ چار ماہ میں یاد کر لی چھ ماہ میں ''المہذب'' کا ایک چوتھائی حصہ یاد کر لیا۔ آپ دن میں اپنے مشائخ سے بارہ درس لیتے تھے۔ اس طرح بہت کم سنی میں آپ تمام علوم میں ماہر ہو گئے۔

زھد و تقویٰ: امام نووی نہایت متقی اور پیکر عمل شخصیت تھے زندگی کی آسائشوں سے کنارہ کش رہتے۔ پوری زندگی سادہ غذا کھائی۔ دارالحدیث الأشرفیہ کے شیخ الحدیث رہے مگر زندگی بھر آپ نے ایک درھم بھی نہیں لیا۔ شاہانِ وقت اور امراء آپ سے خائف رہتے آپ ان کو برملا نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے۔ تعلیم و تعلم درس و تصنیف میں شغل کی وجہ سے شادی بھی نہیں کی۔ دو دفعہ حج کیا اور سید الانبیا ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک ماہ پندرہ دن قیام کیا۔ آپ کا پہلا حج حج اکبر تھا۔

شیخ الاسلام، ناصر السنۃ، مفتی الانام، المحقق الفاضل، الولی الکبیر، السید الشہیر، عدیم المثل، محی الدین، الامام، القدوۃ، الفقیہ اور المجتہد جیسے القابات سے علماء نے آپ کا تذکرہ کیا ہے۔



علم حدیث کی چند ضروری اصطلاحات وتعریفات

حدیث کی تعریف: ہر وہ چیز جس کی نسبت رسول کریم ﷺ کی جانب ہو چاہے وہ بات ہو، فعل ہو، تقریر ہو یا کوئی صفت ہو۔

سند کی تعریف: راویوں کی وہ لڑی جو متن تک پہنچائے۔ مثلاً "روی البخاری عن فلان عن فلان"۔

متن کی تعریف: کلام کا وہ حصہ جس پر سند کی انتہاء ہو۔ مثلاً "قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال"۔

مصطلح الحدیث: وہ علم جس میں سند اور متن کی قبول و سرد کے لحاظ سے بحث کی جائے۔

حدیث کی پہلی تقسیم: باعتبار متن یعنی کہنے والا یا کام کرنے والا کون ہے؟ اس میں چار انواع ہیں۔

i) **حدیث قدسی:** اگر بات یا فعل کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف ہو۔

ii) **حدیث مرفوع:** اگر بات یا فعل کی نسبت رسول پاک ﷺ کی طرف ہو۔

iii) **حدیث موقوف:** اگر بات یا فعل کی نسبت صحابی رسول کی طرف ہو۔

iv) **حدیث مقطوع:** اگر بات یا فعل کی نسبت تابعی یا تابعی کے بعد کی طرف ہو۔

نوٹ: ان چار انواع کے لئے سند کا متصل ہونا ضروری نہیں۔ وہ حدیث بھی مرفوع ہے جس کی سند متصل نہیں یا سند ضعیف کے ساتھ روایت ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ حدیث مرفوع ضعیف نہیں ہو سکتی عدم علم کی بناء پر کہا گیا ہے۔

حدیث کی دوسری تقسیم: باعتبار وصول یعنی ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں متواتر و آحاد۔

پہلی قسم "متواتر": وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد اتنی ہو جن کا جھوٹ

پر متفق ہونا محال ہو۔

نوٹ: حدیث متواتر مقبول ہوتی ہے۔ یہاں پر راویوں کے احوال کو نہیں دیکھا جاتا۔ حدیث متواتر سے حاصل ہونے والا علم یقین کے درجہ میں ہوتا ہے۔ حدیث متواتر میں جس چیز کی خبر دی جارہی ہو وہ دیکھنے یا سننے سے متعلق ہوتی ہے۔

متواتر کی اقسام: حدیث متواتر کی تین اقسام ہیں۔

متواتر لفظاً: وہ حدیث جس کے الفاظ تواتر کے ساتھ روایت ہوں مثلاً حدیث پاک "**من کذب علی متعمدا**"۔ 70 سے زیادہ صحابہ کرام سے یہ الفاظ اسی طرح روایت ہے۔ اور بعد میں راویوں کی تعداد میں بہت زیادہ کثرت ہے۔

متواتر معنی: وہ حدیث جس کا معنی متواتر ہو۔ مثلاً دعاء میں ہاتھ اٹھانا معنی متواتر ہے۔

متواتر عملاً: وہ حدیث جو نسل در نسل عملا منقول ہو مثلاً نماز کی حالت و کیفیت کہ صحابہ کرام نے اسی طرح رسول پاک ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر ان صحابہ کو بعد والوں نے دیکھا اور یوں یہ حالت و کیفیت ہم تک متواتر پہنچی۔

دوسری قسم "آحاد": وہ حدیث جس میں متواتر کی شروط نہ پائی جائیں۔

پھر احاد کی تین اقسام ہیں۔

۱) **حدیث غریب یا فرد**: وہ حدیث جس کی صرف ایک سند ہو۔ اس کو فرد بھی کہتے ہیں مثلاً صحیح بخاری کی پہلی حدیث صحابہ کرام میں سے صرف حضرت عمر روایت کرتے ہیں۔ ان سے صرف علقمہ روایت کرتے ہیں۔ ان سے صرف محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید سے روایت کرنے والے بہت ہیں۔

۲) **عزیز**: وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد کبھی بھی دو سے کم نہ ہو مثلاً حدیث پاک

"لایؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیه". صحابہ کرام میں سے حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ راوی ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرنے والے بھی دو ہیں۔ حضرت قتادہ اور حضرت عبدالعزیز بن صہیب پھر حضرت قتادہ سے روایت کرنے والے بھی دو ہیں حضرت شعبہ بن الحجاج اور حضرت سعید پھر اس کے بعد کے راویوں میں کثرت ہے۔

iii) **مشہور یا مستفیض**: وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد کبھی بھی تین سے کم نہ ہو، مثال "ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا" یا "من أتی الجمعة فلیغتسل" اور اسی طرح اکثر احادیث مشہور و مستفیض ہیں۔

یہاں پر ایک اور قسم بھی شمار کی جاتی ہے وہ ہے **"حدیث محتف بالقرائن"**: وہ حدیث جس کی سند ایک ہی ہو مگر ساتھ ایسے قرائن وشواہد بھی ہوں جن کی وجہ سے حدیث کی صحت کا یقین حاصل ہو یہ قرائن محتف ہیں۔ (تفصیل کیلئے "توضیح نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر" تالیف ڈاکٹر عبدالناصر لطیف صاحب مطالعہ فرمائیں۔)

حدیث کی تیسری تقسیم: حدیث کی تیسری تقسیم باعتبار قبول ورد کے کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے حدیث کی دو انواع ہیں۔

i) **حدیث مقبول** (ii) **حدیث مردود**

حدیث مقبول کی پھر دو طرح تقسیم کی جاتی ہے۔

i) **باعتبار عمل** (ii) **باعتبار درجہ**

حدیث کی باعتبار عمل دو انواع ھیں: معمول بہ اور غیر معمول بہ۔

غیر معمول بہ: یہ منسوخ ہیں۔ (یعنی وہ حدیث جس پر عمل نہ ہوتا ہو)

معمول بہ: وہ حدیث جن پر عمل ہوگا۔ یہ تین قسم پر ہے۔

i) **ناسخ** (ii) **محکم** (iii) **مختلف الحدیث**

ناسخ کی تعریف: وہ متاخر حدیث جس نے پہلی حدیث کے حکم کو اٹھا دیا ہو۔

محکم کی تعریف: ''المحکم هو الحدیث اُلسالم من المعارضة''یعنی وہ حدیث مقبول جسکا کوئی معارض نہ ہواور اس کے مفہوم ومعنی میں کوئی غموض نہ ہو۔

نوٹ: جس حدیث کے مفہوم میں غموض ہوا سے''**مشکل الحدیث**'' کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث کی تعریف: ''هو أن یأتی حدیثان مقبولان متضادان فی المعنی ظاهرًا ویمکن الجمع بینهما''. یعنی وہ حدیث مقبول جس کے خلاف اسی جیسی کوئی حدیث وارد ہواوران دونوں میں احناف کے نزدیک یوں ترتیب ہے: ناسخ ومنسوخ کے اعتبار سے دیکھا جائے ،وگرنہ (وجوہ ترجیح کا اعتبار کرتے ہوئے) کسی ایک کو ترجیح دی جائے یادونوں کوجمع کیا جائے (اگر جمع ممکن ہو)،وگرنہ دونوں پرعمل موقوف ہوگا۔

حدیث کی باعتبار درجہ چار انواع ہیں:

صحیح لذاته: حافظ ابن حجرنزہۃ النظر میں فرماتے ہیں:'' وخبرُ الآحادِ ؛ بنقلِ عَدْلٍ تامِّ الضَّبْطِ، مُتَّصِلِ السَّنَدِ، غیر مُعَلَّلٍ ولا شاذٍّ: هو الصَّحیحُ لذاتِهِ''.
یعنی وہ حدیث''صحیح لذاتہ'' ہے: جسکا راوی عادل ہو،اسکا حافظہ ٹھیک ہو،سند متصل ہو،علت سے خالی ہواور شاذ بھی نہ ہو۔

حسن لذاته: وہ حدیث جس میں صحیح لذاتہ کے شرائط موجود ہوں مگر راوی کے حافظہ میں کمی ہو۔

صحیح لغیره: وہ حدیث جوحسن لذاتہ ہو،لیکن دوسری اسانید مل جانے کی وجہ سے صحیح کے درجہ میں ہوجائیگی مگر یہ صحت لذاتہ نہیں ہوگی بلکہ دیگر طرق سے مستفاد ہوگی۔

حسن لغیره: حدیث ضعیف دوسری اسانید (متابعات وشواہد) کی وجہ سے حسن لغیرہ کے درجہ میں ہوگی۔

حدیث ضعیف: وہ حدیث جس میں صحیح کی کوئی شرط نہ پائی جائے۔



حدیث مردود کی تقسیم: چار اسباب کی وجہ سے حدیث کو رد کیا جاتا ہے۔

☆:شذوذ۔☆:علت۔☆:راوی میں طعن۔☆:سند میں سقط۔

☆**شذوذ**: یہ ہے کہ ثقہ (یعنی مقبول) راوی اَوثق (یعنی اپنے سے زیادہ ثقہ) کی مخالفت کرے یا جس میں کم تعداد زیادہ تعداد والوں کی مخالفت کریں ایسی حدیث کو شاذ کہا جائیگا۔شذوذ کو ضبط راوی کی علتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

نوٹ: شاذ کے مقابل ''حدیث محفوظ'' ہے۔یعنی اوثق کی روایت ثقہ کے مقابل ہو۔

اگر ضعیف راوی مقبول راوی کی مخالفت کرے تو درج ذیل دو قسم ہیں۔

۱)**حدیث معروف**: مقبول راوی کی روایت جس کے مقابل ضعیف کی روایت بھی ہو۔

۲)**حدیث منکر**:ضعیف راوی کی روایت جس کے مقابل مقبول کی روایت بھی ہو۔

☆**علت**: کوئی ایسی پوشیدہ بات جو حدیث کے صحیح ہونے سے مانع ہو اگر چہ بظاہر وہ حدیث صحیح ہو۔جس حدیث میں علت پائی جائے وہ حدیث معلول کہلاتی ہے۔

☆**راوی میں طعن**: راوی میں طعن کے دس اسباب ہیں پانچ عدالت اور پانچ ضبط کے ساتھ متعلق ہیں۔

عدالت راوی میں پانچ اسباب طعن: کذب،تہمت،فسق، جہالت اور بدعت۔جن کی وجہ سے مندرجہ ذیل اقسام بنتی ہیں۔

حدیث موضوع: وہ حدیث جس کے راوی نے حدیث میں جھوٹ بولا ہو اور رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی بات کی نسبت کی ہو جو آپ سے ثابت نہ ہو۔ایسے راوی کا کوئی اعتبار نہیں اس کی ہر حدیث موضوع ہو گی۔

حدیث متروک: وہ حدیث جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس پر جھوٹ کی تہمت ہو۔

حدیث منکر: فاسق، مجہول اور بدعتی تینوں کی حدیث منکر کہلاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

راوی میں ضبط کے لحاظ سے پانچ اسباب طعن یہ ہیں۔

(۱) فحش الغلط (اغلاط کا زیادہ ہونا)۔ (۲) غفلۃ (غفلت کا شکار ہونا)۔ (۳) الوھم (وھم کا شکار ہونا)۔ (۴) مخالفۃ الثقۃ (ثقات کی مخالفت)۔ (۵) سوء حفظ (حافظہ خراب ہونا)۔

ان پانچ اسباب کی وجہ سے مختلف انواع وجود میں آتی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حدیث مقلوب: وہ حدیث جس کی سند یا متن میں تقدیم وتاخیر کی گئی ہو۔

حدیث مضطرب سنداً: وہ حدیث جس کی سند میں ایک راوی کو دوسرے راوی کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہو۔ اس کو مضطرب الاسناد کہا جاتا ہے۔

حدیث مضطرب متناً: وہ حدیث جس کے متن میں کوئی ایسی تبدیلی کی گئی ہو کہ جس سے حدیث کا مفہوم متعارض ہو کر رہ جائے۔

مدرج الاسناد: وہ حدیث جس کی سند میں تغیر کی گئی ہو۔

مدرج المتن: وہ حدیث جس کے متن میں رسول اللہ ﷺ کی بات کے ساتھ کسی اور کی بات کو شامل کیا گیا ہو۔

مزید فی متصل الاسانید: وہ حدیث جس کی سندِ متصل میں ایک راوی کا اضافہ کیا گیا ہو یعنی اس اضافہ کے بغیر ہی سند متصل ہوتی ہے۔

حدیث مصحف: وہ حدیث جس میں نقطوں میں تبدیلی کی وجہ سے ایک یا دو حرف تبدیل ہو جائیں، مثلاً محمد بن بشار کو محمد بن یسار پڑھا جائے۔

حدیث محرف: وہ حدیث جس میں شکل (یعنی حرکات وسکنات) کی وجہ سے تغیر ہو، مثلاً بَشیر (با پر فتح کے ساتھ) کو بُشیر (باء پر ضمہ کے ساتھ) پڑھا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆**سند میں سقط**: اسکی دو انواع ہیں: **سقط ظاہر** اور **سقط خفی**۔ سقط ظاہر کی چار اور

سقط خفی کی دو اقسام ہیں۔

سقط ظاہر کی چار اقسام:

معلق: ابتداء سند (مصنف مثلا امام بخاری والا حصہ) میں حذف ہو۔

مرسل: سند کے آخر یعنی تابعی کے بعد سقط ہو۔

معضل: وہ سند جس میں دو راوی پے در پے حذف ہوں۔

منقطع: وہ سند جس میں ایک راوی یا دو راوی دو مختلف جگہ پر حذف ہوں۔

نوٹ: یہاں پر دو انواع اور بھی ہیں جن کی معرفت ضروری ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

متصل: جس کی سند متصل ہو کوئی سقط نہ ہو چاہے وہ مرفوع ہو، موقوف ہو یا مقطوع۔

مسند: وہ حدیث جو مرفوع بھی ہو اور متصل الاسناد بھی ہو۔

سقط خفی کی دو اقسام: مدلس اور مرسل خفی۔

مدلس کی تعریف: ''مدلس'' کا معنی ہے کسی چیز کے عیب کو چھپانا۔ یہاں پر بھی چونکہ سند میں موجود عیب کو چھپا کر اس کی تحسین کو ظاہر کیا جاتا ہے اس وجہ سے اس حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔ تدلیس کی آٹھ اقسام ہیں جن میں دو مشہور درج ذیل ہیں۔

تدلیس الاسناد: راوی اپنے اس شیخ سے جس سے اسے سماع حاصل ہو کوئی ایسی روایت بیان کرے جو اس سے نہیں سنی مگر صیغہ ایسا استعمال کرے جس میں سماع کا شبہ ہو، مثلاً: قال، حدث، اخبر، ذکر وغیرہ۔

تدلیس التسویۃ: سند کے اندر دو ثقہ راویوں کے درمیان ایک راوی ضعیف ہو اور ضعیف راوی سے پہلے اور بعد کے دونوں ثقہ آپس میں ملاقات کر چکے ہوں، مدلس اس ضعیف کو سند سے حذف کر دے اور دونوں ثقہ راویوں کو آپس میں ملا دے اور سند ایسے الفاظ سے بیان کرے جس میں سماع کا شبہ ہو۔

مرسل خفی: راوی کسی ہم عصر شیخ سے روایت کرے جس کے ساتھ اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الأول:

ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا ہونی چاہئے

عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِى حَفْصٍ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بالنِّيَّاتِ وإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إلى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجرَتُهُ إلى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إلى مَا هَاجَرَ إلَيْهِ. {رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَرْدِزِبَه الْبُخَارِيُّ. وَأَبُوْ الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُوْرِيُّ فِيْ صَحِيْحَيهِمَا الذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ}.

مشکل الفاظ:

(إنما) حصر کا فائدہ دیتا ہے، یعنی حکم مذکور چیز میں بند ہے غیر میں نہیں پایا جاتا۔ (الأعمال) عمل کی جمع، ہر اختیاری کام۔ یہاں پر اچھے اعمال مراد ہیں۔ (النیات) نیت کی جمع۔ دل کے (سچے) ارادہ کو نیت کہتے ہیں۔ (امرء) مرد۔ اسکی مؤنث امرأة (عورت) ہے۔ (نوی) نیت کی۔ اصل میں نَوَیَ، لفیف مقرون ثلاثی مجرد ہے۔ (ہجرت) چھوڑنا۔ اسلام بچانے کی خاطر وطن چھوڑ جانا۔ (یصیب) حاصل کرے۔ (ھا) اسے۔ (ینکح) نکاح کرے۔ (ھا) اس سے۔

ترجمہ:

اُمیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر

شخص کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ وہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف کہ وہ اس سے شادی کر لے تو اس شخص کی ہجرت اسی کے لیے شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی"۔

فوائد حدیث:

☆: ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا طلب کرنی چاہیے۔ خالص دنیاوی اعمال بھی نیت صالح کی وجہ سے باعث اجر و ثواب بن جاتے ہیں اور مباح عمل بھی مستحب کا درجہ پالیتا ہے۔

☆: وہ عمل جو اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ ہجرت جیسا عظیم عمل بھی جب اللہ کے لئے نہ ہو صرف دنیاوی مقصد کے لئے ہو تو نہ اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور نہ ہی کوئی ثواب حاصل ہوگا۔

☆: جن اعمال سے اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہے اگر وہ عادت کے طور پر انسان کرتا رہے تو ثواب حاصل نہیں ہوگا بلکہ تقرب الی اللہ کی نیت ضروری ہے۔

☆: عبادت میں ریاء کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ لوگوں کو دکھلاوا ہی مقصود ہو ایسا عمل بالکلیہ باطل و مردود ہے۔ دوسری یہ کہ عبادت اللہ کے لئے ہو مگر اس میں لوگوں کو دکھلاوا بھی ہو تو یہ عمل بھی سلف صالحین کے نزدیک باطل و مردود ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اصل عمل مقبول ہے اور دکھلاوا مردود۔ مثلاً کسی نے نماز تو اللہ کے لئے پڑھی مگر قراءت میں دکھلاوا یا لوگوں سے داد و تحسین مطلوب ہو تو اصل نماز ہو جائیگی اور قراءت کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ اللہ عزوجل کے ارشاد { لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا } میں قاضی فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ یہاں عمل سے مراد خالص اور حق عمل ہے۔ خالص وہ جو صرف اللہ عزوجل کے لئے ہو اور حق وہ جو سنت کے مطابق ہو۔ جب عمل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوں پھر وہ علی وجہ

الکمال مقبول ہوگا۔

☆: عمل کے بغیر صرف نیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حدیث مبارکہ میں عمل کی اصلاح کے لئے نیت صالح کا بیان ہے یعنی عمل اصل اور نیت فرع ہے۔ اگر کوئی صرف نیت کرتا ہے اور عمل کا ارادہ نہ ہو تو کوئی ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تو منافقت میں شمار ہوگا۔ ہاں اللہ کا اس امت پر احسان ہے کہ اگر کوئی عمل صالح کا مصمم ارادہ کرتا ہے اور پھر کسی وجہ سے نہیں کر پاتا، اللہ عزوجل اس کو بھی ایک عمل کا ثواب عطا کرتا ہے۔

ترکیب:

"عن أميرِ المؤمنين أبى حَفْص عمرَ بنِ الخطاب"

(عن) حرف جر۔ (أمیر) مضاف۔ (المؤمنین) جمع مذکر سالم علامت جر "یاء" ماقبل مکسور، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبدل منہ۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (حفْص) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبین۔ (عمر) مجرور، علامۃ جر فتحہ ہے کیونکہ یہ علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (الخطاب) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت عمر کی۔ موصوف صفت ملکر عطف بیان۔ مبین اپنے بیان سے ملکر بدل ہوا۔ مبدل منہ بدل ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "رُوی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أمیرِ المؤمنین"۔ فعل "ھو" ضمیر نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضى الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللّٰہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (بعد میں آنے والا جملہ مقولہ)۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول۔ "سمعت"، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ دونوں جملے مقولہ ہیں "قال" کے قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"

(إِنَّمَا): (ما) کافہ عن العمل اور (إنّ) مکفوف ہے۔ (ما) نے (إنّ) کو عمل سے روک دیا ہے۔ (إنما) یہ صرف جملہ اسمیہ پر ہی نہیں بلکہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے اس آیت میں: "إنما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء"۔ (الأَعْمَالُ): مبتدأ مرفوع۔ (بِالنِّيَّاتِ): (باء) حرف جر۔ (النیات) اسم مجرور۔ جار و مجرور "ثابتون" مقدر کے متعلق ہو کر خبر ہے۔ عبارت کی تقدیر یوں ہے: إِنَّمَا الأَعْمَالُ ثابتون بالنِّيَّات۔ مبتداء

اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى"

(واو): استئنافیہ۔ (لکل): (لام) حرف جر۔ (کل) اسم مجرور مضاف۔ (امْرِ ءٍ) مضاف الیہ مجرور۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور "کائن" محذوف کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ (ما) اسم موصول بمعنی الذی مبنی بر سکون۔ (نوی) فعل ماضی مبنی برفتحہ (جو کہ تعذر کی وجہ سے ظاہر نہیں)۔ (ہو) ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مبتدأ مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلى اللهِ وَرَسُولِهِ"

(فاء) استئنافیہ۔ (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون، محل رفع میں مبتدأ۔ (کانت): (کان) فعل ماضی ناقص مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے مبنی بر فتح۔ اور (ت) تأنیث کے لئے ہے۔ یہ فعل ناقص محل جزم میں فعل شرط ہے۔ (ہجرتہ): (ہجرۃ) مضاف۔ (ہ): ضمیر متصل مبنی بر ضم اضافت کی وجہ سے محل جر میں ہے، مضاف مضاف الیہ اسم کانت۔ (اِلی) حرف جر۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور معطوف علیہ۔ (ورسولہ) واو حرف عطف۔ (رسول) مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر "وقعت" محذوف کے متعلق ہوکر خبر کان۔ کانت اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر بنی "من" کی مبتدا خبر ملکر شرط۔

"فَهِجرَتُهُ إلى الله وَرَسُولِهِ"

(فاء) جواب شرط کے لئے۔ (ہجرۃ) مضاف۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدأ۔ (اِلی) حرف جر۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور معطوف

علیہ۔ (ورسولہ) واوحرف عطف۔ (رسول) مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ''ثابت'' محذوف کے متعلق ہوکر خبر۔ مبتدأ خبر ملکر جواب شرط۔ شرط اپنے جواب کے ساتھ جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا''

(واو) استئنافیہ۔ (من کانت ہجرتہ): (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون، محل رفع میں مبتدأ۔ (کانت): (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح۔ یہ فعل ناقص محل جزم میں فعل شرط ہے۔ (ہجرتہ): (ہجرۃ) اسم کان مرفوع مضاف۔ (ہ): ضمیر متصل مبنی بر ضم اضافت کی وجہ سے محل جر میں ہے۔ (لدنیا): (لام) حرف جر۔ (دنیا) اسم مجرور، معطوف علیہ۔ (یصیبہا): (یصیب) فعل مضارع مرفوع۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر منصوب متصل مبنی بر سکون مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ منصوب محلا ہوکر (دنیا) کی صفت ہے۔

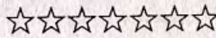
''أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا''

(أو) حرف عطف۔ (امرأۃ) اسم معطوف مجرور. (ینکحہا): (ینکح) فعل مضارع مرفوع۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی بر سکون مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ (امرأۃ) کی صفت ہے، جسکا ''دنیا'' پر عطف ہے۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور ہوئے۔ جار مجرور ظرف مستقر ''واقعۃً'' مقدر کے متعلق ہوکر ''کانت'' کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔

''فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ''

(فاء) جواب شرط کے لئے۔ (ہجرۃ) مضاف۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدأ۔ (إلی) حرف جر. (ما) اسم موصول مبنی بر سکون۔ (ہاجر) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ صلہ ہے موصول کا۔ (إلیہ): (إلی)

حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر جار مجرور ظرف لغو "ہاجر" کے متعلق ہوئے۔ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محذوف کے متعلق ہو کر خبر۔ مبتدأ خبر ملکر جواب شرط۔ شرط اپنے جواب کے ساتھ جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔



الحديث الثانى:

علم دین حاصل کرنے کا طریقہ اور علماء وطلباء کی فضیلت

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أيضا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعرِ، لا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وقَالَ: يا مُحَمَّدُ؛ اَخبِرنِى عَنِ الإسْلَامِ. فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَن لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَلاةَ وَتُؤتِيَ الزَّكاةَ، وتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِن اِسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنِ الإِيْمَانِ؟. قَالَ :أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنِ الإحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنِ السَّاعَةِ؟. قَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِى الْبُنْيَانِ. ثُمّ انْطَلَق. فَلَبِثْتُ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ، أَتَدْرِى مَنِ

السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.
{رواہ مسلم}۔

مشکل الفاظ:

(جلوس) بیٹھے ہوئے، جالس کی جمع۔ (ذات یوم) ایک دن۔ (طلع) نمودار ہوا۔ (أثر السفر) سفر کی نشانی۔ (فاسند) پس ملائے اس نے۔ (رکبتیہ) اپنے دونوں گھٹنے۔ (عجبنا) ہم حیران ہوئے (لہ) اس پر۔ (المسؤل) سؤال کیا ہوا۔ (السائل) سؤال کرنے والا۔ (امارات) نشانیاں، امارۃ کی جمع۔ (ربتھا) اس کا آقا۔ (الحفاۃ) ننگے پاؤں، حافٍ کی جمع۔ (العراۃ) ننگے جسم، عار کی جمع۔ (العالۃ) بھوکے، نادار۔ (رعاء) چرواہے، راعٍ کی جمع۔ (الشاء) بکریاں۔ (یتطاولون) ایک دوسرے پر فخر کرنا۔ (البنیان) بلڈنگ، عمارت۔ (ملیا) کچھ دیر، کچھ دن۔

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے فرماتے ہیں: ''ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انتہائی سفید کپڑوں اور انتہائی سفید بالوں والا ایک شخص ہمارے سامنے آیا، نہ اس پر سفر کا اثر دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی شخص اس سے واقف تھا۔ وہ آکر نبی کریم ﷺ کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے۔ اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو''۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ کہا''۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں) ہمیں اس پر حیرانی

ہوئی کہ سوال بھی کر رہا ہے اور پھر خود اس کی تصدیق بھی۔ پھر اس شخص نے کہا: ''آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے کہ) ''تم اللہ اور اسکے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ کہا''۔ پھر اس شخص نے کہا: ''آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے''۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: (احسان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: ''آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے بارے میں مسؤل (سوال کیا ہوا) سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا''۔ اس نے کہا: ''آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں ہی بتا دیجیئے''۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: (قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ) ''لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، غریب بکریاں چرانے والوں کو تم دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے''۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں کہ) میں کچھ عرصہ اس بارے میں سوچتا رہا (کہ آنے والا کون تھا؟ پھر ایک دن) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر تمہیں پتا ہے سوال کرنے والا شخص کون تھا''۔ میں نے عرض کی: ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبرائیل تھا تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آیا تھا''۔

فوائد حدیث:

☆: علماء کے پاس جاتے ہوئے صاف ستھرے لباس اور اچھی حالت میں جانا چاہیئے۔

☆: طلب علم کے کچھ آداب ہیں جن میں ایک تواضع اور انکساری کے ساتھ استاد کے سامنے بیٹھنا بھی ہے۔

☆: دوسروں کو تعلیم دینے کے لئے بھی سؤال کرنا چاہئے۔

☆: سؤال وجواب کے ذریعے لوگوں کو مسائل سے آگاہ کرنا ایک شرعی طریقہ ہے۔

☆: تعلیم وتعلم میں حسب ضرورت سؤال وجواب ہونے چاہئے۔ بسا اوقات جواب دینے والا بہت زیادہ وضاحت وتفصیل سے مسئلہ بیان کرتا ہے جس سے طلباء کو سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے۔

☆: عام لوگوں کے لئے جس بات کا اظہار صحیح نہ ہو، وہ ظاہر نہیں کرنی چاہیئے۔ جسطرح رسول اللہ ﷺ نے بہت ہی احسن انداز میں قیامت کے وقوع کا متعین وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ حضرت جبریل سے فرمایا کہ اے جبریل جس بات کا تو پوچھ رہا ہے اس میں سائل ومسؤل دونوں کو ایک ہی بات کا علم ہے۔ کہ اللہ کے رازوں کو ظاہر نہیں کیا جاتا، پھر کیوں سؤال کر رہا ہے۔ اس کا یہ مفہوم بیان کرنا کہ ''نہ مجھے قیامت کا علم ہے نہ تمہیں'' صحیح نہیں، کیونکہ جب نفی ایسے کلام پر واقع ہو جس میں زائد قید ہو تو نفی کا مقصود قید ہوتا ہے۔ علامہ تفتازانی ''مطول'' میں عبدالقاہر الجرجانی کی ''دلائل اعجاز'' کے حوالہ سے قاعدہ بیان کرتے ہیں (ان النفی اذا دخل علی کلام فیه تقیید بوجه ما یتوجه الی ذلک التقیید و کذا الاثبات) ۔ لہذا اس قاعدہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ یہاں پر صیغہ ''أعلم'' اسم تفضیل ہے۔ اس میں ایک نفس علم ہے اور زیادتی کی قید کے ساتھ ہے۔ لہذا نفی نفس علم کی نہیں، بلکہ زیادتی علم کی ہے۔

☆: قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ جیسا کہ اموی اور عباسی خلفاء میں سے بعض وہ تھے جو لونڈیوں سے پیدا ہوئے تھے۔ اس طرف بھی اشارہ ممکن ہے کہ بچے والدین کے ساتھ وہ سلوک کرینگے جو آقا مملوک کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ لوگ چالاک وہوشیار ہوتے جائینگے، والدین کے راہنما

ان کی اولاد ہوگی، بچے ماں باپ کو دنیا کے طور طریقے سکھائیں گے۔

☆: حضرت جبریل کا انسانی بشری لباس میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ نورانیت و بشریت جمع ہوسکتی ہیں۔ نور کا متضاد ظلمت ہے بشریت نہیں۔

ترکیب:

''وعن عمر رضی الله عنه أیضا قال''

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (عمر) اسم مجرور، علامۃ جر فتح ہے، علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''وروی عن عمر''۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(اَیضا): فعل محذوف ''آض'' بمعنی رجع کا مفعول مطلق ہے۔ تقدیر عبارت ہے: آض اَیضا۔ ''آض''، فعل، ''ھـو''، ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہے۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

''بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ''

(بَیْنَمَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط۔ (نَحْنُ) ضمیر منفصل مبنی بر ضم، مبتدأ۔ (جُلُوسٌ) مبنی للفاعل بمعنی جالسون، خبر مرفوع۔ (عند) ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ، مضاف۔ (رَسُولِ) مضاف إلیہ مجرور، پھر مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔ عند

رسول اللہ ظرف مکان مفعول فیہ۔

(صلی) فعل ماضی مبنی برفتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

(ذات) ظرف مبنی برفتحہ مضاف۔ (یوم) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر "جلوس" کا مفعول فیہ ثانی۔ مبتدا خبر اور مفاعیل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ، شرط۔

"إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَاب، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعر"

(إِذْ) حرف شرط مبنی علی السکون، یہاں مفاجاۃ کے لئے۔ (طَلَعَ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (علینا): (علی) حرف جر۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون، محل جر میں۔ جار و مجرور دونوں ظرف لغو "طلع" کے متعلق ہیں۔ (رجل) فاعل مرفوع۔ (شدید): رجل کی صفت، مرفوع، مضاف۔ (بیاض): مضاف الیہ مجرور، پھر مضاف۔ (الثیاب): مضاف الیہ مجرور۔ (شدید): رجل کی دوسری صفت، مرفوع۔ (سواد): مضاف الیہ مجرور، پھر مضاف۔ (الشعر): مضاف الیہ مجرور۔ فعل "طلع" اپنے فاعل مع صفات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب شرط۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

"لا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ"

(لا): نافیہ۔ (یُری): فعل مضارع مجہول، مرفوع بضمہ مقدرہ۔ (علیہ): (علی): حرف جر۔

(ہ): ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور۔ جار و مجرور ظرف لغو ''یُری'' کے متعلق ہوئے۔ (أثر): نائب فاعل مرفوع، مضاف۔ (السفر) مضاف إلیہ مجرور۔ (فعل مجہول، نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ)۔ پورا جملہ ''لایُریٰ علیہ أثر السفر'' معطوف علیہ آنے والا جملہ اس پر معطوف دونوں جملےمحل رفع میں صفت ہے ''رجل'' کی۔

''وَلاَ یَعْرِفُهُ مِنّا أَحَدٌ''

(واو) حرف عطف۔ (لا) نافیہ۔ (یعرفہ): (یعرف) فعل مضارع مرفوع۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل نصب میں مفعول بہ مقدم۔ (منا): (من) حرف جر۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون محل جر میں مجرور، جار مجرور ظرف لغو ''یعرف'' کے متعلق۔ (أحد) فاعل مرفوع۔ (فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ)۔ یہ جملہ بھی ''رجل'' کی صفت ہے۔

''حَتّی جَلَسَ إِلَی النّبِیّ صلی الله علیه وسلم''

(حتی) حرف غایۃ۔ (جلس) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (إلی) حرف جر۔ (النبی) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو ''جلس'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مغیا ہوا ''حتی'' غایۃ کا۔

''فَأَسْنَدَ رُكْبَتَیْهِ إِلَی رُكْبَتَیْهِ''

(فأسند:) (فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (أسند) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (رکبتیہ): (رکبتی) مفعول بہ منصوب، علامۃ نصب یاء کیونکہ یہ تثنیہ ہے، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف الیہ۔ (إلی) حرف جر۔ (رکبتیہ): (رکبتی) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف إلیہ۔ جار و مجرور ظرف لغو ''أسند'' کے متعلق ہوئے۔ فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَوَضَعَ كَفّیْهِ عَلَی فَخِذَیْهِ''

(ووضع): (واو) حرف عطف مفید بیان۔ (وضع) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر

فاعل۔ (کفیہ): (کف) مفعول بہ منصوب، علامت نصب یاء، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مضاف الیہ۔ (علی) حرف جر۔ (فخذیہ) (فخذ) مفعول بہ منصوب، علامت نصب یاء، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مضاف الیہ۔ جار مجرور ظرف لغو ''وضع'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وقال: یا مُحَمَّدُ اَخبِرنِی عَنِ الإسلام''

(وقال): (واو) حرف عطف مفید بیان۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یا محمد): (یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''اَنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (محمد) منادی علم مفرد مبنی بر ضم، منصوب محلا بوجہ مفعول ہونے فعل ''اَدعو'' کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (اَخبرنی): (اَخبر) فعل اَمر مبنی برسکون، اَنت ضمیر مستتر فاعل۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) متکلم ضمیر مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن الاِسلام): (عن) حرف جر۔ (الاِسلام) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ''اَخبر'' فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول و متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔ ''یا محمد اَخبرنی عن الاِسلام'' منصوب محلا مقولہ ہوا قال کا۔ ''قال'' اپنے مقولہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فقال رسولُ الله ﷺ''

(فقال): (فاء) استئنافیہ۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(صلی) فعل ماضی مبنی برفتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو ''صلی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت

فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

" الإِسْلاَمُ أنْ تَشْهَدَ أَن لا إلهَ إلاَّ الله وَأَنَّ مُحَمَداً رَسُولُ الله "

(الإسلام) مبتدأ مرفوع۔ (أن تشہد): (أن) مصدریہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (تشہد) فعل مضارع منصوب بأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدأ کی۔ (أن لا إلہ إلا اللہ): (أن) مصدریۃ۔ (لا) نافیہ للجنس۔ (إلہ) اسم لا مبنی برفتحہ منصوب محلا، اسکی خبر "موجود" محذوف تقدیری ہے۔ (إلا) أداۃ حصر۔ (اللہ) اسم جلالت مرفوع، "لا إلہَ" کے محل سے بدل، معطوف علیہ۔ (وأن محمداً رسول اللہ): (واو) حرف عطف۔ (أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (محمداً) اسم أنّ منصوب۔ (رسول) خبر أنَّ مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔ أن مصدریہ کی وجہ سے "لا إلہَ إلاَّ اللہ" مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا، خبر مل کر مقولہ ہوا "قال" کا۔ قال اپنے فاعل "رسول" اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَتُقِيمَ الصَلاةَ"

(وتقیم): (واو) حرف عطف۔ (تقیم) فعل مضارع منصوب، معطوف ہے "أن تشہد" پر، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الصلاۃ) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ { أن تشہد پر اس کا عطف ہے، تقدیر عبارت ہوگی "الاسلام أن تشہد۔۔۔ وأن تقیم۔ اسی طرح آنے والے جملوں کا بھی أن تشہد پر عطف ہے۔ باقی ترکیب پہلے گزر چکی ہے۔}

"وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ"

(وتؤتی): (واو) حرف عطف۔ (تؤتی) فعل مضارع منصوب "أن" ناصبہ کی وجہ سے، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الزکاۃ) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وتَصُومَ رَمَضَانَ"

(وتصوم): (واو) حرف عطف۔ (تصوم) فعل مضارع منصوب "أن" ناصبہ کی وجہ سے، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (رمضان) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَتَحُجَّ الْبَيْتَ"

(وتحج): (واو) حرف عطف۔ (تحج) فعل مضارع منصوب "أن" ناصبہ کی وجہ سے، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (البیت) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إنِ اسْتَطَعْتَ إلَيْهِ سَبِيلا"

(إن) حرف شرط جازم۔ (استطعت) فعل ماضی تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی برسکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ (إلیہ): (إلی) حرف جر (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر، مجرور، جار ومجرور ظرف لغو "استطعت" کے متعلق ہوئے۔ (سبیلا) مفعول بہ منصوب۔ پورا جملہ محل جزم میں فعل شرط ہے۔ اور جواب شرط محذوف ہے یعنی "إن استطعت فحج"۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"قال: صَدَقْتَ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (صدقت) فعل ماضی تاء فاعل کے

متصل ہونے کی وجہ مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا فاعل۔ جملہ فعلیہ منصوب محلا، مقولہ ہے قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فعجبنا له: يسأله ويُصَدِّقُه"

(فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (عجب) فعل ماضی "نا" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ مبنی بر سکون۔ (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (لہ): (لام) حرف جر۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا۔ (فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ)۔ (یسأ لہ): (یسأل) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا، مفعول بہ. (ویصدقہ): (واو) حرف عطف۔ (یصدق) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل، فاعل، مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: فأخبرني عن الإيمان"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف۔ (أخبر) فعل أمر مبنی بر سکون۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن) حرف جر۔ (الإیمان) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو "أخبرني" کے متعلق۔ جملہ "فأخبرني عن الإيمان" منصوب محلا مقولہ۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: أنْ تُؤْمِنَ بِالله وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (أن تؤمن): (أن) مصدریۃ۔ (تؤمن): فعل مضارع منصوب بأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدأ محذوف کی۔ تقدیر کلام ہے (الإیمان إیمانک)۔ (باللہ): (باء) حرف جر۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور، معطوف علیہ {بعد میں آنے والے کلمات اربعہ کا اسی پر عطف

ہے}۔ جار ومجرور ظرف لغو "تؤمن" کے متعلق ہوئے۔ (وملائكته): (واو) حرف عطف۔ (ملائكة) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور محلا مضاف الیہ، معطوف اول۔ (وكتبه) (واو) حرف عطف۔ (كتب) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور محلا مضاف الیہ، معطوف ثانی۔ (ورسله) (واو) حرف عطف۔ (رسل) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور محلا مضاف الیہ، معطوف ثالث۔ (واليوم): (واو) حرف عطف۔ (اليوم) مجرور، موصوف۔ (الآخر) اليوم کی صفت، معطوف رابع۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدأ محذوف کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مقولہ ہوا قال کا۔

"وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ"

(وتؤمن): (واو) حرف عطف۔ (تؤمن) فعل مضارع منصوب بـــأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (بالقدر): (باء) حرف جر۔ (القدر) اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو "تؤمن" کے متعلق۔ (خيره): "القدر" سے بدل بعض، مجرور مضاف۔ (ہ) ضمیر منفصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف الیہ۔ (وشره): (واو) حرف عطف۔ (شره) خیرہ کی طرح "القدر" سے بدل بعض۔ فعل "تؤمن" اپنے فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال صدقت"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (صدقت) فعل ماضی تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا فاعل۔ جملہ فعلیہ منصوب محلا، مقولہ ہے قال کا۔

"قال: فأخبرني عن الإحسان"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف برائے بیان۔

(اُخبر) فعل اُمر مبنی بر سکون۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی برسکون منصوب محلامفعول بہ۔ (عن) حرف جر۔ (الإحسان) اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو" اُخبرنی" کے متعلق۔ جملہ "فأخبرنی عن الإحسان"منصوب محلامقولہ۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: أَنْ تَعْبُدَ الله كَأَنَّك تَرَاهُ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (اَن تعبد): (اَن) مصدریہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (تعبد) فعل مضارع منصوب باَن، اَنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الله) اسم جلالت، مفعول اول، منصوب۔ (کاَنّک): (کاَنّ) حرف تشبیہ، "اِنّ" والا عمل کرتا ہے مبتداُ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (ک): ضمیر متصل مبنی برفتحہ منصوب محلا اسم کاَنّ۔ (تراہ): (تری) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ، اَنت ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر ہے "کاَنّ" کی۔ پورا جملہ "أَنْ تَعْبُدَ الله كَأَنَّك تَرَاهُ" مصدر کے معنی میں ہو کر خبر ہے مبتداُ محذوف کی تقدیر کلام ہے: " الإحسان عبادة الله كأنك تراه ". {"كأنك تراه" معطوف علیہ ہے}۔

" فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاك"

(فاء) عاطفہ۔ (اِن) حرف شرط جازم ہے۔ (لم) حرف نفی۔ جزم وقلب کے لئے بھی آتا ہے۔ (تکن) فعل مضارع "لم" کی وجہ سے مجزوم۔ اَنت ضمیر مستتر اسم "تکن"۔ (تراہ) فعل مضارع مرفوع۔ (ہ) ضمیر منصوب متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ یہ جملہ منصوب محلا خبر ہے "تکن" کی۔ (فاِنہ یراک): (فاء) جواب الشرط کے لئے۔ (اِنہ): (اِنّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا اسم "اِنّ"۔

(يراك): (يری) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ک): ضمیر مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ جملہ مرفوع محلا خبر ہے ''إنّ'' کی۔ یہ پورا جملہ معطوف ہوا ''كأنك تراه'' پر. معطوف، معطوف علیہ ملکر مفعول ثانی ہوا ''أن تعبد'' کا۔ فعل، فاعل، مفعول اول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ، مقولہ ہے قال کا۔ قال فعل، فاعل، مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال: فَأَخْبِرْنِی عَنْ السَّاعة''

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف۔ (أخبر) فعل أمر مبنی برسکون۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن) حرف جر۔ (الساعة) اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''أخبرنی'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ جملہ ''فأخبرنی عن الساعة''، منصوب محلا مقولہ ہے۔

''قال: مَا المَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ''

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ما المسؤول): (ما) ''لیس'' کا مشابہ ہے مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ (المسؤول) اسم ''ما'' مرفوع۔ (عنها): (عن) حرف جر (ہا) ضمیر متصل مبنی برسکون مجرور محلا، جار ومجرور ظرف لغو ''المسؤول'' کے متعلق ہوئے۔ (بأعلم): (باء) زائدہ۔ (أعلم) صیغہ افعل التفضیل۔ (من) حرف جر۔ (السائل) اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''أعلم'' کے متعلق۔ بأعلم اپنے متعلق سے ملکر خبر ''ما''۔ ''ما'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ مقولہ ہے ''قال'' کا۔

''قال: فَأَخْبِرْنِی عَنْ أَمَارَاتِهَا''

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف۔ (أخبر) فعل أمر مبنی

برسکون۔(نون)وقایۃ۔(یاء) ضمیر متکلم مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔(عن)حرف جر۔ (أمارات) اسم مجرور،مضاف۔(ھا) ضمیر متصل مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔جار ومجرورظرف لغو"أخبرني" کے متعلق۔أخبرني اپنے فاعل،مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔جملہ "فأخبرني عن أماراتها" منصوب محلا مقولہ ہے قال کا۔قال اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا"

(قال)فعل ماضی مبنی برفتح،"ہو"ضمیر مستتر فاعل۔(أن)مصدریہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔(تلد)فعل مضارع منصوب۔(الامۃ) فاعل مرفوع۔(ربتہا):(رب) مضاف (ہا)مضاف الیہ،دونوں ملکر مفعول۔فعل،فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔پورا جملہ مصدر کی تاویل میں ہوکر خبر ہے مبتدأ محذوف کی تقدیر کلام ہے:"أماراتها ولادة الأمة ربتها"۔مبتداءخبر ملکر مقولہ ہے قال کا۔{"أن تلد الأمة ربتها" معطوف علیہ ہے}۔

"وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعاءَ الشَّاء يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنيَانِ"

(واو) حرف عطف۔(أن) مصدریہ۔(تری)فعل مضارع منصوب بفتحہ مقدرہ،أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الحفاۃ) مفعول بہ منصوب۔ (العراۃ):"حفاۃ" کی صفت ہے، منصوب۔(رعاء) دوسری صفت،مضاف۔(الشاء) مضاف الیہ مجرور۔(یتطاولون) فعل مضارع مرفوع باثبات النون۔(و)ضمیر متصل مبنی برسکون مرفوع محلا فاعل۔(فی البنیان):(فی) حرف جر۔(البنیان) اسم مجرور۔جار ومجرور ظرف لغو"یتطاولون" کے متعلق۔"یتطاولون"،فعل،فاعل،متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔اس جملہ میں دو احتمال ہیں کہ یا تو یہ"تری" کا مفعول ثانی ہو یا حال ہو۔اول صورت میں فعل"تری" بصیرت اور دوسری صورت میں بصارت کے معنی پر محمول ہوگا۔"وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ" پورا جملہ سابقہ

جملے پر معطوف ہے۔

"ثُمّ انطَلَق"

(ثم) حرف عطف۔ (انطلق) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو"ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"فَلَبِثتُ مَلِيا"

(فَلَبِثتُ): (فاء) حرف عطف۔ (لبثت) فعل ماضی تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (مليا) "لبث"، فعل کے مصدر سے تمیز منصوب، ممیّز اپنے تمیز سے مل کر متعلق ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور تمیز سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"ثمّ قال :يَا عُمَرُ، أَتَدْرِى مَنِ السَّائِل"

(ثم) حرف عطف۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو"،ضمیر مستتر فاعل۔ (یا) حرف نداء مبنی بر سکون، قائم مقام "ادعو" کے۔ "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (عمر) منادی علم مفرد مبنی بر ضم۔ (أتدری): (ہمزۃ) استفہام کے لئے۔ (تدری) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ۔ "أنت"، ضمیر مستتر فاعل۔ (من السائل): (من) اسم استفہام مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ (السائل) خبر مرفوع۔ مبتدأ خبر ملکر منصوب محلا "تدری" کے مفعول کی جگہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ ہوا قال کا۔ قال اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"قلت: الله ورسوله أعلَم"

(قلت): (قال) فعل ماضی ،تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (اللـــه) اسم جلالت مبتدأ مرفوع۔ (واو) حرف عطف۔ (رسولہ): (رسول) اسم جلالت "اللـه" پر معطوف، مرفوع، پھر مضاف۔ (ہ):

ضمیر متصل مبنی برضم مجرور محلا مضاف اِلیہ۔(اُعلم)خبر مرفوع۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ ہوا قال فعل کا۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

''قال: هَذَا جِبْرِيل أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔(ہذا) مبتدا (جبریل) خبر، پھر مبتدا۔ (اَتاکم): (اَتی) فعل ماضی مبنی برفتحہ مقدرہ، ہوضمیر مستتر فاعل۔(کم): (ک) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول۔ (م) علامۃ جمع مذکر {''اَتاکم'' خبر اول}۔(يُعَلِّمُكُمْ): (يُعَلِّمُ) فعل مضارع معلوم، ہوضمیر مستتر فاعل۔(کم): (ک) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول۔(م) علامۃ جمع مذکر۔خبر ثانی۔(دینکم): (دین) مفعول ثالث منصوب، مضاف۔(کم) مضاف الیہ۔{''دینکم'' خبر ثالث}۔مبتدا تینوں خبروں سے ملکر خبر ہوئی ''ہذا'' کی۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مقولہ ہوا قال فعل کا۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔



الحديث الثالث:

ارکان دین کا بیان

وَعَنْ أبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِیَ الإسْلامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَة أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشكل الفاظ:

(بنی) بنیاد رکھی گئی ہے۔ (شھادۃ) گواہی۔ (ایتاء) ادا کرنا۔

ترجمه:

حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا کہ آپ فرمار ہے تھے کہ۔'' اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

فوائد حديث:

☆: یہ پانچ فرض عین ہیں، ہر عاقل و بالغ پر ان کی ادائیگی ضروری ہے۔

☆: اسلام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جسطرح عمارت کے لئے چند چیزیں ضروری ہوتی ہیں ان کے بغیر عمارت ٹھہر نہیں سکتی اسی طرح عمارت اسلام بھی ان پانچ چیزوں پر قائم ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو عمارت گر سکتی ہے۔

ترکیب:

"وعن أبی عبد الرحمن عبدِ الله بنِ عُمرَ بنِ الخطَّاب رضی الله عنهما"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبدالرحمٰن): (عبد) مضاف اِلیہ مجرور، مضاف۔ (الرحمٰن) مضاف اِلیہ مجرور۔ (عبداللہ): (عبد) "أبی" سے بدل، مجرور، موصوف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ، مجرور۔ (بن) صفت "عبد" مجرور، مضاف۔ (عمر) مضاف اِلیہ مجرور۔ علامت جر فتحہ ہے کیونکہ یہ علمیت اورعدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (الخطاب) مضاف اِلیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "وروی عن"۔ روی فعل مجهول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَضِیَ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عَنهُ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو (رضی) کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اسم جلالت مضاف اِلیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول، ذوالحال۔

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔(وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔(واو) حرف عطف۔(سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔(علیہ): (علی) حرف جر۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''سلم'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔(یقول) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر حال۔ ذوالحال اپنے حال کے ساتھ ملکر مفعول بہ سمعت فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر مقولہ ہوا قال کا۔ قال اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''بُنِيَ الإسْلامُ عَلَى خَمْس شَهَادَةِ أَنْ لاَ إلٰهَ إلا الله ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُول اللّٰهِ''

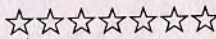
(بنی) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتحہ۔(الإسلام) نائب فاعل مرفوع۔(علی) حرف جر۔ (خمس) اسم مجرور۔(شہادۃ) ''خمس'' سے بدل، مجرور، مضاف۔(شہادۃ) اس کو مبتدأ محذوف ''ھـــی'' کی خبر بنا کر مرفوع بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اور اُعنی فعل مقدر کا مفعول بنا کر منصوب بھی پڑھا جا سکتا ہے۔(أن) مصدریۃ۔(لا) نافیہ للجنس۔(إلـــــہ) اسم لا مبنی بر فتحہ منصوب، اسکی خبر ''موجود'' محذوف تقدیری ہے۔(إلا) اُداۃ حصر۔(الـلـــــہ) لفظ جلالت مرفوع، ''لا إلٰہَ'' کے محل سے بدل، اَن مصدریہ کی وجہ سے ''لا إلـٰـہَ إلاَّ اللـہ'' مصدر کے معنی میں ہو کر خبر معطوف علیہ۔

(وأن مــحــمــداً رسـول الـلــه): (واو) حرف عطف۔(اَن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔(محمداً) اسم اَنّ منصوب۔(رسول) خبر اَنَّ مرفوع، مضاف۔(اللہ) مضاف اِلیہ مجرور۔ اَن بمع اپنے اسم کے مصدر کے معنی میں ہو کر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ ''شہادۃ'' کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر بدل

''خمس'' کا۔ مبدل منہ اور بدل ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو ''بنی'' کے متعلق، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ''

(وإقام):(واو) حرف عطف۔ (إقام) ''شہادۃ'' پر معطوف ہے، مضاف۔ (الصلاۃ) مضاف إلیہ، معطوف علیہ۔ (وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ):(واو) حرف عطف۔ (إِيتَاءِ الزَّكَاةِ) معطوف اول۔ (حَجِ الْبَيْت) معطوف ثانی۔ (صَوْمِ رَمَضَان) معطوف ثالث۔ ''رمضان'' پر علامت جرفتحہ ہے کیونکہ یہ غیر منصرف ہے۔ معطوف معطوف علیہ خبر ہے ''ہی'' مقدر کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الرابع:

غیب دان نبی ﷺ کی زبانی

ولادت سے قبل اور وفات کے بعد احوال انسان کا بیان

وَعَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: إن أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمَا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِکَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِکَ، ثُمَ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَکُ، فَيَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَ يُؤْمَرَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجِلِهِ، وَعَمِلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَاللّٰهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ؛ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بَعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حتى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بَعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُهَا. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(الصادق) سچے۔ (المصدوق) جس کی سچائی مانی ہوئی ہو۔ (بطن) پیٹ۔ (نطفۃ) مادہ منویہ۔ (علقۃ) جما ہوا خون۔ (مضغۃ) گوشت کا لوتھڑا۔ (الملک) فرشتہ۔ (شقی) بدبخت۔ (سعید) نیک۔ (ذراع) ہاتھ، گز۔ (یسبق) غالب آجاتی ہے۔

ترجمہ:

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اللہ کے رسول نے

ہمیں بتایا۔ اور آپ ﷺ سچے ہیں، آپ کی سچائی تسلیم شدہ ہے'' ۔ ''تم میں سے ہر شخص کے تخلیقی مادے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اسکی طرف فرشتے کو بھیجا جاتا ہے۔ جو اس میں روح پھونک دیتا ہے۔ اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اس کا رزق، موت، عمل اور بد بخت یا خوش بخت ہونا۔ اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے کوئی شخص اہل جنت کے عمل جیسا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس شخص اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جہنم کے عمل جیسا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی شخص اہل جہنم کے عمل جیسا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کے مطابق عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ پر کامل ایمان کہ رسول اللہ ﷺ ہر بات میں سچے ہیں اور آپ کی سچائی تسلیم شدہ ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی نعت بھی ہے۔

☆: یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے علم پر شاہد ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ انسان کے مبدأ ومعاد کے بارے میں خبر دے رہے ہیں، جو کہ امور غیبیہ کے ساتھ متعلق ہیں۔

☆: کسی بات کی تاکید کے لئے قسم کھانا صحیح ہے۔

☆: قناعت اختیار کرنی چاہیئے کہ جتنا رزق اللہ تعالی نے لکھا ہے ضرور ملے گا، نہ تیرا رزق کوئی کھا سکتا ہے اور نہ ہی تجھے زیادہ مل سکتا ہے۔

☆: اپنی ظاہری حالت پر ہی گھمنڈ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہر وقت اللہ عزوجل سے خاتمہ

بالایمان کی دعا کرنی چاہیئے۔ اسی وجہ سے ایمان خوف ورجاء (امید) کے درمیان ہے کہ بندہ کسی بھی لمحے نہ تو اللہ عز وجل سے ناامید ہو اور نہ ہی بے پرواہ۔

ترکیب:

"وعن أبی عبد الرحمن عبد الله بن مسعود"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عَن) حرف جر۔ (أَبِی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبد): مضاف اِلیہ مجرور، مضاف۔ (الرحمٰن) مضاف اِلیہ مجرور۔ (عبد الله): (عبد) "أَبِی" سے بدل مجرور، مضاف۔ (الله) جزءِ علم مضاف الیہ۔ دونوں ملکر موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (مسعود): مضاف اِلیہ مجرور۔ عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل "ھو" ضمیر نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللّٰہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار ومجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"حَدَّثَنَا رسولُ الله"

(حدثنا): (حدث) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الله) مضاف اِلیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال۔

"صلى الله عليه وسلم"

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (الله) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف

جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو۔

"وهو الصادق المصدوق"

(وہوالصادق): (واو) حالیہ۔ (ہو) ضمیر منفصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (الصادق) خبر، مرفوع۔ (المصدوق) دوسری خبر، یا صفت، مرفوع۔ جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا حدث فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

" إن أحدكم يُجمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْماً نُطْفَةً"

(إنَّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (أحدکم): (أحد) اسم إن منصوب، مضاف۔ (کاف) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (میم) علامت جمع۔ (یجمع) فعل مضارع مجہول، مرفوع۔ (خلق) نائب فاعل مرفوع، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ (فی بطن): (فی): حرف جر۔ (بطن) اسم مجرور، مضاف۔ (أمہ): (أم) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (أربعین) نائب مفعول مطلق، منصوب علامت نصب یاء ماقبل مکسور ہے۔ اسکا اعراب جمع المذکر السالم کی طرح ہے ممیّز۔ (یوما) تمیز منصوب۔ (نطفۃ) "خلقہ" سے

حال منصوب۔ فعل مجہول ''یجمع'' اپنے نائب فاعل، مفعول، متعلق سے ملکر ''ان'' کی خبر بنی۔ ''ان'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''ثُمَّ یَکُونُ علقۃً مِثْلَ ذَلِکَ''

(ثم یکون): (ثم) حرف عطف مفید بیان۔ (یکون) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہو'' ضمیر مستتر اسم یکون۔ (علقۃ) خبر یکون منصوب۔ (مثل) علقۃ کی صفت، منصوب، مضاف۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ مجرور محلا مضاف اِلیہ۔ یکون فعل اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''ثُمَ یُرْسَلُ اِلَیْہِ الْمَلَکُ''

(ثم یرسل): (ثم) حرف عطف برائے بیان۔ (یرسل) فعل مضارع مجہول۔ (اِلیہ): (اِلی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ جار مجرور متعلق ہوا یرسل معل کا۔ (الملک) نائب فاعل مرفوع۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فَیَنْفُخُ فِیہِ الرُّوحَ''

(فینفخ): (فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (ینفخ) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فیہ): (فی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ (الروح) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَ یُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ کَلِمَاتٍ''

(ویؤمر): (واو) حرف عطف۔ (یؤمر) فعل مضارع مجہول، ''ہو'' ضمیر مستتر نائب فاعل۔ (بأربع): (باء) حرف جر۔ (أربع) اسم مجرور، مضاف۔ (کلمات) مضاف اِلیہ مجرور۔ ''بأربع کلمات'' مبین، آنے والی چار باتیں ''بیان''۔ فعل اپنے نائب فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ"

(بکتب): (باء) حرف جر۔ (کتب) اسم مجرور، مضاف۔ (رزقہ): (رزق) مضاف اِلیہ مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف اِلیہ، ثم معطوف علیہ۔ (وأجلہ): (واو) حرف عطف۔ (أجل) "رزق" پر معطوف ہے۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف اِلیہ۔ (وعملہ): (واو) حرف عطف۔ (عمل) "رزق" پر معطوف ہے، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف اِلیہ۔ (وشقی): (واو) استئنافیہ۔ (شقی) معطوف علیہ۔ (أو) حرف عطف۔ (سعید) "شقی" پر معطوف۔ "بکتب" کے بعد کلمات بیان۔ مبین بیان ملکر فعل یؤمر کے متعلق ہوئے۔

"فو الله الَّذِی لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ"

(فو اللہ): (فاء) استئنافیہ۔ (واو) حرف قسمیہ، جارہ۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور، موصوف۔ (الذی) صفت، اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (لا) نافیہ للجنس۔ (اِلہ) اسم لا مبنی برفتحہ منصوب محلا۔ (غیرہ): (غیر) مرفوع علی البدلیہ "لا اِلہ" سے بدل ہے، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا مضاف اِلیہ۔ "لا اِلہ" میں "لا" کی خبر محذوف تقدیر ہے "لا اِلہ موجود غیرہ"۔ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ صفت ہوا موصوف کا۔ دونوں ملکر مجرور۔ جار مجرور اُقسم مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل مستتر "أنا" اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ"

(اِن أحدکم): (اِن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (أحد) اسم اِنّ منصوب، مضاف۔ (کم) ضمیر منفصل مجرور محلا مضاف اِلیہ۔ (لیعمل): (لام): تاکید۔ (یعمل) فعل مضارع

مرفوع۔ ''ہو''،ضمیر مستتر فاعل۔ (بعمل): (باء) حرف جر۔ (عمل) اسم مجرور، مضاف، جار ومجرور ظرف لغو ''یعمل'' کے متعلق۔ (أہل) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (الجنۃ) مضاف إلیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ''ان'' کی خبر بنی۔ ''ان'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"حَتَّی مَا یَکُونُ بَیْنَهُ وَبَیْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ"

(حتی) حرف غایۃ۔ (ما) نافیہ۔ (یکون) فعل مضارع مرفوع۔ (بینہ): (بین): ظرف مکان، منصوب علی الظرفیۃ، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم مجرور محلا مضاف إلیہ، محذوف کے متعلق ہو کر ''یکون'' کی خبر مقدم ہے۔ (وبینہا): (واو) حرف عطف۔ (بینہا): (بین) ظرف مکان (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف إلیہ۔ (إلا ذراع): (إلا) أداۃ استثناء۔ (ذراع) مستثنی مفرغ ہو کر اسم یکون مؤخر، مرفوع۔ یکون اپنے خبر مقدم اور اسم مؤخر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ"

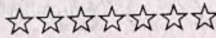
(فیسبق): (فاء) حرف عطف۔ (یسبق) فعل مضارع مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ (الکتاب) فاعل مرفوع۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ"

(فیعمل): (فاء) حرف عطف۔ (یعمل) فعل مضارع مرفوع۔ (بعمل أہل النار) (بعمل): (باء) حرف جر۔ (عمل) اسم مجرور، مضاف، جار ومجرور ظرف لغو ''یعمل'' کے متعلق۔ (أہل) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (النار) مضاف إلیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَيَدْخُلُهَا"

(فیدخلہا): (فاء) حرف عطف۔ (یدخل) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہاء) ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الخامس:

ہر وہ نیا کام جو اصول اسلام کے خلاف ہو، مردود اور باطل ہے

وَعَنْ أُمِّ الْمُؤمِنِيْنَ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. {رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ}. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

مشكل الفاظ:

(أحدث) نیا کام جاری کیا۔ (مالیس منہ) جو اس سے نہ ہو۔ (رد) مردود۔

ترجمہ:

ام المومنین ام عبداللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس کا حصہ نہ ہو تو وہ مردود ہوگی"۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جو ہماری سنت کے مطابق نہ ہو تو وہ مردود ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: ہر وہ نیا کام جو اصولِ اسلام کے خلاف نہ ہو، صحیح ہے۔ جسطرح کہ دیگر احادیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ"۔ کہ جس نے اسلام میں کوئی اچھا (نیا) کام اختیار کیا تو اس کام کا اسے ثواب ہوگا اور جو بھی اس کے بعد اس کام پر عمل کریگا ایجاد کرنے والے کو ان کا بھی ثواب حاصل ہوگا اور ان (لوگوں) کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ضلالہ ایجاد کی تو اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی اسی کے ذمہ ہوگا جو اس کے بعد اس (بدعت) پر عمل کرنے والے ہونگیں اس حال میں کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (اللہ ایسے کاموں سے محفوظ رکھے) آمین۔

اسی طرح خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کو لازمی قرار دیا۔ آپ ﷺ کو علم تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کو کچھ نئے امور اختیار کرنے ہونگے۔ مسلم شریف کی اس حدیث کی روشنی میں ان اچھے کاموں کو بدعت نہیں بلکہ "سنت سلف" یا "سنت صالحین" کہا جائیگا۔

☆: ہر وہ کام جو اصولِ اسلام کے خلاف ہو یا اس میں فتنہ ہو یا عام مسلمانوں کا نقصان ہو، وہ کام مردود و باطل ہے۔ جسطرح کہ مسلم شریف کی حدیث کے دوسرے حصہ میں بیان ہے۔

ترکیب:

"وعن أمِّ المؤمنين أمِّ عبدِ الله عائشةَ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن أم المؤمنين): (عن) حرف جر۔ (أم) اسم مجرور، مضاف۔ (المؤمنين) مضاف إليه مجرور، جمع مذکر سالم، علامت جر یاء ماقبل مکسور۔ (أم) بدل مجرور مضاف۔ (عبد) مضاف إليه مجرور، پھر مضاف۔ (الله) مضاف إليه مجرور۔ (عائشة) دوسرا بدل مجرور علامت جر فتحہ، علمیۃ اور تأنیث کی وجہ سے غیر منصرف۔ عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل "هو" ضمیر نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضى الله عنها"

(رضى) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنها) عن حرف جر۔ (ها) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"قالت قال رسول الله"

(قالت): (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (تاء) تأنیث۔ "هی" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الله) اسم جلالت مضاف إليه، مجرور۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول الله ﷺ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قالت کا۔ قالت فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"صلی الله علیه وسلم"

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (الله) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیه): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔(وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔(واو) حرف عطف۔(سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔(علیہ): (علی) حرف جر۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"

(من) اسم شرط، جازم مبنی بر کسر مرفوع محلا، مبتدأ۔(أحدث) فعل ماضی مبنی بر فتح، محل جزم میں فعل شرط ہے۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(فی) حرف جر۔(أمرنا): (أمر) اسم مجرور، مضاف۔(نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف الیہ۔(ہذا) أمر کی صفۃ مبنی بر سکون مجرور محلا۔(ما) اسم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔(لیس) فعل ماضی ناقص، اسم کو رفعہ اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ "ہو" ضمیر مستتر، اسم۔(منہ): (من) حرف جر۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا۔ جار مجرور متعلق لیس کے۔(فہو رد): (فاء) جواب الشرط کے لئے۔(ہو) ضمیر منفصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔(رد) خبر مرفوع۔ مبتدأ و خبر محل جزم میں جواب شرط۔ شرط اپنے جواب کے ساتھ منصوب محلا مقولہ ہے قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"وفی روایة لمسلمٍ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"

(واو) حرف استئناف۔(فی) جار (روایۃ) مجرور۔(لام) جار۔(مسلم) مجرور۔ دونوں ظرف مستقر متعلق ہیں فعل مقدر "روی" کے فعل مقدر اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(من) اسم شرط، جازم مبنی بر کسر مرفوع محلا، مبتدأ۔(عمل) فعل ماضی مبنی بر فتح، محل جزم

میں فعل شرط ہے۔ ''ہو''ضمیر مستتر فاعل۔ (عملا) مفعول مطلق،منصوب۔ (لیس) فعل ماضی ناقص،اسم کورفعہ اور خبر کونصب دیتا ہے۔(علیہ): (علی) حرف جر۔(ہ)ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، جار و مجرور ثابت کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ (أمرنا): (أمر) اسم لیس مؤخر مرفوع، مضاف۔ (نا)ضمیر متصل مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ (فہو رد): (فاء) جواب الشرط کے لئے۔ (ہو)ضمیر منفصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (رد) خبر مرفوع۔ مبتدأ وخبر محل جزم میں جواب شرط۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔



الحديث السادس:

مشکوک اشیاء سے بچنے اور نیت صحیح رکھنے کی تاکید

وَعَنْ أَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانَ بِنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ، وإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لاَ يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِى الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ، كَالرَّاعِى يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَإِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ. {رواه البخارى ومسلم}.

مشكل الفاظ:

(بَيِّنٌ) واضح۔ (مشتبہات) شبہ والی، غیر واضح۔ (استبرء) بچالیا۔ (الحمی) ممنوعہ چراہ گاہ۔ (یوشک) قریب ہے۔ (یرتع) چرنا۔ ''رتع'' کا معنی کھانا ہے جسطرح سورہ یوسف میں ہے {أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ} کل انہیں (یعنی یوسف علیہ السلام کو) ہمارے ساتھ بھیجو کھائے گا کھیلے گا۔ (محارم) حرام چیزیں۔ (مضغۃ) ٹکڑا۔

ترجمه:

حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہوتا جو شخص ان مشتبہ امور سے پرہیز کرے گا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے

گا اور جو شخص ان مشتبہ امور میں مبتلا ہو جائے گا وہ حرام میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی مانند ہے جو چراگاہ کے اردگرد (اپنے جانور) چراتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ اس ممنوعہ چراگاہ میں چرنے لگے۔ خیال رکھنا ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالی کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ یہ بھی خیال رکھنا کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا وہ دل ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث میں حرام اور شبہات سے اجتناب کی ترغیب دی گئی ہے۔ حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حرام کا دائرہ محدود ہے، جسطرح چراہ گاہ کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔ جبکہ حلال کا دائرہ وسیع ہے، چراہ گاہ کے علاوہ ساری زمین حلال ہے۔

☆: حرام سے بچنا کمال نہیں کہ وہ تو بالکل ظاہر ہے اور ان سے بچنا فرض ہے۔ کمال یہ ہے کہ انسان مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے۔

☆: علماء کی فضیلت کہ وہ تینوں چیزوں (حلال، حرام، مشتبہات) کو جانتے ہیں۔

☆: جو بندہ شبہات سے نہیں بچتا اس کو دو قسم کے نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ ایک یہ کہ وہ مورد طعن بنے گا۔ اور دوسرا یہ کہ وہ حرام میں پڑے گا۔

☆: کسی بات کو سمجھانے کے لئے اچھی مثالیں دینا صحیح ہے۔

☆: دل ہی بادشاہ ہے کہ دل صحیح ہو تو انسان صحیح ہوگا۔ اور دل خراب ہو تو انسان خراب ہوگا۔ چاہے وہ صحت وخرابی ظاہری ہو یا باطنی۔

☆: دل کی خبر میں ایک عظیم معجزہ بھی ہے کہ جدید میڈیکل سائنس کی ایک بنیادی بات رسول اللہ ﷺ نے پندرہ سو سال پہلے بیان فرمادی تھی۔

ترکیب:

"وعن أبی عبدِ الله النُّعمان بنِ بشیرٍ رضی الله عنهما"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبدالله): (عبد) مضاف اِلیہ مجرور، مضاف۔ (الله) مضاف اِلیہ مجرور۔ (النعمان): ''أبی'' سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (بشیر) مضاف اِلیہ مجرور۔ عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ''روی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قال سمعتُ رسول الله ﷺ یقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (رسول): مفعول بہ منصوب، مضاف۔ (الله) اسم جلالت مضاف اِلیہ مجرور۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ ''سمعت کے فاعل سے حال۔ یہ پورا جملہ منصوب محلا مقولہ ہے قال کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إنَّ الْحَلالَ بَیِّنٌ، وإنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ"

(اِن) حرف تاکید، حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الحلال) اسم اِن منصوب۔ (بین) خبر اِن مرفوع۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (وإن الحرام بیِّن)۔ (واو) حرف عطف۔ (اِن) حرف تاکید، حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الحرام) اسم اِن منصوب۔ (بین) خبر اِن مرفوع۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

"وَبَیْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَات"

(واو) حرف عطف۔ (بینهما): (بین) ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ، محذوف کے متعلق

ہو کر خبر مقدم۔ (اُمور) مبتدأ مؤخر۔ (مشتبہات) ''اُمور'' کی صفت ہے۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''لاَ يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ''

(لا) نافیہ۔ (یعلم): فعل مضارع مرفوع۔ (ہن) ضمیر متصل مبنی بر فتح منصوب محلا مفعول بہ مقدم۔ (کثیر) فاعل مرفوع۔ (من الناس): (من) حرف جر۔ (الناس) اسم مجرور۔ پورا جملہ ''لا یعلمہن'' تا آخر مرفوع محلا ''اُمور'' کی صفت ہے۔

''فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ''

(فاء) استئنافیہ۔ (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ مابعد پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ (اتقی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ، محل جزم میں فعل شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (الشبہات) مفعول بہ منصوب، جمع مؤنث سالم، علامت نصب کسرہ ہے۔ (فقد): (فاء) جواب شرط میں واقع ہے۔ (قد) حرف تحقیق۔ (استبرأ) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، محل جزم میں جواب الشرط۔ (لدینہ وعرضہ): (لام) حرف جر، (دین) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف، (عرضہ) مثل ''دینہ''۔ ''لدینہ وعرضہ'' جار مجرور ظرف لغو ''استبرأ'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

'' وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ''

(واو) استئنافیہ۔ (من) اَداۃ شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ {مابعد کا جملہ شرطیۃ مرفوع محلا خبر ہے}۔ (وقع) فعل ماضی مبنی بر فتح محل جزم میں، فعل شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فی) حرف جر۔ (الشبہات) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو ''وقع'' کے متعلق۔ (وقع) فعل ماضی مبنی بر فتح محل جزم میں جواب شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فی) حرف

جر۔ (الحرام) اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''وقع'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى"

(کاف) حرف تشبیہ وحرف جر۔ (الراعی) اسم مجرور، مبتدا۔ {بعد میں آنے والا جملہ فعلیہ اس کی خبر}۔ (یرعی) فعل مضارع مرفوع علامت رفعہ ضمہ مقدرہ تعذر کی وجہ سے ظاہر نہیں، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (حول) ظرف مکان، مضاف۔ (الحمی) مضاف الیہ مجرور، علامۃ جر کسرہ مقدرہ۔ ظرف فعل ''یرعی'' کے متعلق ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مجرور ہوا (ک) جار۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو فعل (وقع) کا۔

"يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ"

(یوشک) فعل مضارع مرفوع، یہ أفعال المقاربۃ میں سے ہے ''کان'' والا عمل کرتا ہے، یعنی مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، ''ہو'' ضمیر مستتر اسم۔ (أن) فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یرتع) فعل مضارع منصوب بفتحہ۔ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ پورا جملہ منصوب محلا ''یوشک'' کی خبر ہے۔ (فیہ): (فی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، جار ومجرور ظرف لغو ''یرتع'' کے متعلق ہوا۔ یوشک فعل اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى"

(ألا) اداۃ تنبیہ۔ (واو) زائد، تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔ (إن) حرف تاکید واز حروف مشبہ بالفعل۔ (لام) حرف جر۔ (کل) اسم مجرور، مضاف۔ (ملک) مضاف الیہ مجرور۔ جار ومجرور محذوف کے متعلق ہوکر ''إن'' کی خبر مقدم۔ (حمی) ''إن'' کا اسم مؤخر منصوب۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أَلا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ"

(اَلا) اُداۃ تنبیہ۔(واو) زائد، تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔(اِن) حرف تاکید واز حروف مشبہ بالفعل۔(حمی) اسم "اِن" منصوب، علامت نصب فتحہ مقدرہ، مضاف۔(اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ مجرور۔(محارمہ):(محارم) خبر "اِن" مرفوع، مضاف۔(ہ) ضمیر متصل مبنی برضم مجرور محلا، مضاف الیہ۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أَلا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً"

(اَلا) اُداۃ تنبیہ۔(واو) زائد، تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔(اِن) حرف تاکید واز حروف مشبہ بالفعل۔(فی الجسد):(فی) حرف جر،(الجسد) اسم مجرور، جارومجرور محذوف "وجد" یا "خلق" کے متعلق ہوکر خبر "اِن"۔(مضغۃ) "اِن" کا اسم مؤخر منصوب۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ"

(اِذا) اُداۃ شرط۔(صلحت) فعل ماضی مبنی بر فتح، فعل شرط۔(تاء) تأنیث کے لئے، "ہی" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔(صلح) فعل ماضی مبنی برفتحہ۔(الجسد) فاعل مرفوع مؤکد۔(کلہ) مضاف مضاف اِلیہ ملکر مؤکِد، تاکید معنوی کا فائدہ دے رہا ہے۔مؤکد مؤکِد ملکر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جواب شرط۔شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ"

(اِذا) اُداۃ شرط۔(فسد) فعل ماضی مبنی بر فتح، فعل شرط۔(تاء) تأنیث کے لئے، "ہی" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔(فسد) فعل ماضی مبنی برفتحہ۔(الجسد) فاعل مرفوع۔(کلہ) مضاف مضاف اِلیہ، تاکید معنوی کا فائدہ دے رہا ہے۔فعل فاعل اور تاکید ملکر جواب شرط۔شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ"

(أَلا) أداۃ تنبیہ۔ (واو) تاکید کے لئے۔ (ہی): ضمیر منفصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔

(القلب) خبر مرفوع۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

الحديث السابع:

دین بھلائی اور خیر خواہی کا نام ہے

وَعَنْ أَبِي رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسِ الدَّارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(النصیحۃ) خیر خواہی۔ (الائمۃ) امام کی جمع، پیشوا۔

ترجمہ:

حضرت ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے''۔ ہم نے عرض کی کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور ان کے عام افراد کے لیے''۔

فوائد حدیث:

☆: ہر کام میں نصیحت اور بھلائی ہی مقصودِ دین اسلام ہے۔

☆: اللہ عزوجل کے لئے نصیحت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالی پر ایمان لائے، شرک سے بچے اور ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا تلاش کرے۔ اسی طرح اللہ تعالی کی کتابوں اور رسولوں پر

ایمان لانا نصیحت اور بھلائی ہے۔

☆: ائمہ کے لئے نصیحت اور بھلائی یہ ہے کہ لوگ ائمہ کی اعانت کریں، ان کے لئے دعا کریں اور اپنے ذمہ واجب حقوق کی ادائیگی کریں۔

☆: عوام کے لئے نصیحت اور بھلائی یہ ہے کہ ان کے ساتھ معاملات میں ان کو نقصان نہ دے۔ عوام پر مہربانی اور شفقت کرے۔ ان سے تکالیف کو دور کرے۔ اور ان کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

ترکیب:

"وعن أبی رقية تميم بن أوس الداری رضی الله عنه قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (رقیة) مضاف الیہ مجرور، علمیت اور تأنیث کی وجہ سے غیر منصرف، علامت جر فتحہ ہے۔ (تمیم) "أبی" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (أوس) مضاف الیہ مجرور۔ (الداری) "تمیم" کی صفت، مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (رسول اللہ): مضاف مضاف الیہ، "أن" کا اسم، منصوب۔ (قال) فعل ماضی مبنی برفتحہ، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ "ان" کی خبر، أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"الدّينُ النَصِيحُة"

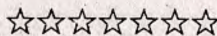
''الدین''مبتدأمرفوع۔''النصیحۃ''خبرمرفوع۔مبتداءخبرملکرجملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"قلنا: لِمنُ یا رسول الله"

(قال)فعل ماضی،''نا''ضمیر متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔(نا)ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔(لمن):(لام) حرف جر۔(من) اسم استفہام مبنی بر سکون مجرور محلا، مبتدا۔یا رسول الله نداءومنادی ملکرخبر۔مبتداءخبرملکر جملہ اسمیہ مجرور۔جارمجرورمقولہ ہوا قلنا کا۔قول ومقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: للّه، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلأَئِمَّةِ المُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ"

(قال)فعل ماضی مبنی بر فتح۔(للہ):(لام) حرف جر (اللہ)اسم جلالت مجرور، معطوف۔{بعد کے کلمات کا اسی پر عطف ہے}۔(واو) حرف عطف۔(لام) جارہ۔(کتاب) مجرور،مضاف۔ (ہ) مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (لام) جارہ۔ (رسول) مجرور،مضاف۔ (ہ) مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (لام) جارہ۔ (ائمۃ) مجرور،مضاف۔ (المسلمین) مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (عامۃ) مجرور بنا بر عطف،مضاف۔ (ہم) مضاف الیہ۔ تمام معطوف معطوف علیہ کے ساتھ ملکر ظرف مستقر''ثابت'' محذوف کے متعلق ہوکر خبر ہے مبتدا محذوف کی، تقدیر کلام ہے''النصیحۃ للہ''۔۔۔تا آخر۔مبتداءخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مقولہ بنا قال۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الثامن:

ارکان اسلام چھوڑنے والے کے ساتھ معاملہ کا بیان

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(أَنْ أُقَاتِلَ) یہ کہ میں لڑوں۔ (عصموا) بچالیا۔ (دماء) خون، دم کی جمع۔

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں غیر مسلم لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ یہ گواہی دے دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کرلیں گے البتہ اسلام کا حق رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہوگا''۔

فوائد حدیث:

☆: اسلام میں شہادتین کا اقرار ضروری ہے۔ مشرک جب تک اقرار نہ کریں ان سے جہاد ہوگا اور اہل کتاب جب تک اسلام نہ لائیں یا جزیہ ادا نہ کریں ان سے لڑائی ہوگی۔

☆: نماز، روزہ کے تارک کو سزا دینا صحیح ہے۔

☆: اسلام انسان کے مال، جان اور عزت کا محافظ ہے۔ جب تک انسان حد سے تجاوز نہ

کرے۔باقی اُخروی حساب وکتاب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

ترکیب:

"عن ابنِ عمرَ رضی الله عنهما"

(عَنْ) حرف جر۔(ابن) مضاف۔(عمر) مضاف الیہ مجرور، علامۃ جر فتح ہے، علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، دونوں ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "وروی عن ابن عمرؓ"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ، اسم أنّ منصوب۔ (قال) خبر أنَّ مرفوع۔ أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

" أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلٰه إلاَّ الله ، وَأَنَّ مُحَمَداً رَسُولُ الله "

(اُمرت): فعل ماضی مجہول۔ (تُ) ضمیر مرفوع نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (أن) حرف نصب فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (اُقاتل) فعل مضارع منصوب بأن، "أنا"، ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا فاعل۔ (الناس) مفعول بہ منصوب۔ (حتی) حرف غایۃ، أن ناصبہ مقدر جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یشھدوا) فعل مضارع منصوب بحذف نون۔ (أن لا إلہ إلا اللہ): (أن) مصدریۃ۔ (لا) نافیہ للجنس۔ (إلہ) اسم لا مبنی برفتحۃ منصوب محلا، اسکی خبر "موجود" محذوف تقدیری ہے۔ (إلا) أداۃ حصر۔ (اللہ) اسم جلالت مرفوع، "لا إلہَ" کے محل سے بدل، معطوف علیہ۔ (وأن محمداً

رسول اللہ): (واو) حرف عطف۔ (اَن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (محمداً) اسم اَنّ منصوب۔ (رسول) خبر اَنَّ مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ مجرور۔ اَن مصدر یہ کی وجہ سے ''لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' مصدر کے معنی میں ہو کر مفعول ہے فعل یشھدوا کا۔ ''اقاتل'' فعل اپنے فاعل، مفعول اور غایت سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ''

(واو) حرف عطف۔ (یقیموا) فعل مضارع منصوب بحذف نون، ''یشھدوا'' پر معطوف۔ (الصلاۃ) مفعول بہ، منصوب۔ یقیموا فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ویؤتوا الزکاۃ): (واو) حرف عطف۔ (یؤتوا) فعل مضارع منصوب بحذف نون، ''یشھدوا'' پر معطوف۔ (الزکاۃ) مفعول بہ، منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِکَ عَصَمُوا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلَامِ''

(فاء) حرف عطف (اِذا) اُداۃ شرط۔ (فعلوا) جمع مذکر فعل ماضی معلوم، واو فاعل۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی بر فتحہ مفعول۔ (عصموا): جمع مذکر فعل ماضی معلوم۔ (منی): (من) حرف جر (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون مجرور محلا، جار و مجرور ظرف لغو ''عصموا'' کے متعلق۔ (دماءہم): (دماء) مضاف۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا، مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ۔ (واموالہم) معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مفعول بہ۔ (اِلا) اُداۃ حصر واستثناء۔ (بحق): (باء) حرف جر (حق) اسم مجرور، مضاف۔ (الاِسلام) مضاف اِلیہ مجرور۔ جار ومجرور مستثنیٰ ہو کر ظرف لغو متعلق ہوا ''عصموا'' کے۔ عصموا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى"

(واو) استئنافیہ (حسابہم): (حساب) مضاف (ہم) ضمیر مجرور متصل مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ دونوں ملکر مبتدأ (علی اللہ): (علی) حرف جر (اللہ) اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور "ثابت" کے متعلق ہوکر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (تعالی): فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث التاسع:

نبی ﷺ کی مخالفت باعث ہلاکت ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ، وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(نہیتکم) میں نے تم کو روکا۔ (فاجتنبوہ) پس اس سے تم رک جاو۔ (فاتوا منہ) اسے بجالاؤ۔ (اھلک) ھلاک کردیا۔ (مسائل) سؤالات، مسلم کی روایت میں ہے "بکثرۃ سؤالہم"۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "میں تمہیں جس کام سے منع کروں اس سے باز آجایا کرو اور جس کام کے بارے میں تمہیں حکم دوں اس کو اپنی استطاعت کے مطابق انجام دو۔ بے شک تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوالات اور اختلافات کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے"۔

فوائد حدیث:

☆: جو کام بھی انسان کے لئے مضر ہے، اللہ عزوجل نے اس سے انسان کو منع فرمادیا۔ اسی وجہ سے تمام منہیات سے بچنا ضروری قرار دیا۔

☆: اُوامر ونواہی میں نہی زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ میں نہی میں کوئی رخصت نہیں، جبکہ اُمر کو استطاعت کے ساتھ مقید کر دیا۔

☆: عدم استطاعت کے وقت اُوامر ساقط ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز میں قیام فرض ہے جو عاجز ہو اس سے قیام ساقط ہے۔ اُوامر میں وہ اُمور جن کا کوئی بدل ہے عجز کے وقت وہ بدل ادا کیا جائے گا۔ مثلاً شیخ فانی روزہ رکھنے سے عاجز ہے تو وہ فدیہ ادا کریگا۔ اور جن کا کوئی بدل نہیں تو وہ ساقط ہیں مثلاً صدقہ فطر غریب شخص (جو نصاب کا مالک نہ ہو، دو وقت کھانے کا بھی محتاج ہو) سے ساقط ہے۔

☆: بلا فائدہ سؤال کرنا ممنوع ہے۔ جبکہ فائدہ مند سؤال کی ترغیب رب نے خود دی ہے، فرمایا: "فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" اگر تمہیں علم نہیں تو علم والوں سے سؤال کرو۔

ترکیب:

"عن أبی هریرة عبدالرحمن بن صخر"

(عن) حرف جر۔ (اَبی) مضاف۔ (هریرة) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر مبین۔ (عبد) مجرور، مضاف۔ (الرحمٰن) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر موصوف۔ (بن) مضاف (صخر) مضاف الیہ، دونوں ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بیان۔ مبین اپنے بیان سے ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن اَبی هریرة"۔ فعل مجہول اپنے

نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ {آنے والا جملہ فعلیہ خبریہ مقولہ ہوگا}۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول۔ "سمعت" فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ"

(ما) اسم موصول برائے شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتداً (نہیتکم): (نہیت) فعل ماضی

معلوم۔(تاء)ضمیر مبنی برضم مرفوع فاعل۔(کم) کاف ضمیر خطاب مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔اور میم جمع کی علامت ہے۔(عنہ):(عن) حرف جر۔(ہ)ضمیر مجرور متصل مبنی برضم مجرور محلا۔فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔(فاجتنبوہ):(فاء) جواب شرط میں واقع ہے۔ (اجتنبوا) فعل اَمر، اَنتم ضمیر مستتر فاعل۔(ہ) راجع بسوئے "ما"۔فعل فاعل ملکر جزاء۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَما أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ"

(واو) حرف عطف۔ (ما) اسم موصول برائے شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتداَ (اَمرتکم):(اَمرت) فعل ماضی معلوم۔(تاء)ضمیر مبنی برضم مرفوع فاعل۔(کم) کاف ضمیر خطاب مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔اور میم جمع کی علامت ہے۔(بہ):(باء) حرف جر۔(ہ)ضمیر مجرور متصل مبنی برضم مجرور محلا۔فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔(فأتوامنہ):(فاء) جواب شرط میں واقع ہے۔(اتوا) فعل اَمر، اَنتم ضمیر مستتر فاعل۔(منہ):(من) جار(ہ) مجرور راجع بسوئے "ما"۔(ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (استطعتم):(استطاع) فعل ماضی معلوم، تاء الفاعل کے اتصال کی وجہ سے مبنی بر سکون، (تاء)ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا، فاعل۔(میم) علامت جمع۔ فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ ملکر "اتوا" کا مفعول۔فعل فاعل اور مفعول ملکر ملکر جزاء۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ، وَاخْتِلَافُهُم عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ"

(فاء) تعلیلیہ (إِنَّمَا):(ما) کافہ عن العمل اور (إنّ) مکفوف ہے۔(ما) نے (إن) کو عمل سے روک دیا ہے۔(اَہلک) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(الذین) اسم موصول مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ مقدم۔(من قبلکم):(من) حرف جر (قبل) اسم مجرور، مضاف، (کاف)

ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف الیہ۔ جار ومجرور ظرف لغو ''اَہلک'' کے متعلق ہوئے۔ پورا جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ دونوں ملکر مفعول بہ۔ (کثرۃ) فاعل مؤخر مرفوع، مضاف۔ (مسائلہم): (مسائل) مضاف اِلیہ، پھر مضاف۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف اِلیہ۔ (واختلافہم): (واو) حرف عطف۔ (اختلافہم) مثل ''مسائل'' کے، ''کثرۃ'' پر معطوف۔ (علی) حرف جر۔ (اَنبیائہم): مضاف مضاف الیہ اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''اختلاف'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث العاشر:

رزق حلال کی فضیلت اور حرام کھانے والے کی حالت کا بیان

وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ تَعَالٰى: (يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا)، وَقَالَ تَعَالٰى: (يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ). ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَارَبِّ، يَارَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِّىَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لَهُ؟. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(طیب) پاکیزہ۔ (الرسل) پیغمبر، رسول کی جمع۔ (اشعث) پراگندہ بال والا۔ (اغبر) گرد آلود چہرے والا۔ (مطعمہ) اس کا کھانا۔ (مشربہ) اس کا پینا۔ (ملبسہ) اس کا لباس۔ (غذی) غذاء دی گئی۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ’’بیشک اللہ تعالی پاک ہے اور صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالی نے اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا تھا اس نے ارشاد فرمایا: {اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو} اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: {اے ایمان والو ہم نے تمہیں جو رزق عنایت کیا اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ} پھر نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور غبار آلودہ ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے پروردگار اے میرے پروردگار کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے اس کو حرام غذا دی گئی تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث میں رزق حلال سے [illegible]ق اور اخلاص فی العمل کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆: رزق حلال کا حکم اللہ عزوجل نے رسل وانبیاء کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کو بھی دیا ہے۔

☆: حرام کھانے والا اللہ کی رحمت سے دور ہوتا ہے، اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

☆: چار چیزوں کے وقت (اگر پیٹ میں حرام نہ ہو تو) دعا مقبول ہوتی ہے۔ دوران سفر، حالت کی خرابی، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر، اللہ عزوجل کی صفت ربوبیت کا تکرار کرتے ہوئے۔

ترکیب:

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قَالَ: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة)

مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف إلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی ھریرۃ''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''رضی اللہ عنہ''

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال رسول اللہ ﷺ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''إِنَّ اللہ تَعَالٰی طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ إِلَّا طَیِّبًا''

(إن) حرف تاکید و حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''إنّ'' منصوب۔ (تعالی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ، صفت اسم جلالت کی۔ (طیب) خبر ''إنّ'' مرفوع۔ ''إنّ'' اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لایقبل): (لا) نافیہ۔ (یقبل) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (إلا) حرف استثناء۔ (طیباً) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ"

(وإنّ الله): (واو) حرف عطف برائے استئناف۔ (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الله) اسم "إنّ" منصوب۔ {اس کے بعد پورا جملہ مرفوع محلا خبر "إن"}۔ (أمر) فعل ماضی مبنی برفتحہ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (المؤمنین): مفعول بہ منصوب علامت نصب یاء ماقبل مکسور۔ (بما): (باء) حرف جر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (أمر) فعل ماضی مبنی برفتحہ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ صلہ ہے موصول کا۔ (بہ): (باء) حرف جر (ہ) ضمیر مبنی بر کسر مجرور محلا، ظرف لغو "أمر" کے متعلق۔ (المرسلین): مفعول بہ منصوب علامت نصب یاء ماقبل مکسور۔ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "أمر" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر خبر۔ "إنّ" اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

" يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا"

(یا أیہا): (یا) حرف ندا مبنی بر سکون، قائم مقام "ادعو" کے۔ "ادعو" فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مرفوع متصل مستتر مرفوع محلا، فاعل۔ (أی) منادی مبنی بر ضم منصوب محلا۔ (ھا) تنبیہ۔ (الرسل) "أی" کی صفت۔ {مرفوع ہے اکثر کے نزدیک، امام مازنی محل کی وجہ سے نصب بھی جائز سمجھتے ہیں}۔ "ادعو" اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(کلوا) فعل أمر، "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (من الطیبات): (من) حرف جر (الطیبات) اسم مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوئے فعل کلوا کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (واعملوا) فعل أمر، "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (صالحا) مفعول بہ منصوب۔ اعملوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ { کلوا کے بعد والے جملے مستأنفے

جواب نداء ہیں}

" یَاأَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ "

(یا أیھا): (یا) حرف ندا مبنی بر سکون، قائم مقام ''ادعو'' کے۔ ''ادعو'' فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مرفوع متصل مستتر مرفوع محلا، فاعل۔ (أی) منادی مبنی بر ضم منصوب محلا۔ (ھا) تنبیہ۔ (الذین) صفت مبنی علی الفتح مرفوع محلا۔ (آمنوا) جمع مذکر فعل ماضی معلوم۔ (واو) ضمیر بارز فاعل۔ (کلوا من طیبات) (کلوا) فعل أمر، ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (من الطیبات): (من) حرف جر (الطیبات) اسم مجرور، مضاف۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ (رزقناکم): (رزق) فعل ماضی ''نا'' ضمیر کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (نا) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا، فاعل۔ (کُم) ضمیر مخاطبین مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ ''رزقنا'' فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ''کلوا'' کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

" ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ "

(ثم) حرف عطف مفید بیان۔ (ذکر) فعل ماضی مبنی برفتحہ ''ھو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (الرجل) مفعول بہ منصوب، ذو الحال۔ (یطیل) فعل مضارع مرفوع، ''ھو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (السفر) مفعول بہ منصوب۔ پورا جملہ ''الرجل'' سے حال۔ (أشعث أغبر) یہ دونوں بھی حال ہیں۔ الرجل ذوالحال اپنے تینوں حالوں سے ملکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" یَمُدُّ یَدَیْہِ إِلَی السَّمَاءِ : یَارَبِّ، یَارَبِّ "

(یمد): فعل مضارع مرفوع، ''ھو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یدیہ): (یدی) مفعول بہ، مضاف۔

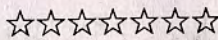
(ہ)ضمیر مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف الیہ۔ (إلی) حرف جر۔ (السماء) اسم مجرور۔ جار و مجرور ظرف لغو "یمد" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (یارب یا رب) حرف نداء، قائم مقام " ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (رب) منادی۔ فعل اپنے فاعل اور منادی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ"

(واو) حالیہ۔ (مطعمہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ (حرام) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ومشربہ حرام): (واو) حالیہ۔ (مشربہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ (حرام) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (وملبسہ حرام) (واو) حالیہ۔ (ملبسہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ (حرام) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّی یُسْتَجَابُ لَهُ"

(وغذی) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مستتر نائب فاعل۔ (بالحرام): (باء) حرف جر (الحرام) اسم مجرور، ظرف لغو "غُذِّی" کے متعلق۔ فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فأنی): (فاء) حرف عطف (أنی) اسم استفہام مبنی بر سکون منصوب محلا علی الظرفیۃ۔ (یستجاب) فعل مضارع مجہول۔ (لہ) جار و مجرور مرفوع محلا نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الحادی عشر:

شبہات چھوڑنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی مُحَمَّدٍ الحَسَنِ بُنِ عَلِيٍّ بنِ أَبِی طَالِبٍ سِبُطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَرَيُحَانَتِهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُما قَالَ: حَفِظُتُ مِنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ: دَعُ مَا يُرِيُبُکَ إِلٰی مَا لاَ يُرِيُبُکَ. {رواه الترمذی والنسائی، وقال الترمذی: حديث حسن صحيح}.

مشکل الفاظ:

(سبط) نواسہ۔ (ریحانۃ) پھول۔ (دع) چھوڑ۔ (یریبک) تجھے شک میں ڈالے۔

ترجمہ:

حضرت امام ابو محمد حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے نواسے اور آپ کے گلشن کے پھول ہیں بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات یاد کی ہے: ''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اپنا لو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے''۔

فوائد حدیث:

☆: مسلمان کو اپنے تمام اُمور میں یقین وبصیرت حاصل ہونی چاہیئے۔

☆: شبہات سے بچنا تقوی ہے۔ حلال چیزوں کا چھوڑ دینا تقوی نہیں، بلکہ حلال کا استعمال (شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے) ضروری ہے۔

ترکیب:

عن أبی مُحمَّدٍ الحسنِ بنِ علیّ بنِ أَبی طالبٍ سِبُطِ رسولِ الله صلی الله

علیہ وسلم وَرَیْحَانَتِہِ رضی اللہ عنہما"

(عن) حرف جر۔(أبی) اسم مجرور، مضاف۔(محمد) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔(الحسن) موصوف۔(بن) صفت پھر مضاف۔(علیؓ) مضاف الیہ پھر موصوف۔(بن) صفت پھر مضاف۔(أبی) مضاف الیہ ہوکر مضاف۔(طالب) مضاف الیہ۔ پورا کلام (الحسنِ بنِ علیّ بنِ أبی طالب) موصوف۔(سبط رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ ملکر صفت اول۔(واو) حرف عطف۔(ریحانتہ) مضاف مضاف الیہ ملکر صفت ثانی۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "روی" کے۔فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قَالَ: حَفِظْتُ من رسول اللّٰہ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو"، ضمیر مستتر فاعل۔(حفظت): (حفظ) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔(تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔(من) جار۔(رسول): مضاف۔(اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، ظرف لغو حفظت کے متعلق ہوئے۔"حفظت"، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"صلی اللہ علیہ وسلم"

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتہ مقدرہ۔(اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔(علیہ): (علی) حرف جر۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔(وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔(واو) حرف عطف۔(سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(اللہ) اسم جلالت

فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو ''سلم'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

"دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلَی مَا لاَ یُرِیْبُکَ"

(دع) فعل اَمر مبنی بر سکون ''اَنت'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا، موصول۔ (یریبک): (یریب) فعل مضارع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (کَ) ضمیر مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ یہ جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ۔ (اِلی) حرف جر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (لا) نافیہ۔ (یریبک): (یریب) فعل مضارع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ یہ جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر، مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئے فعل یریب کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الثانی عشر:

غیر ضروری چیزوں کو ترک کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ. {حَدِيْثٌ حَسَنٌ رواه الترمذی وغيره هكذا}.

مشکل الفاظ:

(حسن) خوبی۔ (المرء) انسان۔ (لایعنی) بے مقصد۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی ایک خوبی یہ ہے وہ بیکار چیزوں کو ترک کر دیتا ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: حدیث اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام خوبیوں کا مجموعہ ہے جس میں سے ایک کا یہاں پر بیان ہے۔

☆: یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے۔ کہ دو الفاظ میں سارے مذموم امور کا احاطہ کر دیا گیا۔

☆: فضول چیزوں میں پڑنا ایمان کو خراب اور قیمتی وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔

☆: مسلمان وہ کام کرے جس میں اس کا دنیوی یا اُخروی فائدہ ہو۔

ترکیب:

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

(عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (هريرة) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

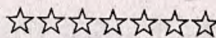
"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ ﷺ" منصوب محلاً مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مِنْ حُسْنِ إِسلاَمِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لاَ يَعْنِيهِ"

(من) حرف جر۔ (حسن) مضاف۔ (إسلام) مضاف إلیہ مجرور پھر مضاف۔ (المرء) مضاف إلیہ مجرور۔ جار و مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ (ترکہ) مصدر مضاف (ہ) (ہ) مضاف الیہ۔ مبتدأ مؤخر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا۔ (لا) نافیہ۔ (یعنیہ) (یعنی) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر کسر منصوب محلا مفعول بہ۔ پورا جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ "ترک" کا۔ ترک مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے ملکر مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنے خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الثالث عشر:

اپنے مؤمن بھائی کی بھلائی چاہنے کا بیان

وَعَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ أنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يُؤْمِنُ أَحدُكُمْ حَتَّی يُحِبَّ لأخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(یحب) پسند کرے۔ (اخیہ) اس کا بھائی۔ (لنفسہ) اپنی ذات کے لئے۔

ترجمه: حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ جو نبی کریم ﷺ کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

فوائد حديث:

☆: مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی ہے جب انسان اپنے لئے برا نہیں چاہتا، تو وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی برا نہ چاہے۔

☆: ایمان اِسی وقت کامل ہوگا جب بندہ صرف اپنا فائدہ نہ سوچے بلکہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ان کے لئے بھی ناپسند کرے۔

☆: اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنے سے انسان دل کی تمام بیماریوں (حسد، بغض، کینہ) سے بچ جاتا ہے۔

تركيب:

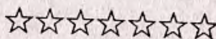
عن أبی حمزةَ أنسِ بنِ مالكٍ رضی الله عنه خادم رسول الله صلی الله

علیه وسلم عن النّبی صلی الله علیه وسلم"

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (حمزة) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (أنس) موصوف۔ (بن) صفت مضاف۔ (مالک) مضاف الیہ۔ (خادم رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "رُوی" کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (رَوی) فعل مقدر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (عن النبی ﷺ) جار مجرور، ظرف مستقر فعل "رَوی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: لا یُؤْمِنُ أحدُکُم حَتّٰی یُحِبَّ لأخِیہ مَا یُحِبُّ لِنفْسِہ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (لا) نافیہ۔ (یؤمن) فعل مضارع۔ (أحدکم): مضاف مضاف الیہ، فاعل۔ (حتی) فعل مضارع پر داخل ہوکر نصب دیتا ہے۔ (یحب) فعل مضارع منصوب۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (لأخیہ): (لام) حرف جر۔ (أخیہ) مضاف مضاف الیہ، مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یحب" کے متعلق۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ۔ (یحب) فعل مضارع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ پورا جملہ صلہ ہو موصول کا۔ (لنفسہ): (لام) حرف جر (نفسہ) مضاف مضاف الیہ، مجرور۔ جار مجرور متعلق "یحب" ثانی کے۔ صلہ موصول مفعول بہ یحب اول کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر غایت، غایت مغیا ملکر جملہ فعلیہ مقولہ ہوا۔ قول و مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الرابع عشر:

تین بڑے گناہ جو حرمت خون مسلم کو زائل کرنے والے ہیں

وَعَن ابنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسلِمٍ إِلَّا بِإِحدى ثَلاَثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِيُّ، وَالنَّفسُ بِالنَّفسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ المُفَارِقُ لِلجَمَاعَةِ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(لا يحل) جائز نہیں۔ (الثيب) شادی شدہ۔ (النفس) جان، انسان۔

ترجمہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے البتہ تین اُمور میں سے کسی ایک کی وجہ سے: شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان، اپنے دین کو ترک کر کے جماعت سے الگ ہونے والا''۔

فوائد حدیث:

☆: کبیرہ گناہوں میں یہ تین گناہ (نکاح صحیح کے بعد کسی کی عزت پامال کرنا، کسی کی جان لینا، دین سے پھر جانا) وہ ہیں جن کے کرنے والے کو زندہ چھوڑنا باعث نقصان ہے۔

☆: ان تین پر حد حکومت وقت یا شرعی قاضی کی طرف سے جاری ہوگی۔ معاشرہ کا کوئی فرد ان سے تعرض نہیں کر سکتا۔

☆: صرف شبہ سے حد جاری نہیں ہوگی بلکہ ثبوت و تحقیق ضروری ہے۔

ترکیب:

وعن ابن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (ابن) مضاف۔ (مسعود)

مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن ابن مسعودؓ''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی الله عنه "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

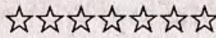
"قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" لا يَحِلُّ دَمُ امرءٍ مُسْلِمٍ إلاَّ بِإِحْدى ثَلاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِى، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلجَمَاعَةِ"

(لا) نافیہ۔ (یحل) فعل مضارع۔ (دم) فاعل مرفوع، مضاف۔ (امرء) مضاف اِلیہ مجرور، موصوف۔ (مسلم) صفت۔ مستثنیٰ منہ۔ (اِلا) اَداۃ حصر واستثناء۔ (باحدی): (باء) حرف جر (اِحدی) اسم مجرور، مضاف۔ (ثلاث) مضاف اِلیہ مجرور، مبدل منہ۔ (الثیّب) ''ثلاث'' سے بدل، موصوف۔ (الزانی) صفت۔ (واو) حرف عطف۔ (النفس) دوسرا بدل۔ (بالنفس): (باء) حرف جر (النفس) اسم مجرور۔ (واو)

حرف عطف۔ (التارک) تیسرا بدل۔ (لدینہ): (لام) حرف جر۔ (دین) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر مبنی بر کسر مجرور مضاف الیہ۔ جار ومجرور ''التارک'' کے متعلق۔ (المفارق) ''التارک'' کی صفت۔ (للجماعۃ): (لام) حرف جر۔ (الجماعۃ) اسم مجرور۔ جار مجرور مستثنیٰ۔ فعل فاعل، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الخامس عشر:

اچھی بات کہنے، پڑوسی کی خبر گیری اور مہمان نوازی کا بیان

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالیومِ الآخِرِ: فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَو لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(لیصمت) چاہیئے کہ خاموش رہے۔ (فلیکرم) چاہیئے کہ عزت کرے۔ (جارہ) اس کا پڑوسی۔ (ضیفہ) اس کا مہمان۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یا تو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث پاک میں زبان کی آفتوں سے بچنے کی ترغیب ہے۔ جہاں پر بولنے کی ضرورت ہو وہاں پر بولے اور جہاں پر خاموش رہنا افضل ہو تو خاموش رہے۔ حق کی جگہ پر خاموش رہنے کی مذمت بیان کی گئی ہے بلکہ حق کی جگہ خاموش رہنے والے کو ''گونگا شیطان'' کہا گیا ہے۔

☆: پڑوسی کے ساتھ اچھائی اور مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا۔ انہی امور کی وجہ سے اسلامی معاشرہ دیگر معاشروں کی بنسبت قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔

ترکیب:

عن أبی هريرة رضی الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

(عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة) مضاف إليه۔ مضاف مضاف إليه ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبي هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی الله عنه "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنه) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رسول الله) مضاف مضاف الیہ، اسم أنّ منصوب۔ (قال) خبر أنَّ مرفوع۔ أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِا لله وَاليَومِ الآخر فَلْيَقُلْ خَيرًا أَو لِيَصْمُت"

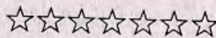
(من) اسم موصول متضمن معنی شرط۔ (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح محل جزم میں اسم شرط، "ہو" ضمیر مستتر اسم کان۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مع اپنے فاعل کے منصوب محلاً خبر کان۔ (باللہ): (باء) جار (اللہ) اسم جلالت معطوف علیہ۔ (والیوم الآخر) موصوف صفت لفظ جلالت "اللہ" پر معطوف۔ دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یؤمن" کے متعلق۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فلیقل): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (لام) اَمر کے لئے۔ (یقل) فعل مضارع مجزوم بلام اَمر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (خیراً) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ معطوف علیہ (اَو) حرف عطف۔ (لیصمت) پچھلے جملہ پر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ"

(واو) حرف عطف۔ (من) اسم موصول متضمن معنی شرط۔ (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح محل جزم میں اسم شرط، "ہو" ضمیر مستتر اسم کان۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مع اپنے فاعل کے منصوب محلاً خبر کان۔ (باللہ): (باء) جار (اللہ) اسم جلالت معطوف علیہ۔ (والیوم الآخر) موصوف صفت لفظ جلالت "اللہ" پر معطوف۔ دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یؤمن" کے متعلق۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فلیکرم): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (لام) اَمر کے لئے۔ (یکرم) فعل مضارع مجزوم بلام اَمر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (جارہ) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ"

(واو) حرف عطف۔ (من) اسم موصول متضمن معنی شرط۔ (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح، محل جزم میں اسم شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر اسم کان۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مع اپنے فاعل کے منصوب محلاً خبر کان۔ (باللہ): (باء) جار (اللہ) اسم جلالت معطوف علیہ۔ (والیوم الآخر) موصوف صفت لفظ جلالت ''اللہ'' پر معطوف۔ دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو ''یؤمن'' کے متعلق۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فلیکرم): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (لام) اُمر کے لئے۔ (یکرم) فعل مضارع مجزوم بلام اُمر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ضیفہ) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔



الحديث السادس عشر:

بردباری اختیار کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ. {رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(اوصنی) مجھے نصیحت کیجئے۔ (فردد) پس بار بار کہا، دہرایا۔ (مرارا) بار بار۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ نے فرمایا ''غصہ چھوڑ دو''۔ اس شخص نے یہی سوال چند مرتبہ دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا ''غصہ چھوڑ دو''۔

فوائد حدیث:

☆: اہل خیر سے نصیحت حاصل کرنا سنت ہے۔ اہل خیر پر بھی ضروری ہے کہ وہ بندہ کے حسب حال تعلیم دیں۔

☆: غصہ وغضب ہی شر کا باعث ہے، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہی جواب دیا۔

ترکیب:

عن أبی هريرة رضی الله عنه:

(عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (هريرة) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیری عبارت ہے: ''روی عن أبی هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أنّ رجلاً قال للنبیّ صلی الله علیه وسلم''

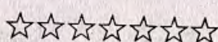
(أن) حرف نصب وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (رجلا) اسم ''أنّ''۔ (قال) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (للنبی): (لام) حرف جر۔ (النبی) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو ''قال کے متعلق ہے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''أَوْصِنی، قال: لاَ تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قال: لاَ تَغْضَبْ''

(أوصنی): (أوص) فعل أمر، ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (قال) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (لا) ناہیہ۔ (تغضب) فعل مضارع مجزوم۔ أنت ضمیر مستتر

فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر مقولہ۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فردد):(فاء) حرف عطف (ردد) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (مراراً) نائب مفعول مطلق منصوب۔فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (لا) ناہیہ۔ (تغضب) فعل مضارع مجزوم۔فعل اپنے فاعل سے ملکر مقولہ۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث السابع عشر:

ہر ذی روح پر نرمی کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِيْ يَعْلىٰ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَ إِذَا ذَبَحْتُمْ فأحْسِنُوا الذِّبْحَةَ؛ وَ لْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(الْقِتْلَةَ) قتل کا طریقہ، قاف مکسور۔ (الذِّبْحَةَ) ذبح کا طریقہ۔ (يُحِدَّ) تیز کرے۔ (شَفْرَتَهُ) چھری کی دھار۔ (يُرِحْ) راحت دے۔ (ذبیحہ) جانور۔

ترجمہ:

حضرت ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''بے شک اللہ تعالی نے ہر چیز کے لئے احسان کو لازم کیا ہے۔جب تم کسی کو (قصاص میں) قتل کرو تو مناسب طریقے سے قتل کرو۔اور (جب جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح

کرو۔ تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کرلو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ''۔

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث پاک میں ہر معاملہ میں احسان سے کام لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ چاہے وہ عبادات میں ہو یا معاملات میں۔ پھر خصوصا مخلوقات کے ساتھ احسان کا بیان ہے۔

☆: انسان کو (بحق الاسلام) قتل کرنے میں احسان یہ ہے کہ ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جلد از جلد اس کی روح خارج ہو۔ قتل میں تکلیف دینا یا کسی اذیت ناک طریقہ سے قتل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ قتل کے بعد مثلہ کرنا (ناک، کان کاٹنا) بھی منع ہے۔

☆: اسی طرح جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے چھری کو تیز کرنا، ذبح سے پہلے انہیں کھلانا پلانا اور اچھے طریقہ سے ذبح کرنا احسان ہے۔

ترکیب:

''عن أبی یعلی شدَّادِ بنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ''

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (یعلی) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (شداد) موصوف۔ (بن) صفت بن کر مضاف۔ (أوس) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''رُوِی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَوی) فعل مقدر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف مستقر فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال إنَّ اللہ کَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (إن) حرف تاکید و حرف از حروف

مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''ان'' منصوب۔ (کتب) فعل ماضی مبنی برفتحہ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ {جملہ مکمل ہوکر مرفوع محلاً ''اِنّ'' کی خبر} (الاِحسان) مفعول بہ منصوب۔ (علی) حرف جر۔ (کل) اسم مجرور، مضاف۔ (شیء) مضاف اِلیہ، مجرور۔ جار ومجرور ''کتب'' کے متعلق۔ ''اِنّ'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ ہوا قول کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ''

(فإذا) (فاء) استئنافیہ۔ (إذا) أداۃ شرط۔ (قتلتم): (قتل) فعل ماضی۔ (تاء) ضمیر خطاب مبنی برضم مرفوع فاعل (میم) علامت جمع۔ (فأحسنوا): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (أحسنوا) فعل أمر۔ ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (القتلۃ) مفعول بہ منصوب۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

'' وَ إِذَ ذَبَحْتُمْ فأحْسِنُوا الذّبْحَةَ''

(واو) حرف عطف۔ (إذا) أداۃ شرط۔ (ذبحتم): (ذبح) فعل ماضی۔ (تاء) ضمیر خطاب مبنی برضم مرفوع فاعل (م) علامت جمع۔ (فأحسنوا): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (أحسنوا) فعل أمر۔ ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (الذبحۃ) مفعول بہ منصوب۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَ لْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ''

(واو) حرف عطف۔ (لیحدّ) (لام) أمر کے لئے۔ (یحد) فعل مضارع مجزوم بلام أمر۔ تضعیف کی وجہ سے فتحہ کے ساتھ متحرک کیا گیا۔ (أحدکم) أحد فاعل مرفوع مضاف۔ (ک) ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا مضاف اِلیہ (میم) علامت جمع۔ (شفرتہ): (شفرۃ) مفعول بہ منصوب، مضاف۔ (ہ) ضمیر مبنی برضم مجرور محلا مضاف الیہ۔ فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔(ولیرح ذبیحتہ):(واو) حرف عطف۔(لیرح):(لام) اُمر۔(یرح)فعل مضارع مجزوم بلام اُمر۔ (ذبیحتہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحدیث الثامن عشر:

اچھائی برائی کومٹادیتی ہے

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بنِ جُنَادَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. {رواه الترمذی، وقَالَ: حدیث حسن، وفی بعض النسخ: حسن الصحیح}.

مشکل الفاظ:

(اتبع) پیچھے لاؤ۔(السیئۃ) برائی۔(الحسنۃ) نیکی۔(تمحہا) اسے مٹادے گی۔(خالق) پیش آؤ۔

ترجمہ:

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور گناہ کرنے کے بعد نیکی کرلیا کرو وہ اس گناہ کو مٹادے گی۔اور لوگوں کیساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ''۔

فوائد حدیث:

☆:اس حدیث میں تقوی اور اچھے اخلاق کی ترغیب ہے۔اور اس بات کا بیان ہے کہ برائی

کے بعد اچھائی کرنا اس برائی کو ختم کر دیتا ہے۔ لہذا گناہ گار کو زیادہ سے زیادہ اعمال خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔ خیال رہے کہ گناہ اگر حقوق العباد سے متعلق ہو تو اللہ عزوجل نے اس کی معافی کا اختیار اس بندے کو دے رکھا ہے جب تک وہ بندہ معاف نہیں کریگا معافی کسی صورت نہیں ہوگی۔

☆: ہر جگہ اللہ کا ڈر ہونا چاہیئے، چاہے خلوت ہو یا جلوت۔ خلوت میں تقوی خالص اللہ کے لئے ہے جبکہ جلوت میں ریاء کا بھی شائبہ ہوتا ہے۔

☆: اسلام میں مسلمانوں کی تربیت کا ہر جگہ خیال رکھا گیا ہے۔ یہاں پر اچھے اخلاق اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ اسلامی معاشرہ فساد سے محفوظ ہو۔

ترکیب:

"عن أبی ذَرٍّ جُنْدُبِ بنِ جُنَادةَ وأبی عبدِ الرحمنِ مُعاذِ بنِ جَبَلٍ"

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ذر) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (جندب بن جنادة) بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبدالرحمٰن) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (معاذ بن جبل) بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "رُوِی" کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"عن رسول الله ﷺ قال"

(رُوِی) فعل مقدر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف لغو فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ

ہوا۔

"اِتَّقِ الله حَیْثُمَا کُنْتَ"

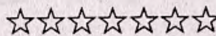
(اتق) فعل اَمر مبنی بر کسر بوجہ حذف حرف علت "اَنت"، ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ، منصوب۔ (حیثما کنت) ظرف مکان۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

"وَأَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا"

(واو) حرف عطف۔ (اَتبع) فعل اَمر مبنی بر سکون التقاء الساکنین کی وجہ سے کسرہ دیا گیا، "اَنت"، ضمیر مستتر فاعل۔ (السیئۃ) پہلا مفعول بہ۔ (الحسنۃ) دوسرا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (تمحہا): (تمح) فعل مضارع، "ھی" ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ جواب اَمر۔

"وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ"

(واو) حرف عطف (خالق) فعل اَمر مبنی بر سکون۔ "اَنت"، ضمیر مستتر فاعل۔ (الناس) مفعول بہ۔ (بخلق): (باء) حرف جر (خلق) اسم مجرور، موصوف۔ (حسن) صفت۔ جار مجرور ظرف لغو "خالق" کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحديث التاسع عشر:

اللہ عزوجل پرتوکل اور قضاءوقدر پر رضا کا بیان

وَعَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَوْماً، فقَالَ: يا غُلامُ؛ إِنِّی أُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰہَ يَحْفَظْکَ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ، إذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوکَ بِشَیءٍ لَمْ يَنْفَعُوکَ إِلَّا بِشَیءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰہُ لَکَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوکَ بِشَیءٍ لَمْ يَضُرُّوکَ إِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰہُ لَکَ، رُفِعَتِ الأَقْلَامُ، وَجُفَّتِ الصُحُفُ. {رواه الترمذی، وقال: حديث صحيح} وَفِی رِوَايَةِ غَيْرِ التِرْمِذِی: احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْهُ أَمامَکَ، تَعَرَّفْ إِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفُکَ فِی الشِّدَّةِ، واعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَکَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَکَ، وَمَا أَصَابَکَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَکَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

مشکل الفاظ:

(خلف) پیچھے۔ (احفظ) حفاظت کرو۔ (تجاھک) تیرے سامنے۔(الاقلام) قلم کی جمع۔(جفت) خشک ہوگئے۔(الصحف) کتاب، صحیفہ کی جمع۔

ترجمہ:

حضرت ابوالعباس عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ”ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر موجود تھا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا“۔ ”اے لڑکے میں تمہیں کچھ باتیں سکھا رہا ہوں: تم اللہ تعالی کے احکام کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت

کرے گا۔تم اللہ تعالی کی طرف دھیان رکھناتم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔تم نے جب بھی کوئی سوال کرنا ہوتو اللہ تعالی سے سوال کرنا اور جب بھی مدد مانگنا ہوتو اللہ تعالی سے ہی مدد مانگنا۔ یہ بات جان لو کہ اگر تمام لوگ تمہیں کسی چیز کا نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں وہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں وہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں''۔

ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔''تم اللہ تعالی کی طرف دھیان رکھناتم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔تم فراخی کے عالم میں اللہ تعالی کو یاد رکھو وہ تنگی کے عالم میں تمہارا خیال رکھے گا۔ یہ بات یاد رکھنا جو تمہیں نہیں ملا وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتا تھا اور جو تمہیں مل گیا وہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تمہیں نہ ملتا۔ یہ بات یاد رکھنا صبر کے ہمراہ مدد ہوتی ہے اور تنگی کے بعد فراخی بھی نصیب ہوتی ہے اور مشکل کے بعد آسانی بھی ملتی ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: بچوں کی تربیت کا اہتمام اور ان کے ساتھ شفقت ونرمی حدیث میں بالکل ظاہر ہے۔

☆:سواری اگر طاقت ور ہو تو ایک سے زیادہ سوار ہو سکتے ہیں۔

☆: اللہ تعالی کے حقوق کی رعایت کرنا ضروری ہے۔اسی طرح اللہ تعالی پر توکل اور اعتماد کی ترغیب ہے۔

☆:وہ اُمور جو اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہیں ان میں اللہ ہی سے مدد مانگی جائے۔مثلا: ہدایت،شفاء،ثواب وعذاب،سعادت وشقاوت وغیر ذلک۔اور جو اُمور اللہ تعالی نے مخلوق کے ہاتھوں پر رکھ دیئے ہیں (اللہ تعالی سے مدد اور تضرع کے بعد) انہیں کی طرف رجوع کی جائے گی۔مثلا: اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کو شفاعت عطا کر دی اب رسول پاک

سے ہی شفاعت کی امید رکھنا ایمان ہے۔اسی طرح اللہ عزوجل نے ہر انعام اپنے حبیب پاک کے ہاتھ پر رکھ دیا ہے، جسطرح صحیح احادیث میں ارشاد پاک ہے کہ میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔امام شافعی اپنی کتاب الرسالہ میں فرماتے ہیں کہ انسان کو جو بھی انعام ملا ہے وہ بواسطہ مصطفیٰ ﷺ کے ملا ہے۔لہذا ان امور میں مدد غیر اللہ سے مانگنا نہیں شمار ہوگا۔

☆: قضاء وقدر پر راضی رہنے کی وصیت ہے۔

ترکیب:

"عن أبی العبّاس عبدِ الله بنِ عبَّاس رضی الله عنهما"

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (العباس) مضاف اِلیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔(عبد اللہ بن عباس) بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "رُوِیَ" کے۔فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال کنتُ خَلفَ النّبیِّ ﷺ یوما"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(کنت): (کان) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (خلف) مضاف۔ (النبی) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول تمییز۔(یوما) تمیز۔فعل اپنے فاعل اور تمیز سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ ہوا قال کا۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فقال"

(فقال): (فاء) استنافیہ۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ھو" ضمیر مستتر، راجع بسوئے

''النبیؐ''، فاعل۔ بعد میں پوری حدیث مقولہ ہے۔

"یا غُلامُ إنِی أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام'' ادعو'' یہ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (غلام) منادی مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (إنی): (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا، اسم ''إن''۔ (أعلمک): (أعلم) فعل مضارع مرفوع، ''أنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب منصوب محلا مفعول بہ اول۔ (کلمات) مفعول ثانی، جمع مؤنث سالم نصب تابع جر کے ہے۔ پورا جملہ مرفوع محلا خبر ''إن''۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"احْفَظِ الله يَحْفَظْكَ"

(احفظ) فعل أمر ''أنت''، ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ۔ (یحفظک): فعل مضارع مجزوم، جواب أمر، ''ہو''، ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ اور جواب امر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"اِحْفَظِ الله تَجِدْهُ تُجَاهَكَ"

(احفظ) فعل أمر ''أنت''، ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ۔ (تجدہ): صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع مجزوم، جواب أمر۔ ''أنت'' مستتر فاعل۔ (تجاہک): (تجاہ) ظرف مکان منصوب، مضاف۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ مجرور محلا، مضاف إلیہ، دونوں ملکر مفعول بہ۔ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ اور جواب امر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"إذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ الله "

(إذا) أداۃ شرط۔ (سألت): (سأل) فعل ماضی۔ (تاء) ضمیر متکلم مبنی بر فتح مرفوع محلا،

فاعل۔ (فاسأل اللہ): (فاء) جواب شرط کے لئے۔(اسأل اللہ) (اسأل) فعل أمر ''أنت''،ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَإِذَا استعَنتَ فاستَعِن بالله''

(إذا) أداۃ شرط۔(استعنت): (استعان) فعل ماضی۔(ت) ضمیر متکلم مبنی بر فتح مرفوع محلا، فاعل۔(فستعن): (فاء) جواب شرط کے لئے۔(استعن) فعل أمر ''أنت''،ضمیر مستتر فاعل۔(باللہ) جار مجرور ظرف لغو ''استعنت'' کے متعلق ہے۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَاعلَمُ أَنَّ الأمَّةَ لَوِ اجتَمَعَتُ عَلى أَنْ يَنفَعُوكَ بِشَيءٍ لَمُ يَنفَعُوكَ إلاَّ بِشَيءٍ قَدُ كَتَبَهُ الله لَكَ''

(واعلم) فعل أمر مبنی بر سکون، ''أنت''،ضمیر مستتر فاعل۔(أنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔(الأمۃ) اسم ''أنّ''،منصوب۔(لو) أداۃ شرط۔(اجتمعت) فعل ماضی مبنی بر فتحہ (تاء) تأنیث۔ یہ جملہ مرفوع محلا ''أنّ'' کی خبر بنے گا۔(علی) حرف جر۔(أنْ) ناصبہ مصدریہ۔(ینفعوک): فعل مضارع منصوب،علامت نصب حذف نون۔(واو) جمع کے لئے،فاعل۔(ک) ضمیر خطاب مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔{''أنْ'' مصدریہ کے بعد جملہ مصدر کی تاویل میں ہے، تقدیر عبارت ہے:''لو اجتمعت علی نفعک''}۔ (بشیء) جار ومجرور ''ینفعوک'' کے متعلق۔(لم ینفعوک): (لم) حرف جزم۔(ینفعوک): مجزوم مستثنی منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (بشیء) جار ومجرور ''ینفعوک'' کے متعلق۔ (قد) ماضی سے پہلے تحقیق اور مضارع سے پہلے تقریب کا فائدہ دیتا ہے۔ (کتبہ): (کتب) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔(لک): جار ومجرور ''کتب'' کے متعلق۔ ''کتبہ اللہ کے

بعد جملہ ''شیٔ'' کی صفت ہے۔ موصوف صفت ملکر مستثنی۔ مستثنی منہ اور مستثنی ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر خبر ہوئی ''اَن'' کی۔ اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر اعلم کا مفعول بہ۔ اعلم اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللہ لَکَ''

(اِن) حرف شرط جازم۔ (اجتمعوا): فعل، فاعل اسم شرط۔ (علی) حرف جر۔ (اَنْ) ناصبہ مصدریہ۔ (یضروک): فعل مضارع منصوب، علامت نصب حذف نون۔ (واو) جمع کے لئے، فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ {''اَنْ'' مصدریہ کے بعد جملہ مصدر کی تاویل میں ہے، تقدیر عبارت ہے: ''لو اجتمعت علی ضرک''}۔ (بشیء) جار ومجرور ''یضروک'' کے متعلق۔ (لم یضروک) جواب شرط۔ مستثنی منہ۔ (اِلا) حرف استثناء۔ (بشیء) جار ومجرور ''ینفعوک'' کے متعلق۔ (قد) ماضی سے پہلے تحقیق اور مضارع سے پہلے تقریب کا فائدہ دیتا ہے۔ (کتبہ): (کتب) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (لک): جار ومجرور ''کتب'' کے متعلق۔ ''کتبہ اللہ کے بعد جملہ ''شیٔ'' کی صفت ہے۔ موصوف صفت ملکر مستثنی۔ مستثنی منہ اور مستثنی ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر خبر ہوئی ''اَن'' کی۔ اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر اعلم کا مفعول بہ۔ اعلم اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''رُفِعَتِ الأَقْلَامُ، وَجُفَّتِ الصُّحُفُ''

(رفع) فعل ماضی مجہول۔ (تاء) تأنیث۔ (الأقلام) نائب فاعل مرفوع۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (واو) استئنافیہ۔ (جفت) فعل ماضی مجہول۔ (الصحف) نائب فاعل مرفوع۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحدیث العشرون:

حیاء برائی سے روکتی ہے

وَعَنْ أبِی مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الأنْصَارِیِّ البَدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إنَّ مِمَّا أَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولٰی: إِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. {رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(ادرک) پایا۔ (لم تستحی) تو نے حیا نہ کیا۔ (ماشئت) جو تو چاہے۔

ترجمه:

حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سابقہ انبیاء کے کلام میں سے جو چیز لوگوں نے پائی ہے ان میں ایک یہ بات ہے جب تمہیں حیاء نہ آئے تو تم جو چاہو کرلو''۔

فوائد حدیث:

☆: تمام انبیاء کرام حیاء دار اور حیاء کی تعلیم دینے والے تھے۔ اس سے حیاء کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انبیاء کے جانے کے بعد بھی حیاء کی تعلیمات لوگوں میں نسل در نسل باقی رہیں۔

☆: حیاء کی وجہ سے انسان برے کاموں سے رکتا ہے۔ اور بے حیائی انسان کو برائی پر نڈر بنادیتی ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے: بے حیاء باش ہر چہ خواہی کن۔

☆: حدیث مبارکہ میں اَمر کا صیغہ یا تو خبر کے معنی میں ہے کہ بے حیاء ہر کام کرسکتا ہے۔ یا تہدید کے لئے ہے جسطرح اللہ عزوجل کا ارشاد ہے'' اعملوا ما شئتم '' کہ جو چاہو کرو انجام دیکھ لوگے۔

ترکیب:

وعن أبی مَسعودٍ عُقْبَۃ بنِ عَمرو الأنصاری البدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (مسعود) مضاف الیہ مجرور۔ (عقبۃ) ''أبی'' سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عمرو) مضاف الیہ مجرور، عقبۃ بن عمرو موصوف۔ (الأنصاری) صفت اول۔ (البدری) صفت ثانی۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی اللہ عنہ"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار ومجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو''، ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال رسول اللہ ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

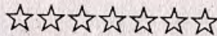
"إنَّ مِمّا أَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلامِ النُّبُوَّۃِ الْأُولٰی"

(إنَّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (مما): (من) حرف جر (ما) اسم

موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (أدرک) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (الناس) فاعل۔ (من) حرف جر۔ (کلام): اسم مجرور، مضاف۔ (النبوۃ) مضاف إلیہ مجرور، موصوف۔ (الأولی) صفت۔ جار و مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر ''إن'' مقدم۔

''إِذَا لَمْ تَسْتَحِی فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ''

(إذا) أداۃ شرط، مضاف۔ (لم) حرف جزم۔ (تستحي) فعل مضارع مجزوم بحذف حرف علت، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (لم تستحي) فعل شرط مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (فاصنع) (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (اصنع) فعل أمر مبنی بر سکون، جواب شرط، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (شئت): (شاء) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر فتح مرفوع محلا، فاعل۔ {''إذا'' أداۃ الشرط اور اس کے بعد پورا جملہ منصوب محلا ''إنّ'' کا اسم مؤخر ہے}۔



الحدیث الحادی والعشرون:

جمیع امور میں حق وصواب پر استقامت کا بیان

وَعَنْ أَبِی عَمْرٍو وَقِیلَ: أَبِی عَمْرَةَ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِی فِی الإِسْلَامِ قَوْلاً لاَ أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَیْرَکَ. قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(استقم) ثابت قدم رہ۔

ترجمہ:

حضرت ابوعمرو رضی اللہ تعالی عنہ (ایک روایت کے مطابق ابوعمرہ) سفیان بن عبداللہ رضی

اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیں جس کے بارے میں آپ کے بعد کسی اور سے سوال نہ کروں''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر استقامت اختیار کرو''۔

فوائد حدیث:

☆: اصل استقامت دل کی ہے۔ جب دل صحیح ہوتو تمام معاملات صحیح ہوجاتے ہیں۔

☆: ایمان کے بعد اُمور خیر پر استقامت سب سے بڑی بات ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے: الاستقامة فوق الكرامة۔

☆: یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے۔ اس میں سارے دین کا احاطہ کیا گیا ہے کیونکہ تمام اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونے کا نام استقامت ہے۔

ترکیب:

عن أبي عَمرٍو وقيل: أبي عَمرَة سفيان بنِ عبدِ الله رضي الله عنه قَالَ:

(عن) حرف جر۔ (اَبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عمرو) مضاف الیہ مجرور۔

''وقيل: أبي عَمرَة''

(واو) استنافیہ (قیل) فعل ماضی مجہول۔ (اَبی عمرة) نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

''سفيان بنِ عبدِ الله''

(سفیان) ''اَبی'' سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عبد اللہ): (عبد) مضاف۔ (اللہ) جزء علم مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف

مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' رضی الله عنه ''

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِي فِي الإِسْلاَمِ قَوْلاً، لا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحدا غَيْرَكَ''

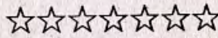
(قلت): فعل و فاعل۔ (یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (رسول) منادی منصوب، مضاف۔ (اللہ): مضاف إلیہ مجرور۔

(قل) فعل اَمر مبنی بر سکون، ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔ (لی) جار و مجرور ظرف لغو ''قل'' کے متعلق۔ (فی الإسلام) یہ بھی ظرف لغو ''قل'' کے متعلق۔ (قولاً) مفعول مطلق منصوب (لا) نافیہ۔ (أسأل) فعل مضارع، ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عنہ) جار و مجرور ظرف لغو ''أسأل'' کے متعلق۔ (أحداً) مفعول بہ منصوب۔ (غیرک): مضاف مضاف الیہ ''أحد'' کی صفت۔ اور لا أسال کے بعد جملہ ''قولاً'' کی صفت ہے۔ قولا موصوف صفت مفعول مطلق قل کا، قل اپنے فاعل اور ظرف لغو اول و ثانی اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔ {قلت سے یہاں تک مقولہ ہوا قال کا}۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِالله ثُمّ اسْتَقِمْ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (قل) فعل اَمر مبنی بر سکون،

''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔(آمنت) فعل و فاعل۔ (باللہ) جار و مجرور ''آمنت'' کے متعلق۔(ثم) حرف عطف۔(استقم) فعل اُمر مبنی بر سکون، ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔فعل اُمر اپنے فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر مقولہ ہوا قال کا۔قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الثاني والعشرون:

جنت میں لے جانے والے اعمال

وَعَنْ أبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما: أنّ رَجُلاً سأل رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أرَأيْتَ إذَا صَلَّيْتُ المَكْتُوْبَاتِ، وصُمْتُ رَمَضَانَ، وأَحْلَلْتُ الحَلالَ، وحرَّمتُ الحَرَامَ، وَلَمْ أزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا أأَدْخُلُ الجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. {رواه مسلما} . وَمَعْنىٰ(حرَّمتُ الحَرَامَ) اِجْتَنَبْتُهُ، وَمَعْنىٰ(أحلَلتُ الحَلالَ) فَعَلْتُهُ مُعْتَقِداً حِلَّهُ.

مشکل الفاظ:

(مکتوبات) فرض نماز۔(احللت) حلال سمجھوں، یعنی اس پر عمل کروں۔(حرمت) حرام سمجھوں۔

ترجمہ:

حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے اللہ کے رسول سے سوال کیا: ''آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں فرض نمازیں ادا کروں اور روزے رکھوں اور حلال چیزوں کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھوں اور ان پر کوئی زیادتی نہ کروں۔تو کیا میں جنت میں داخل ہوجاؤں گا؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔امام

نووی فرماتے ہیں ''میں حرام چیزوں کو حرام سمجھوں'' کا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے اجتناب کروں۔ اور حلال چیزوں کو حلال قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے انہیں انجام دوں۔

فوائد حدیث:

☆: واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب دخول جنت کا سبب ہے۔

☆: نوافل ترک کرنا جائز ہے۔ مگر پسندیدہ نہیں صحابہ کرام نوافل کا بھی فرائض کی طرح اہتمام کیا کرتے تھے۔ یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے اس بندہ کی رعایت کرتے ہوئے جواب دیا کہ جب اسلام میں اسکو رسوخ حاصل ہوگا تو نوافل کی بھی پابندی کریگا۔

ترکیب:

عن أبی عبدِ الله جابرِ بنِ عبدِ الله رضی الله عنهما: أنّ رجلاً سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال:

(عن) حرف جر۔ (أبي) اسم مجرور، مضاف۔ (عبد اللہ): (عبد) مضاف الیہ مجرور، مضاف۔ (اللہ) جزءِ علم مضاف الیہ مجرور۔

" جابر بن عبدِ الله رضی الله عنهما"

(جابر) ''أبي'' سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عبد اللہ) مضاف الیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أنّ رجلاً سأل رسول الله ﷺ فقال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رجلا) اسم أنّ منصوب۔ (سأل) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل، (رسول اللہ) مضاف مضاف

الیہ،مفعول۔ جملہ فعلیہ تمییز (قال) خبر اَنَّ۔ اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أرأيتَ إذا صَلَّيْتُ المكتوباتِ، وصُمْتُ رمضانَ، وأَحْلَلْتُ الحلالَ، وحرَّمتُ الحرامَ"

(أرأيت) بمعنی اُخبرنی، ہمزۃ استفہام کے لئے نہیں ہے۔ (رأیت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (إذا) اَداۃ شرط۔ (صلیت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (المکتوبات) مفعول بہ منصوب، علامت نصب کسرہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (صمت رمضان) (صمت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (رمضان) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف اول۔ (وأحللت الحلال) (واو) حرف عطف۔ (أحللت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (الحلال) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ثانی۔ (وحرمت الحرام) واو) حرف عطف۔ (حرمت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (الحرام) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ثالث۔ چاروں جملے ملکر شرط، بعد میں آنے والا جملہ (أأدخل الجنۃ) جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"ولم أَزِد على ذلک شيئا"

(واو) حرف عطف۔ (لم) حرف جزم فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (أزد) فعل مضارع مجزوم۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (علی) حرف جر۔ (ذلک) ذا اسم اِشارۃ۔ (لام) للبعد۔ (ک) حرف خطاب۔ "ذلک" مجرور محلا۔ (شیئاً) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أأدخل الجنة"

(أ) ھمزہ استفہام۔ (أدخل) فعل مضارع۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (الجنۃ) مفعول فیہ۔
فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"قال: نَعَمْ"

(قال) فعل ماضی۔ "ھو" ضمیر مستتر فاعل۔ (نعم) حرف جواب منصوب محلا مقولہ ہوا قول کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الثالث والعشرون:

ذکر الٰہی اور اعمال خیر کی فضیلت کا بیان

وَعَنْ أَبِى مَالِكٍ الحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الأَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ و "الْحَمْدُ لِلّٰهِ" تَمْلأُ الْمِيزَانَ وَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" تَملآنِ أَوْ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَالصَّلاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا، أَوْمُوبِقُهَا. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(تملاء) بھر دیتی ہے۔ (الطھور) پاکیزگی حاصل کرنا۔ (برھان) دلیل، حجت۔

ترجمہ:

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے۔ اور الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ اور

سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا یہ دونوں آسمان اور زمین میں موجود ہر جگہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ برہان ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے پھر وہ یا تو اپنے آپ کو آزاد کروادیتا ہے یا خود کو ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: طہارت، ذکر، نماز، صدقہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے قرآن اسکو جنت کی طرف لے جائیگا۔ اور جو شخص قرآن کو چھوڑ دے قرآن اسکو جہنم کے لئے چھوڑ دیگا۔

☆: انسان جو بھی معاملہ کرے اس میں یہ خیال رکھے کہ وہ معاملات اس کی ہلاکت کا باعث نہ بنیں۔

☆: بازار دنیا میں نیکی و بدی یکساں دستیاب ہیں، اللہ عزوجل نے انسان کو نیکی کی ترغیب دی اور اختیار بھی دے دیا چاہے تو نیکی کمائے اور جہنم سے اپنے آپ کو آزاد کر دے، چاہے تو بدی کما کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے۔

ترکیب:

عن أبی مالکٍ الحارثِ بنِ عاصمٍ الأشعری رضی الله عنه"

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (مالک) مضاف اِلیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (الحارث) "أبی" سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عاصم) مضاف اِلیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ (الاشعری) صفت ثانی۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "رُوِیَ" کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ

ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أنّ رسول الله ﷺ قال''

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ، اسم أنّ منصوب۔ (قال) خبر أنَّ مرفوع۔ أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

'' الطُّهورُ شَطْرُ الإيمَانِ''

(الطہور) مبتدأ مرفوع۔ (شطر) خبر، مضاف۔ (الإیمان) مضاف إلیہ مجرور۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''و''الْحَمْدُ لله'' تَمْلأُ المِيزَانَ''

(واو) حرف عطف۔ (الحمد للہ) مبتدا۔ (تملأ) فعل مضارع۔ ''ھی''، ضمیر مستتر فاعل۔ (المیز ان) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وسُبْحَانَ الله وَالْحَمْدُ لِله'' تَملآنِ أَوْ: تَمْلأُ ما بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ''

(سبحان اللہ والحمد للہ) سبحان اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو حرف عطف الحمد للہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا۔ (تملأ) فعل مضارع۔ ''ھی''، ضمیر مستتر فاعل۔ (أو تملآ ن): (أو) حرف عطف، مفید شک۔ (تملآ ن) تثنیہ فعل مضارع۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (بین) ظرف مکان مضاف۔ (السماء) مضاف إلیہ مجرور، معطوف علیہ۔ (والأرض) معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ ''بین'' کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالصَّلاۃُ نُورٌ"

(واو) حرف عطف۔ (الصلاۃ) مبتدا۔ (نور) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بعد والے جملے بھی مبتدا خبر ہیں۔

"کُلُّ النَّاسِ یَغْدُو"

(کل) مبتدأ، مضاف۔ (الناس) مضاف الیہ۔ (یغدو) فعل مضارع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَبَائِعٌ نَفْسَهُ"

فبائع: (فاء) زائدۃ۔ (بائع) فعل، "ہو" فاعل۔ (نفسہ) مضاف مضاف الیہ، مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر ثانی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَمُعْتِقُهَا، أَوْمُوبِقُهَا"

(فا) برائے تفصیل۔ (معتق) اسم فاعل۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ ہا ضمیر مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔ (أو) حرف عطف۔ (موبق) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔



الحديث الرابع والعشرون:

انسان پر اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا بیان

وَعَنْ أبِی ذَرٍّ الغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عزّ وجلّ أنّه قَالَ: يَا عِبَادِی إِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَی نَفْسِی، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلاَ تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِی كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ؛ فَاسْتَهْدُونِی أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِی كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِی أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِی كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ؛ فَاسْتَكْسُونِی أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِی إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِی أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِی إِنَّكم لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّی فَتَضُرُّونِی وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی. يَا عِبَادِی لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَی أَتْقَیٰ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِی مُلْكِی شَيْئًا. يَا عِبَادِی لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَی أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِی شَيْئًا. يَا عِبَادِی لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِی صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِی فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِی إِنَّمَا هِی أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(ضال) گمراہ۔ (جائع) بھوکا۔ (عار) ننگا۔ (مسألته) اس کا سوال۔ (المخيط) سوئی۔

ترجمہ:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ کہ "اللہ تعالی فرماتا ہے: "اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنی ذات کے لیے حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔ لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں نے ہدایت دی لہذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں نے کھانا کھلایا لہذا تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو تم سب برہنہ تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں لباس پہناؤں تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو تم رات دن میں غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دوں گا لہذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو تم مجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے اے میرے بندو اگر تم سے پہلے آنے والے اور بعد میں آنے والے اور جنات سب سے زیادہ پرہیزگار دل والے شخص کی مانند ہو جائیں تو بھی میری بادشاہی میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کریں گے۔ اے میرے بندو اگر تم سے پہلے اور بعد والے انسان اور جنات سب سے زیادہ گناہگار شخص کے دل کی مانند ہو جائیں تو وہ تب بھی میری بادشاہی میں کسی چیز کی کمی نہیں کریں گے۔ اے میرے بندو اگر تم سے پہلے والے اور بعد میں آنے والے سب لوگ اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر وہ مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی فرمائش کے مطابق عطا کروں، تو اس کی وجہ سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے آتی ہے۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جو

میں تمہارے لیے سنبھال کر رکھ رہا ہوں اور پھر میں تمہیں اس کا پورا بدلہ عطا کروں گا لہذا اس وقت جو شخص بھلائی کو پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو شخص اسکے علاوہ صورتحال کا شکار ہو گا اسے صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرنی چاہیے۔

فوائد حدیث:

☆: اللہ تعالی کو ظلم ناپسند ہے، اللہ عزوجل نہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہے اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق پر ظلم کو حرام کر دیا ہے۔

☆: انسان اپنے تمام اُمور میں اللہ عزوجل کا محتاج ہے۔ لہذا اللہ تعالی کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیئے اللہ عزوجل سے ہی استعانت اور تضرع وافتقار کے ساتھ سؤال کرنا چاہیئے۔

☆: اللہ عزوجل کی بادشاہت ازلی ابدی ہے۔ ہمیشہ سے انسان پر اللہ کی مہربانیاں جاری ہیں۔ انسان ننگا پیدا ہوتا ہے اللہ عزوجل اسے کپڑے پہنا دیتا ہے۔ انسان پیدا ہوتا ہے تو کچھ نہیں جانتا اللہ عزوجل اسے ہدایت عطا کرتا ہے۔ انسان گناہ ونافرمانی کرتا ہے اللہ عزوجل اسے معاف کر دیتا ہے۔ سارے انسان ملکر اللہ عزوجل کو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان لیکن انسان پھر بھی سرکشی کرتا ہے اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ کریم چاہے تو ہر ایک کو اس کے سؤال کے مطابق عطا کر دے تو بھی اللہ عزوجل کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ترکیب:

"وعن أبي ذَرٍّ الغِفاری رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ فِيما يَرْوِيهِ عن رَبّهِ عزّ وجل"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ذر) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف۔ (الغفاری) صفت۔ موصوف

صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''رُوی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَوی) فعل مقدر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف لغو فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(فیما): (فی) جار۔ (ما) موصولہ (یرویہ): (یروی) فعل مضارع معلوم، ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر راجع بسوئے ''ما'' مفعول بہ۔ (عن) جار۔ (ربہ) مضاف مضاف الیہ، موصوف۔ (عز وجل) صفات۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو فعل یروی کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور ہوا فی جار کا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ''رَوی'' فعل کا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أنه قال''

(اَن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (ہ) اسم اَنّ منصوب۔ (قال) خبر اَنَّ مرفوع۔ اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ھوا.

"یَا عِبَادِی إِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَی نَفْسِی"

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''اَنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ نداء منادی ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (اِنی): (اِن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (یاء) منصوب محلا اسم ''اِنّ''۔ (حرمت) فعل وفاعل مرفوع محلا خبر ''اِنّ''۔ (الظلم) مفعول بہ منصوب۔

(علی) حرف جر۔ (نفسی) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔ جار مجرور حرمت کے متعلق۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مفرد جواب نداء، حرف نداء اپنے منادی اور جواب سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

"وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا"

(واو) حرف عطف۔ (جعلتہ): (جعل) فعل ماضی (ت) ضمیر متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلاً فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ اول۔ (بینکم) مضاف مضاف الیہ ظرف مکان۔ (محرماً) مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل، ظرف اور مفعول اول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَلاَ تَظَالَمُوا"

(فاء) حرف عطف ترتیب وتعقیب کا فائدہ دے رہا ہے۔ (لا) ناہیہ، جازمہ۔ (تظالموا) فعل مضارع مجزوم۔ (واو) ضمیر جمع فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يَا عِبَادِي؛ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَيْتُهُ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (کلکم) مضاف مضاف الیہ، مبتدا۔ (ضال) مستثنیٰ منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (من) اسم موصول منصوب محلا علی الاستثناء۔ (ھدیتہ) ہدی فعل ماضی۔ (ت) فاعل (ہ) مفعول بہ۔ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستهد ونى"

(فاء) حرف عطف برائے بیان۔ (استهدونی): فعل أمر۔ "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"أَهْدِكُمْ"

"أهدِ" فعل مضارع مجزوم جواب اَمر۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (کم) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يَا عِبَادِي؛ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (کلکم) مضاف مضاف الیہ، مبتدا۔ (جائع) مستثنی منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (من) اسم موصول منصوب محلا علی الاستثناء۔ (أطعمته) أطعم فعل ماضی۔ (ت) فاعل (ہ) مفعول بہ۔ مستثنی منہ اور مستثنی ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستطعمونی"

(فاء) حرف عطف برائے بیان۔ (استطعمونی): فعل اَمر۔ "أنتم" ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"اطعمکم"

"أطعم" فعل مضارع مجزوم جواب اَمر۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (کم) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (کلکم) مضاف مضاف الیہ، مبتدا۔ (عار) مستثنی منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (من) اسم موصول منصوب محلا علی الاستثناء۔ (کسوتہ) کسی فعل ماضی۔ (ت) فاعل (ہ) مفعول بہ۔ مستثنی منہ اور مستثنی

ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستکسونی"

(فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (استکسونی): فعل اَمر۔ ''اَنتم''، ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاءضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"أَكْسِكُمْ"

''اَکس''، فعل مضارع مجزوم جواب اَمر۔ ''اَنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (کم) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يَا عِبَادِى إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''اَنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ نداء منادی ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (اِنکم): (اِنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (کم) منصوب محلا اسم ''اِن''۔ (تخطئون) فعل مضارع، ''اَنتم''، ضمیر مستتر فاعل۔ (باللیل والنہار): (باء) جار۔ (اللیل والنہار) معطوف معطوف علیہ، مجرور، ظرف لغو ''تخطئون'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، متعلق ملکر خبر ''اِن''۔ اِن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

" وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً فَاسْتَغْفِرُونِى أَغْفِرْ لَكُمْ"

(واو) حالیہ (اَنا) مبتدأ۔ (اَغفر) فعل مضارع ''اَنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (الذنوب): مفعول۔ (جمیعاً) تاکید۔ فعل فاعل، مفعول ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستغفرونی"

(فاء) حرف عطف برائے بیان۔ (استغفرونی): فعل اَمر۔ ''اَنتم''، ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاءضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"أغفر لکمْ"

"أغفر" فعل مضارع مجزوم جواب أمر۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (لکم) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"یَا عِبَادِی إنَّکم لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّی فَتَضُرُّونِی"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعُو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ نداء منادی ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (إنکم): (إنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (کم) منصوب محلا اسم "إن"۔ (لن) حرف نصب۔ (تبلغوا) فعل مضارع منصوب۔ "أنتم" ضمیر مستتر فاعل۔ (ضری) مضاف مضاف إلیہ، مفعول بہ۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی ان کی۔ انْ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(فتضرونی): (فاء) تعلیلیہ۔ (تضرونی) فعل مضارع منصوب بأن جو کہ فاء کے بعد مقدر ہے۔ "أنتم" ضمیر مستتر فاعل (نون) وقایۃ (یاء) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"یَا عِبَادِی لَوْ أنَّ أوَّلَکُمْ وآخر کم وانسکم وَجِنَّکُمْ کَانُوا عَلَی أتْقَیٰ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعُو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (لو) حرف امتناع برائے شرط۔ (أن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (أولکم) مضاف مضاف الیہ، اسم "أن"، معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف (آخرکم وإنسکم وجنکم) "أولکم" پر معطوف۔ (کانوا) فعل ماضی ناقص "ہم" مستتر اسم کان۔ (علی) حرف جر۔ (أتقی) اسم مجرور، مضاف۔ (قلب)

مضاف اِلیہ، پھر مضاف۔ (رجل) مضاف اِلیہ، موصوف۔(واحد منکم) صفت۔ ''علی أتقی'' جار ومجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر کان۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر خبر ان کی ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''ما زاد ذٰلِکَ فِی مُلْکِی شَیْئًا''

(ما) نافیہ۔(زاد) فعل ماضی مبنی برفتحہ جواب شرط۔(ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔(فی) حرف جر۔(ملکی) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔(شیئاً) مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''یا عبادی لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ و آخرکم وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوا فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُونِی، فَأَعْطَیْتُ کُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِی''

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (لو) حرف امتناع برائے شرط۔(ان) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (أولکم) مضاف مضاف الیہ، اسم ''ان''، معطوف علیہ۔(واو) حرف عطف (آخرکم وإنسکم وجنکم) ''اولکم'' پر معطوف۔ (قاموا) فعل ماضی معلوم۔ ''ہم''، ضمیر مستتر، فاعل، جواب شرط۔(فی) حرف جر۔(صعید) اسم مجرور، موصوف (واحد) صفت۔ جار مجرور ظرف لغو قاموا کے متعلق۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(فسألونی): (فاء) حرف عطف (سألوا) فعل ماضی معلوم۔ ''ہم'' ضمیر مستتر، فاعل۔(نون) وقایۃ اور (یاء) مفعول بہ۔(فأعطیت): (فاء) عاطفہ (أعطیت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔(کل) مضاف (واحد) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر مفعول بہ اول۔(مسألتہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول ثانی۔فعل اپنے فاعل اور مفعول اول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ان۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ما) نافیہ۔ (نقص) فعل ماضی مبنی برفتحہ جواب شرط۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ (مما): (من) حرف جر (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (عندی): مضاف مضاف الیہ ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ، صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق نقص کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْر"

(اِلا) اُداۃ استثناء۔ (کما): (ک) حرف جر (ما) مصدریہ (ینقص) فعل مضارع مصدر کی تاویل میں ہے، تقدیر عبارت ہے: "کنقص المخیط"۔ (المخیط) فاعل۔ (اِذا) ظرف مضاف۔ (اُدخل) فعل ماضی مجہول، "ھو" ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل۔ (البحر) مفعول بہ۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ینقص فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر ہوکر مجرور ہوا "کاف" جار کا۔ جار مجرور ملکر مستثنی مفرغ ہوکر ظرف لغو متعلق ہوا نقص فعل کا۔ "ما نقص" کے بعد ترکیب پچھلے جملے میں ہوچکی ہے۔

"يَا عِبَادِي؛ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "اَنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (اِنما): (اِن) مکفوف۔ (ما) کافۃ۔ (ہی) ضمیر منفصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا، مبتدا۔ (اَعمالکم) مضاف مضاف الیہ، خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أُحْصِيهَا لَكُمْ"

(اُحصیہا): (اُحصی) فعل مضارع معلوم۔ "اَنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی بر

سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (لکم) جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا"

(ثم) حرف عطف۔ (اُوفیکم) (اُوفی) فعل مضارع (ک) ضمیر خطاب مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول اَول (میم) جمع کے لئے۔ (اِیاہا): ضمیر منفصل منصوب محلا مفعول ثان۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا؛ فَلْيَحْمَدِ الله"

(فمن): (فاء) استئنافیہ۔ (من) اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ (وجد) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، محل جزم میں اسم شرط "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (خیراً) مفعول بہ۔ (فلیحمد): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (لیحمد) واحد مذکر غائب فعل اَمر غائب معروف "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ؛ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ"

(ومن وجد): (واو) عاطفہ۔ (من) اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ (وجد) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، محل جزم میں فعل شرط "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (غیر) مضاف۔ (ذلک) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ۔ (فلا): (ف) جواب شرط کے لئے۔ (لایلومن) صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معروف بانون تاکید ثقیلہ۔ "ہو" مستتر فاعل۔ (اِلا) حرف استثناء۔ (نفسہ): مضاف مضاف اِلیہ ملکر مستثنی مفرغ ہوکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الخامس والعشرون:

اعمال صالحہ میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا بیان

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أيضًا: أنّ نَاسًا مِنْ أصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؛ ذَهَبَ أهْلُ الدُّثُوْرِ بِالأُجُورِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أمْوَالِهِمْ ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةً، وَنَهْيٍ عَنْ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةً ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا أجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ؛ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلاَلِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(دثور) بہت مال، دثر کی جمع۔ (اجور) بدلہ، ثواب، اجر کی جمع۔ (فضول) زائد۔ (تسبیحۃ) سبحان اللہ پڑھنا۔ (تھلیلۃ) لا الہ الا اللہ کہنا۔ (بضع) شرم گاہ۔ (وزر) گناہ، بوجھ۔

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ پیسے والے لوگ نے زیادہ اجر حاصل کرلیا، کیونکہ وہ اسی طرح نمازیں ادا کرتے ہیں جیسے ہم نمازیں ادا کرتے ہیں اور وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے اضافی مال میں سے صدقہ کرتے رہتے ہیں (جس سے ہم محروم ہیں)۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالی

نے تمھیں وہ چیز نہیں عطا کی جسے تم صدقہ کرو؟ بے شک ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ اور ایک مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک مرتبہ ''الحمدللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ اور ایک مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور تمہاری (ملکیت) شرمگاہوں میں صدقہ ہے''۔ لوگوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ کیا جب ہم اپنی خواہش پوری کرتے ہیں، تو کیا اس کا اجر بھی ہمیں ملے گا''۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر وہی شخص اس کو حرام جگہ میں استعمال کرتا تو کیا اسے اس کا گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ میں استعمال کرے گا تو اسکو اس کا ثواب ملے گا''۔

فوائد حدیث:

☆: اعمال خیر میں حرص اور ایک دوسرے سے بڑھنا پسندیدہ اُمر ہے۔

☆: صرف مال میں صدقہ نہیں بلکہ حسن نیت کے ساتھ ہر اچھا کام صدقہ ہے۔ بلکہ بعض اوقات مالی صدقات سے افعال خیر کی صورت میں صدقہ افضل ہوتا ہے۔

☆: ایک مسئلہ کو دوسرے پر قیاس کرنا جائز ہے۔

ترکیب:

عن أبی ذَرّ رضی اللہ عنه أیضًا:

(عن) حرف جر۔ (اَبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ذر) مضاف اِلیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''رُوِی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (اَیضا) فعل محذوف (آض) بمعنی رجع کا مفعول مطلق ہے۔ تقدیر عبارت ہے: ''آض اَیضا''۔ ''آض''، فعل، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہے۔

"أنّ نَاسًا من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا للنبیّ صلی الله علیه وسلم"

(أنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ناساً) اسم "أنّ" منصوب۔ (من) حرف جر۔ (أصحاب) اسم مجرور، مضاف۔ (رسول) مضاف إلیہ، پھر مضاف۔ (اللہ) مضاف إلیہ۔ جار مجرور ناسا کی صفت۔ (قالوا) فعل ماضی معلوم، "ہم"، ضمیر مستتر، فاعل۔ (للنبی) جار مجرور "قالوا" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر ہوئی أن کی أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"یا رسول الله ؛ ذَهَبَ أهلُ الدُّثُور بالأُجور"

(یا) حرف ندا مبنی بر سکون، قائم مقام "ادعو" کے۔ "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (رسول اللہ) مضاف مضاف إلیہ، منادی منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور منادی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ذہب) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (أہل) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الدثور) مضاف إلیہ۔ (بالأجور) جار ومجرور "ذہب" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"یُصلُّون کما نُصلّی ویصومون کما نصوم"

(یصلون) فعل مضارع مرفوع۔ "ہم" مستتر فاعل۔ (کما): (ک) حرف جر۔ (ما) مصدریۃ۔ (نصلی) فعل مضارع مرفوع۔ "نحن"، ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ مصدر کی تاویل میں ہے تقدیر عبارت ہے۔ "یصلون کصلاتنا"۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ جملہ معطوف علیہ آنے والے جملے کا اس پر عطف ہے۔ (واو) حرف عطف۔ (یصومون) فعل مضارع مرفوع۔ "ہم" مستتر فاعل۔ (کما): (ک) حرف جر۔ (ما) مصدریۃ۔ (نصوم) فعل مضارع مرفوع۔ "نحن"، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق

سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ویَتصدَّقون بفُضول أموالهم"

(واو) حرف عطف۔ (یتصدقون) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہم'' مستتر فاعل۔ (بفضول) (ب) حرف جر۔ (فضول) مضاف۔ (أموال) مضاف إلیہ، پھر مضاف۔ (ہم): ضمیر مبنی بر سکون مجرور محلا مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف إلیہ ملکر مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''یتصدقون'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''یارسول اللہ ذہب'' سے یہاں تک منصوب محلا مقولہ ہوا قالوا کا۔ قول ومقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قالَ رسولُ الله ﷺ: أَوَلَيسَ قَدْ جَعَلَ الله لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول اللہ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (أ) ہمزۃ استفہام۔ (و) عاطفۃ۔ (لیس) فعل ماضی ناقص۔ ضمیر شان اسم لیس یعنی "أليس الشأن أن الله قد جعل"۔ (قد) حرف تحقیق (جعل) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) فاعل۔ (لکم) جارومجرور جعل کے متعلق۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (تصدقون) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہم'' مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا ''ما'' موصولہ کا، موصول صلہ ملکر مفعول بہ ہوا ''جعل'' فعل کا۔ جعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی فعل ناقص ''لیس'' کی۔ لیس فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ ہوا قال کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً"

إنّ: حرف توکید ونصب۔ (بکل): (ب) حرف جر (کل) مضاف۔ (تسبیحۃ) مضاف

الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ (صدقۃ) اسم "اِنّ" مؤخر۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أَيَأْتِي أَحَدُنا شَهوَتَهُ، ويكونُ له فيها أجر"

(أ) ہمزۃ استفہام۔ (یأتی) فعل مضارع۔ (أحدنا): مضاف مضاف الیہ، فاعل۔ (شہوتہ): مضاف (ہ) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (یکون) فعل مضارع ناقص مرفوع۔ (لہ) جار مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر یکون مقدم۔ (فیہا) جار ومجرور ظرف لغو یکون کے متعلق۔ (أجر) اسم یکون مؤخر۔ یکون فعل اپنے اسم وخبر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"قال: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ"

(قال) فعل ماضی (أ) ہمزۃ استفہام، لیکن تقریر کا فائدہ دے رہا ہے۔ (رایتم) جمع مذکر مخاطب۔ "أنتم" فاعل۔ (لو) أداۃ شرط۔ (وضعہا): (وضع) فعل ماضی مبنی بر فتح، ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (فی حرام) جار ومجرور ظرف لغو وضع کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔

"أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ"

(أکان) ہمزۃ استفہام (کان) فعل ماضی ناقص۔ (علیہ) جار ومجرور محذوف "وقع" کے متعلق ہوکر خبر کان مقدم۔ (وزر) اسم کان مؤخر۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مفعول بہ۔ "رأیتم" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معنی اور انشائیہ لفظا ہوکر معطوف علیہ۔

"فَكَذَلِكَ"

(فا) عاطفہ (ک) حرف جر۔ (ذلک) اسم اشارہ مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا

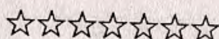
''ثابت'' کے۔ثابت اسم فاعل، ہوضمیر مستتر فاعل۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم۔

'' إذَا وَضَعهَا فِي الْحَلاَلِ''

(اذا) ظرف متضمن معنی شرط۔(وضعہا): (وضع) فعل ماضی مبنی بر فتح، ہوضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔(فی الحلال) جار ومجرور ظرف لغو وضع کے متعلق۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔

''كَانَ لَهُ أَجْرٌ''

(کان) فعل ماضی ناقص۔(لہ) جار ومجرور محذوف ''وقع'' کے متعلق ہوکر خبر کان مقدم۔ (اَجر) اسم کان مؤخر۔کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء۔شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مبتداء مؤخر۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف۔معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقولہ ہوا۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث السادس والعشرون:

حسن نیت ہر کام کو باعث اُجر وصدقہ بنا دیتی ہے

وَعَنْ أبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ سُلامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ؛ تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِی دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(سلامٰی) ہڈی، جوڑ۔ (تعدل) تو انصاف کرے۔ (متاع) سامان۔ (خطوۃ) قدم۔ (تمیط) مٹادے، دور کردے۔ (الاذی) تکلیف دہ چیز۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس دن میں بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس میں آدمی کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔ کسی شخص کو اس کی سواری میں مدد کرتے ہو یعنی اسے اس پر سوار کروادیتے ہو یا اس پر اس کا سامان رکھوادیتے ہو تو یہ صدقہ ہے۔ اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ اور نماز کے لیے تم جو بھی قدم اٹھا کر جاتے ہو ان میں سے ہر ایک صدقہ ہے۔ اور راستے سے تم جو بھی تکلیف دہ چیز اٹھاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: انسان کے ہر جوڑ کی سلامتی اللہ عزوجل کی طرف سے ایک نعمت ہے لہذا ہر جوڑ پر اللہ تعالی کا شکر واجب ہے۔

☆: ہر دن عبادات ونوافل پر مداومت ضروری ہے، جسطرح حدیث پاک میں (كل يوم تطلع فيه الشمس) کے کلمات سے بیان ہوا۔

☆: وہ اُمور جن کو انسان عادتاً کرتا ہے اور ان میں بہت مشقت بھی نہیں ہوتی اللہ عزوجل ان میں بھی انسان کو عظیم اُجر سے نوازتا ہے۔

ترکیب:

"وعن أبي هريرة"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أبي هريرة"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"أن النبي ﷺ قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (النبی) أن کا اسم، منصوب۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، "ہو"، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ "ان" کی خبر بنی۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"كُلُّ سُلامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَة"

(کل) مضاف۔ (سلامی): غیر منصرف آخر میں الف ممدودة، علامت جر فتحہ مقدرہ ہے،

مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مبتدا۔ (من الناس) جار و مجرور "سلامی" کے متعلق ہے۔ (علیہ) جار و مجرور (صدقۃ) خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"كُلَّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ"

(کل) منصوب علی الظر فیہ، مضاف۔ (یوم) مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مفعول فیہ مقدم۔ (تطلع) فعل مضارع۔ (فیہ) فی حرف جر (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ (الشمس) فاعل۔ فعل، فاعل، متعلق اور مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ"

(تعدل) فعل مضارع۔ "أنت" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (بین) ظرف مکان منصوب علی الظر فیۃ مضاف۔ (اثنین) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ۔ فعل تعدل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مبتداء مقدم۔ (صدقۃ) خبر۔ یہاں پر مبتدأ فعل "تعدل" سے لیا ہوا ہے یعنی "عدلک بین اثنین"۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا"

(واو) حرف عطف آنے والا جملہ سابقہ جملہ پر معطوف ہے۔ (تعین) فعل مضارع معلوم۔ "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (الرجل) مفعول بہ۔ (فی) حرف جر۔ (دابتہ): (دابۃ) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف الیہ۔ جار مجرور متعلق تعین کے۔ فعل، فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (فتحملہ) (فاء) عاطفۃ۔ (تحمل) فعل مضارع۔ "أنت" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (علیہا): (علی) حرف جر (ھا) ضمیر مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ظرف لغو "تحمل" کے متعلق۔ فعل، فاعل، مفعول متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف۔ آنے والا

جملہ اسی پر معطوف، دونوں ملکر خبر مقدم ہیں مبتدا موَخر ''صدقۃ'' کی۔

''أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ''

(أو) حرف عطف (ترفع) فعل مضارع معلوم۔ ''انت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (لہ) جار ومجرور ''ترفع'' کے متعلق۔ (علیہا) ظرف لغو ''ترفع'' کے متعلق۔ (متاعہ): مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔ (صدقۃ) مبتدا موَخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ''

(و) حرف عطف (الکلمۃ) موصوف۔ (الطیبۃ): صفت، مبتدا۔ (صدقۃ) خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ''

(و) حرف عطف۔ (بکل): (ب) جارہ۔ (کل) مضاف۔ (خطوۃ) موصوف۔ (تمشیہا): (تمشی) فعل مضارع۔ ''أنت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (إلی الصلاۃ) جار مجرور تمشی کے متعلق۔ تمشی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور اپنے متعلق سے مل کر صفت ''خطوۃ'' کی۔ خطوۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور محذوف ''ثابت'' سے مل کر خبر مقدم (صدقۃ) مبتدا موَخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

'' وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ''

(و) حرف عطف۔ (تمیط) فعل مضارع معلوم، ''انت'' مستتر فاعل۔ (الاذی) مفعول۔ (عن الطریق) جار مجرور ظرف لغو ''تمیط'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور اپنے متعلق سے مل کر بمعنی مصدر خبر مقدم (صدقۃ) مبتدا موَخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث السابع والعشرون:

حسن خلق نیکی ہے اور جس کام پر مؤمن کا دل مطمئن نہ ہو گناہ ہے

وَعَنُ النَّوَاسِ بنِ سَمُعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: البِرُّ حُسُنُ الْخُلُقِ، وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِي نَفْسِکَ وَكَرِهُتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. (رواه مسلم). وَعَنُ وَابِصَةَ بُنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرّ؟. قُلْتُ: نَعَمُ، قَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ؛ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتُ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاکَ النَّاسُ وَأَفْتَوکَ. {حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَيْنَاهُ فِي مُسْنَدَي الإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بُنُ حَنْبَلَ وَالدَارِمِيَّ، بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ}.

مشکل الفاظ:

(البر) نیکی۔ (الاثم) گناہ۔ (حاک) کھٹکے۔ (اطمأن) مطمئن ہوا۔ (تردد) شک۔

ترجمه:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اچھے اخلاق ہیں۔ اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔ اور تمہیں یہ بات ناپسندیدہ ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا۔ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا''، (اے وابصہ): ''تم نیکی کے بارے میں پتا کرنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں''۔ آپ نے فرمایا: ''(اس کے بارے میں) اپنے دل سے فتویٰ لو۔ نیکی وہ ہے جس کے بارے میں نفس اور تمہارا دل مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہارا سینہ اس کے بارے میں تردد کا شکار ہو۔ خواہ لوگ جواز کا بھی

فتوی دیں''۔امام نووی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نے اسے دو اماموں احمد بن حنبل اور دارمی کی مسند کے حوالے سے ''سند حسن'' سے نقل کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: مؤمن پر حق و باطل مشتبہ نہیں ہوتے ،نور ایمان سے مؤمن دونوں میں فرق کر سکتا ہے۔ اگر چہ فتوی میں اس چیز کو جائز بھی قرار دیا جائے لیکن مؤمن کا دل اس پر مطمئن نہیں تو وہ چیز مشتبہ ہے۔اور مشتبہات سے بچنا ہی اولی ہے۔

☆: یہ حدیث پاک رسول اللہ ﷺ کے علم کی دلیل ہے کہ رسول پاک ﷺ لوگوں کے دلوں کی حالت بھی جانتے ہیں۔

ترکیب:

عن النَّوَاسِ بنِ سَمْعانَ رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال:

(عن) حرف جر۔ (النواس) موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (سمعان) مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ ملکر صفت،موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''رُوی'' کے۔تقدیر عبارت ہے: ''روی عن النواس''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رُوی) فعل مقدر، ''ہو''،ضمیر مستتر فاعل ۔(عن النبی ﷺ) جار مجرور،ظرف مستقر فعل کے متعلق ہوئے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو''،ضمیر مستتر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''البِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ''

(البر) مبتدا۔(حسن) مضاف۔(الخلق) مضاف اِلیہ،دونوں ملکر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِی نَفْسِکَ"

(واو) حرف استئناف۔ (الإثم) مبتدا۔ (ما) اسم موصول۔ (حاک) فعل ماضی مبنی برفتحہ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (فی نفسک) جار مجرور ظرف لغو "حاک" کے متعلق ہیں۔ فعل فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَکَرِهْتَ أَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ"

(و) حرف عطف۔ (کرہت) فعل ماضی واحد مذکر مخاطب۔ (ت) ضمیر مخاطب مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ (أن) مصدریہ ناصبہ۔ (یطلع) فعل مضارع منصوب، مصدر "اطلاع" کی تاویل میں، مفعول بہ۔ (علیہ) جار ومجرور "یطلع" کے متعلق۔ (الناس) فاعل مرفوع۔ کرہت فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہے سابقہ جملے پر جو کہ صلہ تھا موصول کا۔

"أتیتُ النبی صلی الله علیه وسلم فقال"

(أتیت) فعل، فاعل۔ (النبی) مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فقال): (ف) حرف عطف (قال) فعل۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرّ؟ قلت: نعم"

(جئت) فعل، تَ ضمیر ذوالحال۔ (تسأل) فعل مضارع مرفوع، "أنت" مستتر فاعل۔ (عن) حرف جر (البر) اسم مجرور، ظرف لغو تسأل کے متعلق فعل فاعل ملکر متعلق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل جئت کے فعل کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (قلت) فعل، فاعل۔ (نعم) جواب۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (استفت) فعل اَمر مبنی بر حذف حرف علت۔ "أنت" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (قلبک) مضاف مضاف الیہ، مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ ملکر مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْس"

(البر) مبتدأ۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مرفوع محلاً خبر۔ (اطمأنت): فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ت) تأنیث۔ فعل فاعل ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ (إلیہ) جار مجرور اطمأن کے متعلق۔ (النفس) فاعل مرفوع۔ صلہ موصولہ ملکر خبر ہے مبتداء کی مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ"

(واو) حرف عطف (اطمأن) فعل ماضی مبنی بر فتحہ (إلیہ) جار مجرور اطمأن کے متعلق۔ (القلب) فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِي النَّفْس"

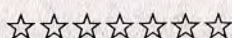
(واو) حرف استئناف۔ (الإثم) مبتدا۔ (ما) اسم موصول۔ (حاک) فعل ماضی مبنی بر فتحہ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (فی نفس) جار مجرور ظرف لغو "حاک" کے متعلق ہیں۔ فعل فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ"

(واو) حرف عطف۔ (تردد) فعل ماضی مبنی بر فتح ھو ضمیر مستتر فاعل۔ (فی الصدر) جار مجرور "تردد" کے متعلق۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَإِنْ أَفْتَاکَ النَّاسُ وَأَفْتَوکَ"

(واو) حرف عطف۔ (إن) وصلیہ۔ (أفتاک): (أفتی) فعل ماضی۔ (ک) ضمیر خطاب مفعول بہ۔ (الناس) فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا۔ (واو) حرف عطف۔ (أفتوک) أفتی فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "واو" ضمیر متصل مبنی بر سکون محل رفع میں فاعل۔ (ک) مفعول بہ۔ أفتی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔



الحديث الثامن والعشرون:

اطاعتِ امیر اور فتنوں میں سنت کی پیروی کا بیان

وَعَنْ أَبِی نَجِیحٍ العِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا العُيُوْنُ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؛ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. {رواه أبو داود والترمذی، وقال: حديث حسن صحيح}.

مشكل الفاظ:

(موعظۃ) وعظ، نصیحت۔ (مودع) الوداع کہنے والا۔ (الطاعۃ) حکم ماننا۔ (تأمر) امیر، حکمران بنا۔ (المهديين) ہدایت یافتہ۔ (النواجذ) داڑھیں، ناجذۃ کی جمع۔ (محدثات الامور) نئے کام۔

ترجمہ:

حضرت ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایسا وعظ کیا جس کے نتیجے میں ہمارے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ یہ تو الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے۔ آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے''۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالی سے ڈرنے اور حاکم وقت کی اطاعت کی نصیحت کرتا ہوں۔ خواہ کسی غلام کو تمہارا امیر مقرر کیا جائے۔ کیونکہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کی میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو اختیار کرو۔ اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اور نئے پیدا ہونے والے اُمور سے بچو کیونکہ ہر نیا پیدا ہونے والا اُمر بدعت گمراہی ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: وعظ فائدہ مندترب ہوتا ہے جب دل نرم ہوں اور اللہ تعالی کی خشیت پیدا ہو۔

☆: رسول اللہ ﷺ نے دو باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک اللہ عزوجل سے تقوی اور دوسری اطاعتِ امیر۔ تقوی ہی تمام اُمور میں اصل ہے۔ جبکہ اطاعت امیر سے دنیا کے معاملات کی اصلاح ہے۔ لہذا یہ وصیت دنیوی اور اُخروی سعادتوں کو جامع ہے۔

☆: رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے ساتھ خلفاء راشدین کی سنتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خلفاء کی سنت کو وہی درجہ دیا جو رسول اللہ ﷺ کی اپنی سنتوں کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے اگر سنت رسول میں کوئی اضافہ یا تغییر کی تو اب فرمان رسول کی روشنی میں خلفاء راشدین کی سنت پر ہی عمل ہوگا۔ لہذا جو لوگ اپنے آپ کو (اہل حدیث) کہتے ہیں اور خلفاء راشدین کی سنتوں پر عمل نہیں کرتے انہیں اس

حدیث پر غور کرنا چاہیئے۔

☆: بدعت یہ ہے کہ ایک بات صراحۃً سنتِ رسول ﷺ یا سنت خلفاء میں موجود ہو اور اس کو چھوڑ دیا جائے یا کوئی بات اصول اسلام کے خلاف ہو اور اس کو دین سمجھ کر رائج کیا جائے۔

☆: امور حسنہ بدعت ضلالہ نہیں کہلاتے بلکہ ان پر اجر وثواب ہے۔ جیسا کے حدیث نمبر ۵ کے فوائد میں گزر چکا ہے۔

ترکیب:

"عن أبی نَجِیحِ العِرباض بنِ سارِیة رضی الله عنه قال"

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (نجیح): مضاف الیہ مجرور۔ (العرباض) "أبی" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (ساریۃ): مضاف الیہ مجرور۔ موصوف صفت ملکر بدل، بدل مبدل منہ ملکر مجرور، عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

"وَعَظَنَا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظةً، وَجِلَت منها القلوبُ، وذَرَفَت منها العيونُ"

(وعظنا): (وعظ) فعل ماضی۔ (نا) ضمیر مفعول بہ۔ (رسول اللہ) فاعل۔ (موعظۃ) موصوف۔ آنے والے دونوں جملے صفت۔ (وجلت) واحد مؤنث فعل ماضی۔ (منہا) جار مجرور "وجلت" کے متعلق۔ (القلوب) فاعل۔ (ذرفت) واحد مؤنث فعل ماضی۔ (منہا) جار مجرور "ذرفت" کے متعلق (العیون) فاعل۔ موعظۃ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مفعول مطلق ہوا وعظنا کا وعظ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فقلنا یا رسول اللہ"

(فقلنا): (فاء) تفصیلیہ (قلنا) فعل فاعل۔ (یا) حرف نداء (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر منادی، حرف نداء قائم مقام ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادٰی قائم مقام مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ ہوا "قلنا" فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہٖ اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"کانھا موعظۃٌ مودعٍ"

(کانَّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (ھا) ضمیر اس کا اسم منصوب۔ (موعظۃ) مضاف (مودع) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر ہوئی کان کی، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَأوصِنا"

(فاوصنا)۔ (ف) تفصیلیہ۔ اوصِ فعل امر اَنتَ ضمیر مستتر فاعل (نا) ضمیر مفعول بہٖ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

" أُوصیکُمْ بِتَقْوَی اللہ عَزَّ وجَلَّ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ"

(اُوصی) فعل مضارع، "اَنا" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (میم) علامت جمع۔ (بتقوی): (ب) حرف جر۔ (تقوی) اسم مجرور، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ موصوف۔ (عزوجل): دونوں فعل ماضی مبنی علی الفتح صفتٌ۔ ان میں فاعل "ہوٗ" ضمیر مستتر۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ۔ (والسمع والطاعۃ) "تقوی" پر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر اوصیکم کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ"

(واو) حرف عطف۔ (اِن) حرف شرط۔ (تاَمّر): فعل ماضی مبنی بر فتحہ ،محل جزم میں فعل شرط۔ (علیکم) جار ومجرور ظرف لغو "تاَمّر" کے متعلق۔ (عبد) فاعل مرفوع علامت رفع ضمہ۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ جواب شرط محذوف ماقبل اس پر دلالت کر رہا ہے، یعنی: "واِن تاَمر عبد فاسمعوا واُطیعوا"۔

"فَإِنَّهُ مَنْ يَعِيشُ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيراً"

(ف) تفصیلیہ (ان) از حروف مشبہ بالفعل ہ، ضمیر اس کا اسم (من) موصولہ متضمن معنی شرط (یعش) فعل مضارع (منکم) جار مجرور متعلق یعش کے یعش فعل مضارع ھو ضمیر اس میں مستتر اس کا فاعل، فعل فاعل اور متعلق ملکر صلہ ھوا موصولہ کا، موصولہ صلہ ملکر شرط۔ (فسیری): (ف) جواب شرط کے لئے۔ (س): حرف تقریب۔ (یری) جواب شرط۔ "ہو" مستتر فاعل۔ (اختلافاً) مفعول بہ، موصوف۔ (کثیراً) صفت۔ یرٰی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ھوکر خبر ہے اَنّ کی، اَنّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيينَ"

(فعلیکم): (ف) شرط مقدر کے جواب میں واقع ہے۔ تقدیر کلام ہے: "اِن عشتم بعدی فعلیکم"، (علیکم) اسم فعل، اُمر کے معنی میں ہے یعنی: (الزموا) فعل انتم ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (بسنتی): (ب) حرف جر (سنتی) اسم مجرور، مضاف۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون مجرور محلا مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ۔ (وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین) (واو) حرف عطف۔ (سنۃ) مضاف ۔(الخلفاء) مضاف الیہ، موصوف (لراشدین المھدیین) صفات۔ مُضاف مضاف الیہ ملکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور۔ جار

مجرورملکر متعلق الزموا فعل کے۔فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"عَضُّوا عَلَيُهَا بِالنَّوَاجِذِ"

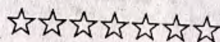
(عضوا) فعل اَمر۔"اَنتم"، ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔(علیہا) جار ومجرور ظرف لغو "عضوا" کے متعلق۔(بالنواجذ) جارمجرور متعلق حال محذوفہ کے۔(عضوا) فعل اپنے فاعل اوردونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَإِيَّاكُمُ وَمُحُدَثَاتِ الأُمُورِ"

(واو) حرف عطف مفید بیان۔(اِیاکم): معطوف علیہ۔(و) حرف عطف۔(محدثات): مضاف۔(الأمور) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر معطوف ہوئے "اِیاکم" پر۔معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ(واحذروا) فعل مقدر کے۔فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"فَإِنَّ كُلَّ بِدُعَةٍ ضَلالَةٌ"

(فإن):(ف) تفسیریہ۔(اِن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔(کل) اسم "اِن" مضاف۔(بدعۃ) مضاف اِلیہ۔(ضلالۃ) خبر"اِن" مرفوع۔اِن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث التاسع والعشرون:

اعمال خیر جنت اور بے ہودہ گوئی جہنم کی طرف لے جاتی ہے

وَعَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قلتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أخبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدخِلُنِي الجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاةَ، وَتُؤتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ البَيْتَ. ثُمّ قَالَ: أَلا أَدُلُّكَ عَلى أَبْوَابِ الْخَيرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ الليلِ. ثُمَّ تَلا قَوْلَهُ تَعَالٰى: {تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ }(السجدة). ثمّ قَالَ: أَلا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الأَمْرِ وَعُمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟. قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَأْسُ الأَمْرِ الإِسْلامُ وَعَمُودُهُ الصَّلاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ. ثُمَّ قَالَ: أَلا أُخْبِرُكَ بِمِلاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟. قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ، وقَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا. قلتُ: يا نَبِيَّ اللّٰهِ؛ وإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَو قَالَ: عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ. {رواه الترمذی وقَالَ: حديث حسن صحيح}.

مشکل الفاظ:

(یباعدنی) مجھے دور رکھے۔ (جنۃ) ڈھال۔ (تطفیء) بجھا دیتا ہے۔ (جوف اللیل) رات کا درمیانی حصہ۔ (تتجافی) الگ رہتے ہیں۔ (عمود) ستون۔ (ذروۃ) چوٹی۔ (سنام) کوہان۔ (حصائد) درانتی سے کاٹی ہوئی فصل، نتیجہ۔ حصیدہ کی جمع ہے۔

ترجمہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے''۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے ایک عظیم کام کا سوال کیا ہے اور یہ اسی شخص کے لیے آسان ہوگا جس کے لئے اللہ تعالی آسان کردے۔ تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو''۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں بھلائی کے راستے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو اسی طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا رات کے وقت نوافل ادا کرنا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: { ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں}۔ تا {یعملون}۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں''؟ میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ''۔ آپ نے فرمایا: ''دین کی بنیاد اسلام، اس کا ستون نماز اور اس کا بلند ترین حصہ جہاد ہے۔ پھر آپ نے دریافت کیا: ''کیا میں تمہیں ان سب چیزوں کی جامع چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟''۔ میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ''۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: ''اسے سنبھال کر رکھو''۔ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی ﷺ کیا ہم پر ان باتوں کا بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کرتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ تیری ماں تجھے روئے! لوگوں کو ان کے چہروں کے بل، یا فرمایا: نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالنے والی چیز ان کی زبان کی کمائی ہی ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: اعمال صالحہ پر توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اللہ تعالی جس کے لئے چاہے آسانی پیدا فرمادیتا ہے۔

☆: اسلام کے ارکان خمسہ (توحید، نماز، روزہ، زکواۃ، حج) پر عمل دخول جنت کی بشارت ہے۔ جبکہ ان فرائض کے بعد نوافل سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

☆: نماز کو رسول اللہ ﷺ نے ستون قرار دیا جسطرح چھت کا قیام ستون پر ہوتا ہے اسی طرح اسلام کے لئے نماز ستون ہے۔

☆: زبان قابو میں ہو تو بھلائی ہی بھلائی اور زبان بے قابو ہو تو برائی ہی برائی ہے۔

ترکیب:

"عن مُعاذِ بِنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قال"

(عن) حرف جر۔ (معاذ) موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (جبل) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "رُوی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن معاذ"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قلتُ: یا رسول الله ﷺ"

(قلت): (قال) فعل ماضی معلوم۔ (ت) ضمیر متصل فاعل۔ (یا) حرف نداء (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر منادی، حرف نداء قائم مقام ادعوا۔ ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ

ہوا'' قلت''، فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أخبرني بعملٍ يُدخِلُني الجنَّة ويباعِدُني عن النار''

(اَخبرني) فعل اَمر مبنی بر سکون۔ نون وقایۃ۔ یاء: ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (بعمل) جار ومجرور ظرف لغو'' اَخبرني'' کے متعلق، موصوف۔ {بعد میں آنے والے دونوں جملے عمل کی صفت ہیں}۔ (یدخلنی): (یدخل) فعل مضارع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ نون وقایہ۔ یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ اَول۔ (الجنۃ) مفعول بہ ثانی۔ (و یباعدنی عن النار): (و) حرف عطف (یباعدنی): (یباعد) فعل مضارع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ نون وقایہ۔ یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ اَول (عن النار) جار مجرور، مفعول بہ ثانی۔ عمل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق اخبرنی کے۔ اخبرنی فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''قال: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيم''

(قال) فعل، (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (لقد): (لام) قسمیہ (قد) تحقیق کے لئے۔ (سأَلت) فعل ماضی، تاء ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (عن عظیم) جار ومجرور ظرف لغو ''سأَلت'' کے متعلق۔ جملہ فعلیہ جواب قسم، مقولہ ہوا قال کا، قال اپنے فاعل اور مقولہ کے ساتھ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالى عَلَيْهِ''

(واو) حرف عطف۔ (اِنہ): (اِن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا اسم ''اِنّ''۔ (لیسیر) لام تاکید۔ (یسیر) خبر ''اِنّ''۔ (علی) حرف جر۔ (مَن) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (یسَّرہ): (یسر) فعل ماضی مبنی برفتحہ (ہ) ضمیر متصل مبنی الضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔ (تعالی) فعل ما

ضی (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (علیہ) جار و مجرور ظرف لغو "یسر" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ظرف لغو یسیر کے متعلق۔ یسیر اپنے متعلق سے ملکر خبر اِن۔ اِن اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"تَعْبُدُ اللّٰهَ لا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"

(تعبد) فعل مضارع مرفوع، "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (لا) نافیہ۔ (تشرک) فعل مضارع معلوم، "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (بہ) جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق۔ (شیئا) مفعول بہ، فعل فاعل متعلق اور مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَتُقِيمُ الصَّلاةَ، وَتُؤتِي الزَّكَاةَ، وَتَصومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ"

(وتقیم): (واو) حرف عطف۔ (تقیم) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الصلاۃ) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ معطوف ہے "تعبداللہ" پر۔ معطوف علیہ، بعد میں آنے والے تینوں جملوں کا اس پر عطف ہے۔ (وتؤتی): (واو) حرف عطف۔ (تؤتی) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الزکاۃ) مفعول بہ منصوب فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وتصوم): (واو) حرف عطف۔ (تصوم) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (رمضان) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وتحج): (واو) حرف عطف۔ (تحج) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (البیت) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثُمّ قال: أَلا أَدُلُّكَ عَلى أَبْوَابِ الْخَيرِ"

(ثم) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ألا) حرف استفتاح وتنبیہ۔ (أدلک)

(أدل) فعل مضارع مرفوع، أنا مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ (علی) حرف جر۔ (أبواب) اسم مجرور، مضاف۔ (الخیر) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبدل منہ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق (اَدُلُّ) فعل۔ (اَدُلُّ) فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"الصَّوْمُ جُنَّةٌ"

(الصوم) مبتدا (جُنّۃ) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ"

(واوا) حرف استیناف۔ (الصدقۃ) مبتدا۔ (تطفئ) فعل مضارع "ہی" ضمیر مستتر فاعل۔ (الخطیئۃ) مفعول بہ۔ (کما): (ک) حرف جر، تشبیہ کا فائدہ دے رہا ہے۔ (ما) مصدریہ۔ (یطفئ) فعل مضارع مرفوع، مصدر کی تاویل میں ہے تقدیر عبارت ہے: "کِاطفاء"۔ (الماء) فاعل۔ (النار) مفعول بہ۔ مشبہ مشبہ بہ جملہ فعلیہ، مرفوع محلا خبر مبتدا "الصدقۃ" کی۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَصَلاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ الليل"

(واو): حرف استیناف۔ (صلاۃ) مضاف (الرجل) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر مبتدا۔ (فی) جار (جوف) مضاف۔ (اللیل) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو "صلاۃ کے متعلق۔ خبر محذوف ہے جس پر ماقبل دلالت کررہا ہے یعنی "تطفئ الخطیئۃ"۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

{"الصوم جنۃ سے یہاں تک بدل ہے" أبواب الخیر" سے}۔

"ثم تلا قوله تعالى تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، حتّى بلغ يَعْمَلُون"

ثم: حرف عطف۔ (تل) فعل ماضی ''ہو''، ضمیر مستتر فاعل۔ (قولہ) مضاف مضاف الیہ مفعول۔ (تعالی) فعل ماضی۔ مبدل منہ۔ (تتجافی) فعل مضارع۔ (جنوبہم) مضاف مضاف الیہ، فاعل۔ (عن المضاجع) جار ومجرور ظرف لغو ''تتجافی'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ہوکر معطوف علیہ۔ (حتی) حرف غایہ برائے عطف۔ (بلغ) فعل ماضی مبنی برفتحہ ''ہو''، ضمیر مستتر فاعل۔ (یعملون) فعل مضارع، ''ہم'' مستتر فاعل۔ فعل فاعل جملہ فعلیہ منصوب محلا ''بلغ'' کا مفعول ہے۔ بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف ملکر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ تلا فعل کا، تلا فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

''ثمّ قال: أَلا أُخبِرُکَ بِرَأْسِ الأَمْرِ، وعمودِہِ، وَذِرْوَۃِ سَنَامِہِ''

(ثم) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی برفتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (ألا) حرف استفتاح وتنبیہ۔ (أخبرک): (أخبر) فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ (برأس): (ب) جارہ۔ (رأس) مضاف۔ (الأمر) مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ۔ (وعمودہ وذروۃ سنامہ) معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار ومجرور ظرف لغو أخبر کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ ہوا قال کا، قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قلت: بلی یا رسول اللہ''

(قلت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (بلی) حرف جواب۔ (یارسول اللہ) (یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ، دونوں ملکر منادی منصوب بوجہ مفعول ہونے فعل ''أدعو'' کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نداومنادی ملکر

مقولہ ہوا قلت کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: رَأْسُ الأَمْرِ الإِسْلاَمُ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (رأس) مضاف۔ (الأمر) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر مبتدا۔ (الإسلام) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

"وَعَمُودُهُ الصَّلاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ"

(وعمودہ الصلاۃ) مبتدا وخبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف اول۔ (وذروۃ): (واو) حرف عطف، مضاف۔ (سنامہ) مضاف اِلیہ، مبتدا۔ (الجہاد) خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف ثانی۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مقولہ ہیں قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثم قال: أَلاَ أُخْبِرُكَ بِمَلاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ"

(ثم) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (ألا) حرف استفتاح وتنبیہ۔ (أخبرک): (أخبر) فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ (بملاک): (ب) حرف جر۔ (ملاک) مضاف۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ مجرور محلا مضاف الیہ۔ (کلہ) تاکید۔ جار مجرور ظرف لغو "أخبر" کے متعلق۔ اخبر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ھوکر مقولہ ہوا، قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قلت: بلى يا رسول الله "

(قلت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (بلی) حرف جواب۔ (یارسول اللہ) نداومنادی، مقولہ ہوا قلت کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ"

(فأخذ):(ف) حرف عطف مفید بیان (أخذ) فعل ماضی مبنی بر فتح، ہو ضمیر مستتر

فاعل۔(بلسانہ): جارومجرور "أخذ" کے متعلق۔فعل، فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وقال: كفَّ عَلَيْکَ هٰذَا"

(و) حرف استیناف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔(کف) فعل أمر۔ "أنت"، ضمیر مستتر فاعل۔(علیک) جارومجرور "کف" کے متعلق۔(ہذا) اسم اِشارہ مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔کف فعل فاعل متعلق اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ قال کا۔قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قلت: یا نَبِیَّ الله"

(قلت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔(یا نبی اللہ) نداومنادی۔مقولہ ہوا قلت کا۔فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وإنّا لَمُؤاخَذون بما نَتَكَلَّم به"

(واو) زائدۃ۔(اِنّ) حرف تاکید وحرف ازحروف مشبہ بالفعل۔(نا) اسم "اِنّ"، اصل میں اِننا ہے۔(لمؤاخذون): (لام) تاکید۔(مؤاخذون) خبر "اِنّ"۔(بما): (ب) حرف جر۔(ما) اسم موصول۔(نتکلم) جمع متکلم فعل مضارع مرفوع نحن مستتر فاعل۔(بہ): جارومجرور نتکلم کے متعلق۔صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ مجرور۔جارومجرور "مؤاخذون" کے متعلق۔لمواخذوں اپنے متعلقات سے مل کر خبر ہے اِن کی اِن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

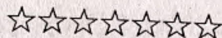
"فقال: ثَكِلَتْکَ أُمُّکَ یَا مُعَاذ"

(ف) حرف استیناف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔(ثکلتک): (ثکل) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(ت) تأنیث۔(ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔(أمک) مضاف مضاف الیہ، فاعل۔فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ

خبر یہ ہوا۔ (یا معاذ) حرف نداء قائم مقام ادعوا مضاف منادیٰ مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ۔

"وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ ۔ أَو قَال: عَلَى مَنَاخِرِهِمْ ۔ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ"

(وہل): (و) زائدہ (ہل) حرف استفہام۔ (یَکُبُّ) فعل مضارع۔ (الناس) مفعول بہ۔ (فی النار) جار ومجرور "یکب" کے متعلق۔ (علی) حرف جر۔ (وجوہہم): مضاف مضاف الیہ، مجرور۔ (أو) حرف عطف برائے شک۔ (قال) فعل ماضی مبنی (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (علی مناخرہم) مضاف مضاف الیہ، مجرور۔ (إلا) حرف استثناء مُلغی۔ (حصائد) مضاف۔ (اَلسنتہم) مضاف اِلیہ، فاعل۔ یکبُّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ (ثکلتک سے حصائدا لسنتھم) تک مقولہ ہے قال کا قال فعل فاعل اور مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔



الحديث الثلاثون:

غیر ضروری سؤال سے اجتناب کا بیان

وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِي جُرْثُومَ بْنَ نَاشِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلاَ تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلاَ تَبْحَثُوا عَنْهَا. {حديث حسن، رواه الدارقطني وغيره}.

مشکل الفاظ:

(فرض) لازم کیا۔ (فرائض) فریضہ کی جمع، جن کاموں کا کرنا لازم اور ضروری ہو۔ (نسیان) بھول۔ (تنتہکو) تم خلاف نہ کرو۔

ترجمہ:

حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرو۔ اور اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تم انکی خلاف ورزی نہ کرو۔ اور اس نے تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتے ہوئے کچھ چیزوں کو بیان نہیں کیا حالانکہ وہ بھولا نہیں ہے اس لیے تم ان کے بارے میں بحث نہ کرو''۔

فوائد حدیث:

☆: احکام دین کو چار اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) فرائض جنکا ادا کرنا ضروری ہے۔ (۲) محارم جن سے دور رہنا ضروری ہے۔ (۳) حدود جن سے تجاوز نہ کرنا ضروری ہے۔ (۴) مسکوت عنہ جن کے بارے میں سؤال سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

ترکیب:

"وعن أبی ثَعْلَبةَ الخُشَنی جُرْثُومَ بن ناشِرٍ رضی الله عنه"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (اَبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ثعلبہ): مضاف اِلیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف، (الخشنی) صفت۔ (جرثوم) ''اَبی'' سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (ناشر): مضاف اِلیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل، بدل مبدل منہ ملکر مجرور، عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ''روی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قال: قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّ الله تَعَالٰی فَرَضَ فَرَائِضَ"

(اِنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''اِنّ'' منصوب، ذوالحال۔ (تعالی) فعل ماضی بمع اپنے فاعل کے مستقل جملہ خبریہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم ہوا ''اِنّ'' کا۔ (فرض): فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (فرائض) مفعول مطلق۔ جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر ''اِنّ''۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَلاَ تُضَیِّعُوهَا"

(فلا): (ف) تفضیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تضیعو ہا): فعل مضارع مجزوم ''انتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَحَدَّ حُدُودًا"

(و) حرف عطف (حد): فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (حدودا) مفعول مطلق منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَلاَ تَعْتَدُوهَا"

(فلا): (ف) تفضیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تعتدوہا): فعل مضارع مجزوم "انتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ"

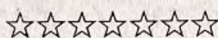
(و) جرف عطف (حرم): فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (اشیاء) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَلاَ تَنْتَهِكُوهَا"

(فلا): (ف) تفضیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تنتھکوہا): فعل مضارع مجزوم "انتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ، غَيْرَ نِسْيَانٍ، فَلاَ تَبْحَثُوا عَنْهَا"

(وسکت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو"، ضمیر مستتر فاعل، ذوالحال۔ (عن) حرف جر۔ (أشیاء) اسم مجرور مبنی بر فتحہ، جار مجرور "سکت" کے متعلق۔ (رحمۃً) مفعول لہ۔ (لکم) جار و مجرور "رحمۃ" کے متعلق۔ (غیر) مضاف۔ (نسیان) مضاف الیہ، حال۔ سکت فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فلا تبحثوا) "(فلا): (ف) تفصیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تبحثوا): فعل مضارع مجزوم "انتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (عنہا) جار و مجرور "تبحثوا" کے متعلق۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحديث الحادی والثلاثون:

دنیا کی محبت اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ہے

وعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ: إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبُّكَ اللّٰهُ. وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ، يُحِبُّكَ النَّاسُ. {حديث حسن، رواه ابن ماجة، وغيره بأسانيد حسنة}.

مشکل الفاظ:

(دلنی) میری رہنمائی کیجئے۔(ازھد) تقویٰ اختیار کرو۔

ترجمہ:

حضرت ابو العباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جس سے میں اللہ عزوجل کا بھی محبوب بن جاؤں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں''۔ آپ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالیگا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں پسند کرنے لگیں گے''۔

فوائد حدیث:

☆: زہد کی وجہ سے اللہ عزوجل کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ حقیقی زہد یہ ہے کہ دنیا کو دل میں جگہ نہ دے، اللہ عزوجل کی نعمتوں کو کھائے تو شکر ادا کرے اور دنیا میں رہتے ہوئے اُمورِ دنیا کو اسلامی اصول کے مطابق چلائے۔

☆: ریا کاری اور دکھلاوے کے بغیر لوگوں کی محبت حاصل کرنا حرام نہیں لہذا اگر انسان قصداً ایسے کام کرے کہ جس میں لوگوں کی محبت حاصل کرنا مقصود ہو تو صحیح ہے۔

☆: انسان فطری طور پر مانگنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

ترکیب:

وعَنْ أَبي العَبَّاس سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السّاعِدِيّ رضی الله عنه"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) اسم مجرور، مضاف۔ (العباس): مضاف إليه مجرور، دونوں ملکر مبدل منه (سہل) "أبي" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (سعد) مضاف إليه مجرور۔ مضاف مضاف اليه ملکر صفت۔ (الساعدی) صفت ثانی۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر بدل، بدل مبدل منه ملکر مجرور، عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

" قال: جَاءَ رَجُلٌ إلى النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (جاء) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رجل) فاعل مرفوع۔ (الی) حرف جر۔ (النبی) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو، فعل کے متعلق ہوئے۔ (فقال): (ف) استنافیہ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (یا) حرف نداء (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر منادی، حرف نداء قائم مقام ادعوا۔ ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر مقولہ ہوا "قال"، فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

" دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍإِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحبّنِيَ اللّٰهُ، وَأَحبّنِي النّاسُ"

(دل) فعل امر "انت"، ضمیر فاعل (نون) وقایہ (یا) ضمیر متکلم مفعول بہ۔ (علی) حرف جار

(عمل) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ''دل''، فعل کے۔ (اذا) حرف شرط متضمن معنی شرط (انا) ضمیر متکلم مبتدا (عملت) فعل (ت) ضمیر فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط۔

(اُحب) فعل (نون) وقایہ (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (واو) عاطفہ (اُحب) فعل (نون) وقایہ (ی) ضمیر مفعول بہ (الناس) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط اور جزا مل کر مفعول فیہ ہوا ''دل''، فعل کا۔ دل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

''فَقَالَ ازْهَدْ فِی الدُّنْیَا''

(ف) تفریعیہ، مرتبہ۔ (قال) فعل ''ھو''، ضمیر فاعل (ازھد) فعل اَمر ''اَنت''، ضمیر فاعل ''فی''، جار (الدنیا) مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق (ازھد) فعل کے۔ (ازھد) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یحبک اللہ(ان تزھد یحبک اللہ)

''ان''، حرف شرط (تزھد) فعل مضارع ''انت''، ضمیر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (یحب) فعل ''ک''، مفعول بہ۔ اسم جلالت ''اللہ'' فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ ہوا۔

''وَازْهَدْ فِیمَا عِنْدَ النَّاس''

''و'' استینافیہ (ازھد) فعل امر مبنی بر سکون ''انت''، ضمیر مستتر فاعل ''فی''، حرف جار ''ما''، اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (عند) ظرف مکاں مضاف (الناس) مضاف علیہ صلہ۔ جار

مجرور مل کر متعلق ''ازهد'' فعل کے ''ازهد'' فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یحبک الناس (ان تزهد یحبک الناس)

''ان'' حرف شرط (تزهد) فعل مضارع (جواب امر مجزوم) ''انت'' ضمیر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (یحب) فعل ''ک'' مفعول بہ (الناس) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا ''قال'' کا۔ ''قال'' اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الثانی والثلاثون:

نقصان وضرر کو دور کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قالَ: لا ضَرَرَ وَلا ضِرَارَ. {حَدِیثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ، وَالدَارَقُطْنِیُ مُسْنَدًا، وَرواهُ مَالِکُ فِی الْمُوطَا مُرْسَلاً، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَیٰ عَنْ أَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْقَطَ أَبَاسَعِیدَ، وَلَهُ طُرُقٌ یُقَوِّیُ بَعْضُهَا بَعْضًا}.

مشکل الفاظ:

(ضرر) نقصان۔ (ضرار) نقصان پہنچانا۔

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی نقصان اٹھایا جائے اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچایا جائے''۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے مسندا (یعنی سند متصل کے

ساتھ مرفوعا) نقل کیا ہے۔ جبکہ امام مالک نے اسے موطا میں عمرو بن یحیی عن ابیہ عن النبی ﷺ مرسلا نقل کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابوسعید کو درمیان سے ساقط کر دیا ہے۔ اس روایت کے مختلف طرق ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

فوائد حدیث:

☆: یہ حدیث پاک معاملات کے لئے ایک قانون کی حیثیت رکھتی ہے۔ نہ کسی کو ضرر دینا جائز ہے اور نہ ہی بدل میں زیادتی جائز ہے، یعنی کسی کا نقصان ہوا ہے تو وہ صرف اپنا نقصان پورا کریگا زیادتی نہیں کرسکتا۔

ترکیب:

وعن أَبِی سعیدٍ الخُدْری رضی الله عنه أن النبیَّ ﷺ قالَ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) اسم مجرور، مضاف۔ (سعید) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف۔ (الخدری) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی"، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أن النبی ﷺ قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (النبی) "أن" کا اسم، منصوب۔ (قال) فعل ماضی مبنی برفتحہ، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ "ان" کی خبر بنی۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لا ضَرَرَ وَلاَ ضِرَار"

(لا) نافیہ للجنس۔ (ضرر) اسم "لا"۔ خبر محذوف۔ (و) حرف عطف۔ (لاضرار) (لا) نافیہ للجنس۔ (ضرار) اسم "لا"۔ خبر محذوف ہے تقدیر کلام "بین الناس" یا "فی الاسلام" وغیر ذلک ممکن ہے۔ لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الثالث والثلاثون:

صرف دعوی قابل قبول نہیں

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَىٰ رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَ هُم، وَلٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنُ عَلَى مَنْ اَنْكَرَ {حديث حسن رواه البيهقي وغيره هكذا، وبعضه في الصحيحين}.

مشکل الفاظ:

(دماء) خون، دم کی جمع۔ (البینۃ) گواہ۔ (المدعی) دعوی کرنے والا۔ (الیمین) قسم۔

ترجمه:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: ”اگر لوگوں کے دعوے کے حساب سے ہی فیصلہ کر دیا جائے تو لوگ ایک دوسرے کے اموال اور خون کا دعوی کرنے لگیں گے۔ لیکن (قانون) یہ ہے کہ گواہی پیش کرنا دعوے دار کے لیے لازم ہے اور اس دعوے کا انکار کرنیوالے پر قسم اٹھانا ہے“۔ یہ حدیث حسن ہے اور امام بیہقی اور دیگر محدثین نے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس کا بعض حصہ صحیحین میں بھی موجود ہے

فوائد حدیث:

☆: شریعت کے احکام کے لئے کوئی نہ کوئی علت یا حکمت ہوتی ہے۔ یہاں پر گواہ کی حاجت بھی اسی لئے ہے کہ کوئی بے جا کسی کو نقصان نہ دے سکے۔

☆: مدعی سچا بھی ہو تو صرف اس کے دعوی کی وجہ سے فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ اسکو گواہ پیش کرنے ہونگے۔ اور جب وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعی علیہ پر قسم ہے۔

☆: یہ حدیث قضاء کے لئے بنیاد ہے۔

ترکیب:

"وعن ابن عبّاس رضی الله عنهما أن النبی ﷺ قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(ابن)مجرور، مضاف۔(عباس)مضاف الیہ مجرور،عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر"روی" کے متعلق ہوئے۔"روی"،فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أن النبی ﷺ قال"

(أن)حرف از حروف مشبہ بالفعل۔(النبی)"أن" کا اسم،منصوب۔(قال)فعل ماضی مبنی برفتحہ،"ہو"،ضمیر مستتر فاعل۔فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ "ان" کی خبر بنی۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لَوْ يُعْطَى النّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لادَّعَىٰ رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَ هُم"

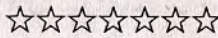
(لو)حرف شرط۔ (یُعطی) فعل مضارع مجہول۔(الناس) نائب فاعل۔ (بدعواہم):(ب)حرف جر (دعوی) مضاف۔ (ہم)ضمیر مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔دونوں ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو"یعطی"، کے متعلق۔ (لادّعی):(لام) جواب الشرط۔(ادعی)فعل ماضی۔(رجال) فاعل۔(أموال) مضاف (قوم) مضاف الیہ، معطوف علیہ۔ (و)حرف عطف۔ (دماء ہم) مضاف مضاف الیہ،معطوف۔دونوں ملکر مفعول بہ جزاء۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَلَكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي"

(واو) حرف عطف برائے بیان۔(لکنْ)حرف استدراک۔ (البینۃ) مبتدا۔ (علی المدعی):(علی)حرف جر(المدعی)اسم مجرور۔جار مجرور ظرف مستقر خبر۔مبتداء اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالیَمِینُ عَلَی مَنْ أُنْکَرَ"

(الیمین) مبتدا۔(علی) حرف جر۔(مَن) اسم موصول۔(أنکر) فعل ماضی۔"ہو" ضمیر مستتر فاعل۔فعل فاعل، صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ثابت کے متعلق ہو کر خبر۔مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الرابع والثلاثون:

برائی کو بقدر استطاعت روکنے کا بیان

وَعَنْ أبِی سَعِیْدٍ الخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهِ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الإِیمَانِ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(من) اسم موصول، جو شخص۔(منکر) غیر معروف، اسم مفعول۔

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کردے۔اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی زبان کے ذریعے۔اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں اس کو برا سمجھے۔اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: ہر ممکن طریقہ سے برائی روکنا ضروری ہے لہذا جس کو شریعت میں ہاتھ استعمال کرنے

کی اجازت ہے وہ ہاتھ سے برائی روکے جسکو زبان کی اجازت ہے وہ زبان سے روکے اور دل میں تو ضرور اسے ناپسند کرے ورگرنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

☆: اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ برائی کو واقع ہو جانے کے بعد بڑھنے اور پنپنے نہ دیا جائے اگر کسی انسان کے بارے میں علم ہو جائے کہ برائی میں پڑنے ہی والا ہے تو اسکو پہلے روکا جائے۔

ترکیب:

"وعن أبی سعیدٍ الخُدری"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (سعید) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف۔ (الخدری) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی"، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قَالَ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ یقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو"، ضمیر مستتر فاعل۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول۔ "سمعت"، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔

(علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''سلم''

کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا

معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''مَنْ رَأَی مِنکُمْ مُنکَرا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہِ''

(من) اسم موصولہ متضمن بمعنی شرط۔ (رأی) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔

(منکم) جار و مجرور رأی کے متعلق۔ (منکراً) مفعول بہ رای فعل اپنے فاعل اور متعلق اور

مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا موصولہ اور صلہ ملکر شرط۔ (فلیغیر ہ): (ف) جواب شرط۔ (لام)

اُمر (یغیر) فعل مضارع مجزوم بلام اُمر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا

مفعول بہ۔ (بیدہ): (ب) حرف جر۔ (یدہ) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔ جار مجرور

''یغیر''، فعل کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء۔ شرط و جزاء ملکر جملہ

شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہِ''

(فإن): (ف) عاطفہ (إن) حرف شرط جازم۔ (لم) حرف جزم ونفی وقلب۔ (یستطع)

فعل مضارع مجزوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ یستطع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ

ہوکر شرط۔ (فبلسانہ): ((ف) جواب الشرط۔ (بلسانہ): جار و مجرور محذوف کے متعلق۔

جو کہ فلیغرہ ہے فلیغیر اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر

جملہ شرطیہ جزائیہ۔

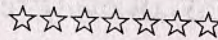
''فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہِ''

(فإن): (ف) عاطفہ (إن) حرف شرط جازم۔ (لم) حرف جزم ونفی وقلب۔ (یستطع)

فعل مضارع مجزوم، 'ہو'، ضمیر مستتر فاعل۔ یستطع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر شرط۔ (فبقلبہ): ((ف) جواب الشرط۔ (بقلبہ): جارومجرور محذوف کے متعلق۔ جو کہ فلیغیرہ ہے فلیغیر اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ"

(و) حرف استئناف۔ (ذلک) اسم اِشارة مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (أضعف) مضاف۔ (الإیمان) مضاف اِلیہ، خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الخامس والثلاثون:

آداب معاشرت کا بیان

وعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تَحَاسَدُوا وَلا تَنَاجَشُوا وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَدَابَرُوا وَلا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً؛ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لا يَظْلِمُهُ وَلا يَخْذُلُهُ وَلا يَكْذِبُهُ وَلا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(لاتحاسدوا) ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ (لاتناجشوا) قیمت بڑھانے کے لے بولی نہ دو۔ (لاتباغضوا) ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو۔ (لاتدابروا) ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ (اخوان) بھائی بھائی۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ اور ایک دوسرے کیساتھ بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ لاتعلقی اختیار نہ کرو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے ساتھ نہ زیادتی کرتا ہے اور نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا اور اسے حقیر نہیں سمجھتا۔ تقوی یہاں ہے یہ بات آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ کسی بھی انسان کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلما کی جان، مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لیے حرام ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لہذا مسلمان آپس میں ان معاملات کو رائج کریں جن سے بھائی چارہ میں اور پختگی پیدا ہو۔

☆: مسلمان کو کسی بھی صورت میں اذیت دینا جائز نہیں۔ مسلمان کی جان، مال، عزت بحق اللہ محفوظ ہے۔ کسی کو بھی مسلمان کی جان، مال، عزت کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں۔

☆: تقوی کا مقام دل ہے لہذا دل جن معاملات کو برا جانے وہ تقوی کے خلاف ہیں۔

ترکیب:

"وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة) مضاف إليه۔ مضاف مضاف إليه ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف

مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضى الله عنه قال"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول الله ﷺ''، منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" لا تَحَاسَدُوا"

(لا) ناہیہ۔ (تحاسدوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، ''أنتم''، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَلا تَنَاجَشُوا"

(واو) استنافیہ (لا) ناہیہ۔ (تناجشوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، ''أنتم''، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَلا تَبَاغَضُوا"

(واو) استنافیہ (لا) ناہیہ۔ (تباغضوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، ''أنتم''، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَلاَ تَدَابَرُوا"

(واو) استنافیہ (لا) ناہیہ۔ (تباغضوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ"

(واو) حرف عطف۔ (لا) ناہیہ۔ (یبع) فعل مضارع مجزوم۔ (بعضکم) مضاف مضاف الیہ ،فاعل۔ (علی بیع بعض) جارومجرور ظرف لغو، فعل "یبع" کے متعلق۔ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً"

(واو) حرف عطف۔ (کونوا) فعل اَمر۔ "أنتم" مستتر اسم "کان"۔ (عباد) منصوب، مضاف۔ (اللہ) مضاف اِلیہ، منادی حرف نداء محذوف۔ (اِخواناً) خبر "کان"۔ کونوا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ"

(المسلم) مبتدا (أخو) مضاف (المسلم) مضاف اِلیہ، مضاف مضاف اِلیہ خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لاَ يَظْلِمُهُ"

(لا) نافیہ۔ (یظلمہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم، مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَلاَ يَخْذُلُهُ"

(واو) استنافیہ (لا) نافیہ۔ (یخذلہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَلاَ يَكْذِبُهُ"

(واو) استنافیہ (لا) نافیہ۔ (یکذبہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَلاَ يَحْقِرُهُ"
(واو) استنافیہ (لا) نافیہ۔ (یحقرہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم
مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
التّقْوىٰ هٰهُنَا. وَيُشِيرُ إِلَىٰ صَدْرِهِ ثَلاَثَ مَرّاتٍ"
(التقوی) مبتدا۔ (ہہنا) اسم اشارہ ظرفیت کا فائدہ دیتا ہے، مبتدا محذوف کے متعلق ہوکر
خبر۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ویشیر) (واو) حالیہ (یشیر) فعل مضارع "ہو"
ضمیر مستتر فاعل۔ (إلی صدرہ) جار ومجرور "یشیر" کے متعلق۔ (ثلاث)
مضاف۔ (مرات) مضاف إلیہ، دونوں ملکر نائب مفعول مطلق۔ جملہ فعلیہ منصوب محلا
"قال" کے فاعل سے حال۔ قال اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشّرّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ"
(بحسب امرء) جار ومجرور ظرف مستتر خبر مقدم (من الشر) جار ومجرور حَسْب کے متعلق،
بمعنی: یکفی۔ (أن یحقر) أن) مصدریہ۔ (یحقر) فعل مضارع منصوب بأن "ہو" مستتر
فاعل۔ فعل "یحقر" مصدر کی تاویل میں ہوکر مبتدا مؤخر۔ (أخاہ المسلم) مفعول بہ۔ مبتداء
مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
"كُلّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ. دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ"
(کل) مبتداء مرفوع علامت رفعہ ضمہ مضاف۔ (المسلم) مضاف إلیہ۔ (علی المسلم) جار
ومجرور "حرام" کے متعلق۔ (حرام) خبر مبتداء کی مبدل منہ۔ (دم) حرام سے بدل مضاف
(ہ) ضمیر متصل مضاف الیہ (ومالہ) (واو) عاطفہ (مال) حرام سے بدل مضاف (ہ) ضمیر
متصل مضاف الیہ (وعرضہ) (واو) عاطفہ (عرض) حرام سے بدل مضاف (ہ) ضمیر متصل
مضاف الیہ۔ مبتداء خبر اور متعلق ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحدیث السادس والثلاثون:

اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَىٰ مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ. وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ أَخِيهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(کربۃ) غم، سختی۔ (معسر) تنگ دست۔ (طریق) راستہ۔ (بیوت) گھر، بیت کی جمع۔ (السکینۃ) سکون، اطمینان۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی کوئی سختی دور کی، اللہ اس شخص سے قیامت کی سختی کو دور کردے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دستی پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی عطا کردے گا۔ اور جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور اللہ اس وقت تک بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا

ہے۔اور جو شخص علم تلاش کرنے کسی راستے پر چلے گا، اللہ تعالی اس کے بدلے اس کے لیے جنت کے راستے آسان کردے گا۔اور جب کچھ لوگ اللہ کے گھر میں اکٹھے ہوکر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔اور ان پر فرشتے اپنے پر پھلا دیتے ہیں۔اور اللہ تعالی ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے۔اور جس شخص کا عمل کمزور ہو اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا''۔

فوائد حدیث:

☆: کسی بھی صورت میں مسلمان کی حاجات کو پورا کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔جو مسلمان تنگی کا شکار ہو اس پر نرمی کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل قیامت میں مہربان ہوگا۔

☆: وہ گناہگار مسلمان جس کے گناہ عام نہ ہوں، اس کے اوپر پردہ ڈالنے کی ترغیب دی گئی ہے۔اور وہ بندہ جس کے گناہ عام ہوں یا وہ فساد کے ساتھ معروف ہو یا وہ خود اپنے گناہوں کا چرچا کرتا ہو یا عام مسلمانوں کو اس کی ذات سے خطرہ ہو تو پھر کسی کو اس کے بارے میں بتانا اور اس کے خطرہ سے خبردار کرنا بہتر ہے۔

☆: فرائض کے علاوہ عبادات کے لئے اجتماع بھی مستحسن اُمر ہے۔اس میں اجتماعی ذکر وفکر اور دیگر مذہبی اجتماعات کی اجازت ہے۔

☆: علم وعمل کی فضیلت کا بیان ہے کہ علم تلاش کرنے والا جنت کے راستے پر چلتا ہے۔اور عمل کرنیوالا کامیاب ہوجاتا ہے۔جبکہ عالی نسب والا بے عمل پیچھے رہ جاتا ہے۔

ترکیب:

''وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ''

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(أبی) مضاف۔(ھریرۃ)

مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' رضی الله عنه قال''

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال رسول الله ﷺ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ''، منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ''

(مَن) اسم موصول متضمن معنی شرط (نَفَّس) فعل ماضی مبنی برفتحہ محل جزم میں جواب شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن مؤمن) جار و مجرور ''نفّس'' کے متعلق (کربۃ) مفعول بہ منصوب۔ (من کرب) جار مجرور، محذوف کے متعلق ہوکر ''کربۃ'' کی صفت مضاف (الدنیا) مضاف الیہ۔ نفس اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ موصولہ اپنے صلہ سے مل کر شرط (نفّس) جواب شرط مبنی بر فتحہ محل جزم میں۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔

(عنہ) جار ومجرور "نفس" کے متعلق (کربۃ) مفعول بہ منصوب۔ (من کرب) جارمجرور، محذوف کے متعلق ہوکر "کربۃ" کی صفت مضاف (یوم) مضاف الیہ ہوکر مضاف (القیامۃ) مضاف الیہ۔ نفس فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ"

(واو) استنافیہ (من) اسم موصول متضمن معنی شرط، مبتدا۔ آنے والا جملہ شرطیہ اسکی خبر۔ (یسر) فعل ماضی مبنی برفتحہ محل جزم میں جواب شرط، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (علی معسر) جار ومجرور "یسر" کے متعلق مفعول بہ۔ (یَسَّـــرَ) جواب شرط مبنی برفتحہ محل جزم میں۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔ (علیہ) جار ومجرور "یسر" کے متعلق۔ (فی) جار (الدنیا) مجرور معطوف الیہ (وَ) عاطفہ (الآخرۃ) معطوف۔ معطوف معطوف الیہ مجرور۔ جار ومجرور ظرف لغو "یسر" کے متعلق۔ یسر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ"

(من) اسم شرط جازم مبنی برسکون مرفوع محلا مبتدا۔ آنے والا جملہ شرطیۃ اسکی خبر۔ (ستر) فعل ماضی مبنی برفتحہ محل جزم میں جواب شرط، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (مسلماً) مفعول بہ منصوب۔ (سترہ) جواب شرط۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) فاعل۔ (فی الدنیا والآخرۃ) جار ومجرور ظرف لغو فعل "ستر" کے متعلق۔ ستر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ"

(واللہ): (واو) استئنافیہ۔ (اللہ) مبتدا۔ (فی عون) جار ومجرور محذوف "یکون" کے متعلق

ہوکر خبر۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ (ما) مصدریہ۔ (کان) فعل ماضی ناقص، مصدر کی تاویل میں یعنی: "مدۃ کونہ"۔ (العبد) اسم "کان" مرفوع۔ (فی عون أخیہ) جار ومجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر "کان"۔ کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَمَنْ سَلَکَ طَرِیقاً یَلْتَمِسُ فِیهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِیقاً إِلَی الْجَنَّةِ"

(و) استینافیہ۔ (من) اسم موصولہ متضمن بمعنی شرط (سلک) فعل ماضی ھو ضمیر اس میں مستتر فاعل (طریقا) موصوف۔ (یلتمس) فعل مضارع مرفوع "ہو" مستتر فاعل۔ (فیہ) جار ومجرور یلتمس کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف اور صفت ملکر مفعول بہ سلک فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا موصولہ کا صلہ اور موصول ملکر شرط (علماً) مفعول بہ منصوب۔ (سہّل) فعل ماضی معلوم۔ (اللہ) فاعل مرفوع علامت رفعہ ضمہ۔ (لہ بہ) جار ومجرور "سہل" کے متعلق۔ (طریقاً) مفعول بہ۔ (إلی الجنۃ) جار ومجرور طریقاً کے متعلق۔ سہل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰهِ، یَتْلُونَ کِتَابَ اللّٰهِ، وَیَتَدَارَسُونَهُ بَیْنَهُمْ، إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِینَةُ"

(و) حرف عطف۔ (ما) حرف نفی۔ (اجتمع) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (قوم) فاعل ذوالحال۔ (فی) حرف جر۔ (بیت) موصوف۔ (من بیوت اللہ): (من جار)۔ (بیوت) مضاف (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر مرور۔ جار ومجرور ظرف لغو "اجتمع" کے متعلق۔ (یتلون) فعل مضارع، "ہم" ضمیر فاعل، جملہ فعلیہ یتلون منصوب محلا "قوم" سے حال۔ (کتاب اللہ) مفعول بہ۔ (یتدارسونہ) فعل مضارع، "ہم" ضمیر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول

بہ۔ (بینھم) بین ظرف مکان منصوب، محذوف کے متعلق ہو کر یتدارسون کی ضمیر سے حال۔ (إلا) یا تو نفی کے بعد حرف تحقیق ہے۔ یا حرف استثناء ہے اور آنے والا جملہ فعلیہ منصوب محلا مستثنیٰ منقطع ہے۔ (نزلت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ت) تأنیث۔ (علیھم) جار ومجرور نزلت کے متعلق۔ (السکینۃ) فاعل۔ اجتمع فعل اپنے فاعل مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلائِكَةُ"

(و) حرف عطف۔ (غشیتھم) غشی فعل ماضی مبنی برفتحہ، (ت) تأنیث۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (الرحمۃ) فاعل۔ عشیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وحفتھم الملائکۃ): (و) حرف عطف۔ (حفتھم) غشی فعل ماضی مبنی بر فتحہ، (ت) تأنیث۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (الملائکۃ) فاعل۔ حفت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ"

(وذکر) فعل ماضی۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) فاعل۔ (فیمن عندہ): (فی) جار۔ (من) موصوف (عندہ) صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار ومجرور ظرف لغو "ذکر" کے متعلق۔ ذکر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَمَنْ أَبطأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ"

(و) حرف عطف۔ (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا، آنے والا جملہ اسکی خبر۔ (أبطأ) فعل ماضی مبنی برفتحہ محل جزم میں فعل شرط۔ (عملہ) فاعل۔ (لم) أداۃ جزم (یسرع) فعل مضارع مجزوم۔ جملہ جواب شرط۔ (بہ) جار ومجرور یسرع کے متعلق۔ (نسبہ) فاعل۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث السابع والثلاثون:

امت حبیب ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا بیان

وَعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. {رواه البخاری ومسلم بهذه الحروف}. فَانْظُرْ يَا أخِي وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكَ إِلٰى عَظِيمِ لُطْفِ اللّٰهِ تَعَالىٰ وَتَأَمَّلْ هَذِهِ الألْفَاظَ وَقَوْلَهُ (عِنْدَهُ) إشَارَةٌ إلىٰ الإعْتِنَاءِ بِهَا وَقَوْلَهُ (كَامِلَةً) لِلتَّأْكِيدِ وَشِدَّةِ الإعْتِنَاءِ بِهَا وَقَالَ فِي السَّيِئَةِ الّتِي هَمَّ بِهَا ثُمَّ تَرَكَهَا (كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً) فَأَكَّدَهَا بِـ(كَامِلَةٍ) وَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبَهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً فَأَكَّدَ تَقْلِيْلَهَا بِـ(وَاحِدَةٍ) وَلَمْ يُؤَكِدْهَا بِـ(كَامِلَةٍ) فَلِلّٰهِ الحَمْدُ وَالْمِنَّةُ سُبْحَانَهُ لَا نُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْهِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

مشکل الفاظ:

(الحسنات) بھلائیاں، اعمال صالحہ۔ (السیئات) سیئہ کی جمع، برائیاں۔ (اضعاف) کئی گنا، ضعف کی جمع۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں

لکھ دی ہیں اور پھر انھیں بیان بھی کر دیا ہے۔ پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہیں کرے گا اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کا ثواب لکھ دے گا۔ اور جو شخص اس نیکی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے گا تو اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں اسے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اپنے پاس سے عطا کریگا۔ اور جو کوئی شخص کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالی اسے ایک گناہ شمار کریگا''۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔

امام نووی بیان کرتے ہیں اے میرے بھائی (اللہ تعالی ہمیں توفیق عطا کرے اور آپ کو بھی) اللہ تعالی کے اس عظیم لطف کی طرف غور کرو۔ اور ان الفاظ پر غور کرو۔ روایت کا لفظ (عندہ) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی اس نیکی کی طرف اہتمام کے ساتھ رحمت فرمائے گا اور روایت کا لفظ کہ (وہ ایک مکمل نیکی ہوگی) یہ تاکید کے لیے ہیں یہ اللہ تعالی کے ایک خاص فضل کی طرف اشارہ ہے جو اس عمل کے ساتھ ہوگا۔ اور روایت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ گناہ کے بارے میں جب کوئی شخص اس کا ارادہ کرے گا اور اس ارادے کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالی اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی تحریر کرے گا یہاں پر بھی (مکمل) کے لفظ نے تاکید پیدا کی ہے۔ اور اگر وہ شخص اس پر عمل کر لے گا تو اللہ تعالی اسے ایک گناہ کے طور پر تحریر کرے گا یہاں اس نیکی کے کم ہونے کو لفظ (ایک) کے ذریعے مئوکد کیا گیا یہاں اس کو لفظ (کامل) کے ذریعے موکد نہیں کیا گیا۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالی کے لئے مخصوص ہے اور اس کا احسان ہے ہم اس کی تعریف نہیں کر سکتے اور اللہ تعالی کی عطا سے ہی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

فوائد حدیث:

☆: کراما کاتبین صرف ظاہری اعمال ہی نہیں لکھتے بلکہ وہ نیتوں اور ارادوں کو بھی لکھتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ انسان نیت میں سچا ہو، نیک ارادہ اور نیت اسی وقت معتبر ہے کہ اس پر عمل کرنے کا عزم ہو پھر کسی وجہ سے عمل نہ ہو سکے تو بھی پورا ثواب عطا ہوگا۔

☆: برائی کا پختہ ارادہ ہو اور پھر اللہ کی خشیت کی وجہ سے اس پر عمل نہ کرے تو بھی ایک نیکی کا ثواب دیا جائیگا اور اگر عمل کر لے تو صرف ایک ہی گناہ شمار ہوگا۔

☆: اللہ عزوجل ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک عطا کرتا ہے۔ مگر یہ بھی آخری حد نہیں اللہ عزوجل جس کو چاہے اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے۔

ترکیب:

وعن ابن عباس رضی الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فِيمَا يَرْوِيه عَنْ رَبّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، قَالَ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (ابن) مجرور، مضاف۔ (عباس) مضاف الیہ مجرور، عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر ''روی'' کے متعلق ہوئے۔ ''روی'' فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَوی) فعل مقدر، ''ہو''، ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف مستقر فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(فیما) متعلق فعل مقدم۔ (یرویہ): (یروی) فعل مضارع معلوم۔ (ہ) ضمیر راجع بسوئے ''رسول اللہ'' فاعل۔ (عن) جار۔ (ربہ) مضاف مضاف الیہ، موصوف۔ (تبارک وتعالی) صفات۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق۔

فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح۔ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

''إنّ الله عَزّ وَجَلّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسّيِّئَات''

(اِنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''اِنّ'' منصوب۔ (کتب) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر ''اِنّ''۔ (الحسنات) مفعول بہ، معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف۔ (السیئات) معطوف خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''ثُمّ بَيّنَ ذَلِكَ''

(ثم) حرف عطف۔ (بیّن) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فَمَنْ هَمّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا الله عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً''

(فمن): (ف) حرف استیناف۔ (من) اسم موصول متضمن معنی شرط (ہم) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل، فعل شرط۔ (بحسنۃ) جار ومجرور، موصوف۔ (فلم): (ف) حرف عطف (لم) حرف جزم۔ (یعملہا) فعل مضارع مجزوم، ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ، ''حسنۃ'' کی صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور متعلق ''ھم''، فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (کتبہا) کتب فعل ماضی مبنی برفتحہ (ہا) ضمیر مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ جواب شرط۔ (اللہ) فاعل مرفوع۔ (عندہ) ظرف منصوب محلا مفعول بہ سے حال۔ (حسنۃ) موصوف۔ (کاملۃ) صفت۔ مفعول بہ۔ کتب فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف سے ملکر جزاء۔ شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا الله عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ"

(و) حرف عطف۔ اِنْ) حرف شرط جازم (ہم) فعل ماضی مبنی برفتحہ، "ہو" مستتر فاعل، فعل شرط۔ (بہا) جار ومجرور "ہم" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر شرط۔ (فعملہا): (ف) حرف عطف۔ (عمل) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ "ھا" ضمیر مفعول بہ۔ (عشر حسنات) مضاف مضاف اِلیہ نائب مفعول مطلق۔ (اِلی سبعمائۃ ضعف): جار ومجرور "کتب" کے متعلق۔ (اِلی أضعاف کثیرۃ) جار ومجرور "کتب" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔



الحديث الثامن والثلاثون:

نوافل کی فضیلت اور اَولیاء کرام کی شان کا بیان

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا. وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِيْ بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ.

{رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(ولی) دوست، مددگار۔ (حرب) لڑائی۔ (لایزال) ہمیشہ۔ (یتقرّب) وہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ''جو شخص میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس شخص پر فرض کی ہے۔ اور میرا بندہ نوافل پر ہمیشگی کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگے تو میں اس کو اس چیز سے پناہ دیتا ہوں''۔اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: اللہ عزوجل کا قرب واجبات وفرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کی کثرت سے حاصل ہوتا ہے۔

☆: نوافل اسی وقت مقبول ہیں جب فرائض کو پورا کیا جائے، نفل کی معنی ہی ''واجبات پر زیادہ'' ہے تو اگر واجبات ہی ادا نہ ہوں تو نفل متحقق ہی نہیں ہونگے۔

☆: جب بندہ اللہ عزوجل کا قرب حاصل کر لیتا ہے اور وہ اللہ تعالی کا ولی بنتا ہے تو پھر اس کے سارے معاملات اللہ عزوجل کی خاص قوت سے ادا ہوتے ہیں۔اللہ عزوجل کے ولی کے تمام اعضاء صرف وہی کام انجام دیتے ہیں جن سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے۔علامہ فخر

الدین رازی رحمہ اللہ اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہیشگی کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جسکے متعلق اللہ تعالی نے "کنت له سمعا و بصرا" فرمایا ہے۔ جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اسکی سمع ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی سنتا ہے اور جب یہی نور اس کی بصر ہو گیا تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب یہی نور جلال اسکا ہاتھ ہو جائے تو یہ بندہ دور و نزدیک چیزوں میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

ترکیب:

وَعَن أبِی هُرِیرَةَ رضی الله عنه قال: قال رسول الله: إن اللّٰه تعالی قال:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (ھریرۃ) مضاف اِلیہ۔ دونوں ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أبی ھریرۃ"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(اِنَّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم جلالت موصوف (تعالی) صفت، موصوف صفت ملکر اسم اِن منصوب۔ (قال) فعل ماضی، مرفوع۔ "ان" کی خبر۔ "ان" اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مَنْ عادَی لی وَلیّاً فقد آذَنته بالحرْبِ"

(من) اسم موصول متضمن معنی شرط۔ (عادی) فعل ماضی "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (لی) جار

ومجرور ''عادی'' کے متعلق۔ (ولیاً) مفعول بہ۔ (فقد):(ف) جواب شرط۔ (قد) حرف تحقیق۔ (آذنتہ) فعل ماضی (ت) ضمیر متصل مرفوع محلا فاعل۔ (ہا) ضمیر مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (بالحرب) جارومجرور ''آذن'' کے متعلق۔ فعل فاعل مفعول ملکر جواب شرط۔ شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

" وما تقرّبَ إلیّ عبدی بشیءٍ أحبَّ إلی مما افترَضْته علیه"

(و) عاطفہ۔ (ما) نافیہ۔ (تقرّب) فعل ماضی مبنی برفتح۔ (إلی) جارومجرور ''تقرب'' کے متعلق۔ (عبدی): مضاف۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ دونوں ملکر فاعل۔ (بشیء): (ب) جار۔ (شیء) موصوف۔ (أحب) صفت۔ (الی) جار مجرور ''احب'' کے متعلق۔ علامت جر فتحہ ہے کیونکہ وصفیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (مما): (من) جارہ۔ (ما) موصولہ۔ (افترضتہ) فعل، فاعل، مفعول ملکر صلہ ہے موصول کا۔ (علیہ) جار ومجرور ''افترضت'' کے متعلق۔ موصول صلہ مجرور، جار مجرور متعلق ثانی اَحب کے۔ تقرب فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وما یزالُ عبْدی یتَقَرَّبُ إلیَّ بالنَّوافِلِ حتی أُحبَّه"

(و) حرف عطف (لا یزال) فعل مضارع، کان والا عمل کرتا ہے۔ (عبدی) مضاف۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ دونوں ملکر اسم۔ (یتقرب) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل، جملہ منصوب محلا خبر ''لا یزال''۔ (إلیّ) جار ومجرور ''یتقرّب'' کے متعلق۔ (بالنوافل): (ب) حرف جر۔ (النوافل) مجرور۔ (حتی) حرف غایۃ۔ (اُحبہ) فعل مضارع منصوب بأن، جو کہ حتی کے بعد مقدر ہے۔ ''اَنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ یزال اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فإذا أحبَبُتُه کُنتُ سَمُعَهُ الذی یسمَعُ به"

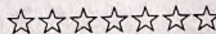
(فإذا): (ف) استئنافیہ۔ (إذا) أداة شرط۔ (أحببتہ): (أحب) فعل۔ (ت) فاعل۔ (ہ) ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شرط۔ (کنت) فعل فاعل۔ (سمعہ) خبر کان موصوف۔ (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا سمع کی صفت۔ (بہ) جار و مجرور "یسمع" کے متعلق۔ کنت اپنے اسم وخبر سے ملکر جواب شرط۔ شرط وجواب ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"ولئنْ سألنی لأُعطینَّه"

(واو) حرف قسم (لام) قسمیہ۔ (إن) شرطیۃ۔ (سألنی) سأل فعل ماضی مبنی بر فتح، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ سأل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر قسم۔ (لأعطینہ): (لام) جواب القسم کے لئے۔ (أعطی) فعل مضارع "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ پورا جملہ جواب القسم۔ قسم وجواب قسم ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔

"ولئن استعاذنی لأعیذَنه"

(واو) حرف قسم (لام) قسمیہ۔ (إن) شرطیۃ۔ (استعاذنی) استعاذ فعل ماضی مبنی بر فتح، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر قسم۔ (لأعیذنہ): (لام) جواب القسم کے لئے۔ (أعیذ) فعل مضارع "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ پورا جملہ جواب القسم۔ قسم وجواب قسم ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔



الحديث التاسع والثلاثون:

غلطی اور بھول چوک معاف

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ. {حديث حسن، رواه ابن ماجة والبيهقي وغيرهما}.

مشکل الفاظ:

(الخطاء) غلطی۔ (النسیان) بھول۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور بھول چوک کو درگزر کر دیا ہے اور اس چیز کو بھی جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو''۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کو امام ابن ماجہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے روایت کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: ان مذکورہ تین بندوں (مخطی، بھول جانے والا، مکرہ) پر گناہ نہیں ہوگا۔ دنیاوی حکم پھر بھی لگے گا، مثلا کسی نے غلطی سے کسی کی کوئی چیز ضائع کر دی یا کسی کی امانت کہیں پر بھول گیا تو ان صورتوں میں وہ ضامن ہوگا اس نقصان کو پورا کریگا۔ اسی طرح کسی کو طلاق پر مجبور کیا گیا اور اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ یا کسی نے بھول کر بے وضوء نماز پڑھی اب گناہ تو نہیں لیکن اعادہ کریگا۔

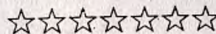
ترکیب:

"وعن ابن عبّاس قال قال رسول الله ﷺ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(ابن) مجرور، مضاف۔(عباس) مضاف إلیہ مجرور، عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔"روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔"ھو" مستتر فاعل۔(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔(اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إنّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِی عَنْ أُمّتِی الْخَطَأَ وَالنّسْیَانَ، وَمَا اسْتُکْرِھُوا عَلَیْهِ"

(إنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔(اللہ) اسم "إنّ" منصوب۔(تجاوز) فعل ماضی مبنی برفتحہ، "ھو" مستتر فاعل۔جملہ مرفوع محلا خبر "إن"۔(لی) جار ومجرور "تجاوز" کے متعلق۔(عن) حرف جر۔(اُمتی) اسم مجرور، مضاف۔(الخطأ) مفعول بہ منصوب، معطوف علیہ۔(و) حرف عطف۔(النسیان) معطوف۔(و) حرف عطف۔(ما) اسم موصول مبنی برسکون منصوب محلا "الخطا" پر معطوف۔(استکرھوا) فعل ماضی مجہول۔ھم ضمیر مستتر نائب فاعل۔(علیہ) جار ومجرور "استکرھوا" کے متعلق۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الأربعون:

آخرت کی تیاری کا بیان

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكَبِيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

{رواه البخاری}.

مشكل الفاظ:

(منکبیّ) میرے دونوں کاندھے۔ منکب کا تثنیہ ہے۔ اصل میں منکبین تھا یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا اور یاء کا یاء میں ادغام ہوا۔ (غریب) مسافر۔ (عابر سبیل) راستہ پاٹنے والا۔ (الصباح) صبح۔ (المساء) شام۔

ترجمه:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: ”دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو“۔ راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے: ”جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ اور بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کو غنیمت سمجھو۔ اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو“۔

فوائد حديث:

☆: کسی کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لینا، اس کے کندھوں یا سر پر ہاتھ رکھنا جائز ہے۔

☆: بغیر سوال کے بھی کسی کو نصیحت کرنا اولی ہے۔

☆: موت کی تیاری اور خواہشوں کی کمی ہی کامیابی کا راز ہے کہ دنیا جائے قرار نہیں بلکہ دار قرار جانے کا راستہ ہے۔

ترکیب:

"وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(ابن) مجرور، مضاف۔(عمر) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مجرور۔عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔"روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔بعد میں آنے والہ جملہ مقولہ۔

"أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبي فقال: كنْ في الدنيا كأنكَ غرِيب، أو عابرُ سَبيل"

(أخذ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(رسول اللہ) فاعل۔(بمنکبی): (ب) حرف جر۔(منکب) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔جار مجرور اخذ کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(فقال): (ف) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتحہ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(کن) فعل أمر مبنی بر سکون "أنت" مستتر، اسم۔(فی الدنیا) جار و مجرور "کن" کے متعلق۔(کأنک): (کأنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔(ک) اسم کأن۔(غریب) خبر کأن۔کأن اپنے اسم وخبر سے ملکر معطوف علیہ۔(أو) حرف عطف۔(عابر سبیل) مضاف مضاف الیہ، غریب کے اوپر معطوف۔معطوف معطوف علیہ ملکر خبر کن۔کن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

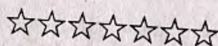
" إذا أمسيت فلا تنتظر الصباح، وإذا أصبحت فلا تنتظر المساء"

(اذا) ظرف بمعنی شرط۔ (امسیت) فعل۔ (ت) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر شرط۔ (فلا تنظر): (ف) جزائیہ ہوا۔ (لاتنظر) فعل نہی، اَنت مستتر فاعل۔ (الصباح) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

" وخذ من صحتك لمرضك، ومن حياتك لموتك"

(خذ) فعل امر، انت مستتر فاعل۔ (من) جار۔ (صحۃ) مضاف (ک) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، خذ کا متعلق اول۔ (لمرضک): (ل) جار۔ (مرضک) مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ خذ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(واو) حرف عطف۔ (من) جار۔ (حیاتک) مضاف مضاف الیہ، مجرور متعلق اول۔ (لموتک) متعلق ثانی۔ پچھلے جملہ پر عطف، یعنی خذ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحديث الحادى والأربعون:

اپنی خواہش کو اسلام کے تابع کرنے کا بیان

وَعَنْ أبِى مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ. {حديث صحيح، رويناه فى كتاب الحُجة بإسناد صحيح}.

مشكل الفاظ:

(ھواہ) اس کی خواہش۔ (تبع) تابع۔

ترجمہ:

حضرت ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہش نفس اس چیز کی تابع نہ بن جائے جسے میں لیکر آیا ہوں''۔ یہ حدیث صحیح ہے کتاب الحجہ میں ہم نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: مؤمن کامل وہ ہے جس کی خواہشات دین اسلام کے تابع ہوں۔

☆: حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ خواہشات کو تابع بنانے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

ترکیب:

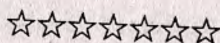
وَعَنْ أَبِى مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (محمد) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (عبداللہ) بدل موصوف۔ (بن) صفت پھر مضاف۔ (عمرو) مضاف الیہ پھر موصوف۔ (بن) صفت پھر مضاف۔ (العاص) مضاف الیہ۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ''ہو'' مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُم حتى يَكونَ هواهُ تَبَعًا لما جِئْتُ بِهِ"

(لا) حرف نفی۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع علامۃ رفعہ ضمہ ہے۔ (أحدکم) فاعل۔ (حتی) حرف غایۃ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یکون) فعل مضارع ناقص۔ (ہواہ) اسم یکون۔ (تبعاً) خبر یکون۔ (لما) لام حرف جر۔ (ما) اسم موصول۔ (جئت) فعل وفاعل۔ (بہ) جار ومجرور جئت کے متعلق۔ جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مجرور، جار ومجرور تبعا کے متعلق۔ یکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر غایت۔ مغیا غایت سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الثانی والأربعون:

اللہ عزوجل اور بندہ کے تعلق کا بیان

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنكَ وَلاَ أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ. يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لاَ تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. {رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن}.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اے ابن آدم تو جب تک مجھ سے مانگتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا، میں تیری تمام خامیوں کے باوجود تیری مغفرت کرونگا اور مجھے کسی بھی نقصان کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو

مجھ سے مغفرت مانگے تو میں تجھے بخش دونگا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین جتنے گناہ لے کر آئے اور پھر اس حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تو کسی کو میرا شریک نہ سمجھتا ہو تو میں اس جتنی مغفرت کے ساتھ تجھے ملونگا"۔ یہ حدیث امام ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا کہ حدیث حسن ہے۔

فوائد حدیث:

☆: گناہ کی وجہ سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔

☆: اللہ کی مغفرت حاصل کرنے کے تین اسباب ہیں۔ (۱) توحید۔ (۲) استغفار۔ (۳) امید کے ساتھ دعاء۔

☆: کثرت گناہ کے باوجود اللہ عزوجل توبہ قبول فرماتا ہے۔

ترکیب:

"وعن أنس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أنس) موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (مالک) مضاف الیہ۔ موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أنس"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ ﷺ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"قالَ اللہ تعَالٰی"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت موصوف (تعالی) صفت، دونوں ملکر

فاعل۔فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

" یا ابنَ آدَمَ إنّکَ مَا دَعَوْتَنِی وَرَجَوْتَنِی غَفَرْتُ لَکَ عَلَی ما کانَ مِنکَ وَلا أُبَالِی"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (ابن آدم) منادی فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (إنک): (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا اسم "إن"۔ (ما) اسم شرط جازم مبنی بر سکون۔ موصولہ (دعوتنی): (دعا) فعل ماضی، (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ (واو) حرف عطف۔ (رجوتنی) (رجوت) فعل ماضی، (ت) ضمیر مبنی برسکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ معطوف معطوف علیہ ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (غفرت) فعل ماضی۔ (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ جملہ محل جزم میں جواب الشرط۔ (لک) جار ومجرور غفر کے متعلق۔ (علی) حرف جر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (کان) تامۃ بمعنی وُجد۔ (منک) جار مجرور۔ غفرت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر خبر ان، ان اپنے اسم وخبر سے ملکہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ولا أبالی): (واو) حالیہ۔ (لا) نافیہ۔ (أبالی) فعل مضارع۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ منصوب محلا "غفرت" کے فاعل "ت" ضمیر سے حال۔

" یا ابنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَت ذُنُوبُکَ عَنَانَ السّمَاءِ ثُمّ اسْتَغْفَرْتَنِی غَفَرْتُ لَکَ"

(یا) حرف نداء۔ (ابن آدم) منادی۔ حرف نداء قائم مقام ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادیٰ قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (لو) حرف امتناع وشرط۔ (بلغت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ت) تأنیث۔ (ذنوبک) مضاف مضاف الیہ، فاعل مرفوع۔ (عنان السماء) مضاف مضاف الیہ، مفعول بہ۔ (ثم) حرف عطف تراخی کا فائدہ

دے رہا ہے۔ (استغفرتنی) استغفر فعل ماضی۔ (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر شرط۔ (غفرت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) فاعل۔ (لک) جار مجرور ظرف لغو غفرت کے متعلق، جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

يـا ابـنَ آدَمَ إنّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمّ لَقِيتَنِي لا تُشْرِکُ بِي شَيْئاً لأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (ابن آدم) منادی فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (إنک): (إنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا اسم "إنّ"۔ (لو) حرف امتناع وشرط۔ (أتیتنی): (أتیت) فعل ماضی، (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ (بقراب الأرض) جار مجرور "أتیت" کے متعلق۔ (خطایا) تمییز۔ (ثم) تراخی کے لئے۔ (لقیتنی) (لقیت) فعل ماضی۔ (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ (لا) نافیہ۔ (تشرک) فعل مضارع، "أنت"، ضمیر مستتر فاعل۔ (بی) جار ومجرور تشرک کے متعلق۔ (شیئاً) مفعول بہ۔ شرط۔ (لأتیتک): (لام) قسمیہ۔ (أتیت) واحد متکلم فعل ماضی: (ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ (بقرابها) جار مجرور "أتیت" کے متعلق۔ (مغفرة) تمییز۔ جواب شرط، شرط وجزاء ملکر خبر ان، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخير . يوم الأربعاء ، السابع والعشرون من ذی قعد
وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

شعبہ تحقیق و تصنیف کی دیگر مطبوعات

توضیح
مجموعہ منطق

عبد الناصر لطیف

توضیح
شرح تہذیب

(عربی حاشیہ)

عبد الناصر لطیف



اسٹاکسٹ نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار، لاہور Cell:0301-4377868

ناشر شعبہ تحقیق و تصنیف

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی